حافظ محمد حسین صا

(جملہ حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب چھاپنے کی تکلیف نہ کرے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

مقیاس حقیقت

حصہ دوم

www.KitaboSunnat.com

بجواب

مقیاس حنفیت

مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کی افتراء پردازی تحریف و تلبیس (مغالطہ) اور تاریخی غلط بیانی بریلوی

مذہب کے کھلم کھلا بغاوت کا مختصر نمونہ اور گیارہویں و نیاز فاتحہ کی فیصلہ کن بحث

(مرتبہ) فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف عفا اللہ تعالیٰ عنہ

(تعداد ۱۰۰۰) شائع کردہ (ہدیہ [illegible])

دار الاشاعت اشرفیہ سندو بلوکی ضلع لاہور

واپسی جواب کیلئے مولوی محمد زبیر صاحب بہڑوال براستہ پتوکی ضلع لاہور

دار الاشاعت اشرفیہ کی مطبوعات سکول بک ڈپو گوجرانوالہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

مسجد قدس چوک دال گراں لاہور

مزید پتہ :- (۱) حکیم محمد علی پتوکی ضلع لاہور (۲) حافظ فتح محمد جھلمی خانیوال ضلع ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں کوئی صاحب چھاپنے کی تکلیف نہ کرے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

مقیاس حقیقت

حصہ دوم

www.KitaboSunnat.com

بجواب

مقیاس حنفیت

مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کی افتراء پردازی تحریف و تلبیس (مغالطہ) اور تاریخی غلط بیانی بریلوی مذہب کے کھلم کھلا بغاوت کا مختصر نمونہ اور گیارہویں و نیاز فاتحہ کی فیصلہ کن بحث

(مرتبہ) فقیر الی اللہ **حکیم محمد اشرف** عفا اللہ تعالے عنہ

شائع کردہ

(تعداد ۱۰۰۰)　　(ہدیہ [illegible])

دار الاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی ضلع لاہور

واپسی جواب کیلئے مولوی محمد زبیر صاحب بھڑوال براستہ پتوکی ضلع لاہور

دار الاشاعت اشرفیہ کی مطبوعات سکول بک ڈپو گوجرانوالہ سے بھی مل سکتی ہیں۔

مسجد قدس چوک دال گراں لاہور

مرتبین: (۱) حکیم محمد علی پتوکی ضلع لاہور (۲) حافظ فتح محمد [illegible] ضلع ملتان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرفت ربی بفسخ العزائم

1269

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد بطور اظہار شکریہ فضل واحسان اور رحمت ونصرت الٰہی ۔ یہ تذکرہ بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا ۔ کہ معبود برحق نے خود ہی تو یہ توفیق بخشی کہ مقیاس حنفیت مصنفہ مولوی محمد عمر اچھروی کی انتہائی گمراہ کن اور باطل کو فروغ وتقویت دینے والی کتاب کے رد وجواب میں "مقیاس حقیقت" کے نام سے چند باطل شکن اور کفر توڑ تعاقبات شائع کروں ۔ اور پھر مزید اور خاص مہربانی اس محسن حقیقی نے یہ فرمائی ۔ کہ اس مختصر تحریر کو اس درجہ شرف قبولیت سے نوازا اور سرفراز فرمایا ۔ کہ باوجود گمنام گاؤں اور غیر معروف پتہ کے یہ حصہ جو کہ ایک ہزار کے تعداد میں طبع ہوا ۔ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ۔ نہ صرف یہی بلکہ ہر طرف سے نہایت مسرت بخش اور حوصلہ افزا اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ۔ کہ تعاقبات اگرچہ مختصر ہیں ۔ مگر ان کی ضرب کاری اور پھر سات ہزار کے کھلم کھلا انعامی چیلنج نے مصنف مقیاس حنفیت کی علمی قابلیت وسعت معلومات اور نفس مقیاس حنفیت کی حیثیت کی ہنڈیا چوراہے میں پھوڑ کر رکھ دی ہے (۲) صرف یہی نہیں بلکہ عدم جواب سے اچھروی اور ان کے حواریوں اور عقیدتمندوں کو جو غرور اور گھمنڈ ہو رہا تھا ۔ وہ خاک میں مل کر رہ گیا ہے ۔ بلکہ یہ حقیقت ہے ۔ کہ اچھروی صاحب اور ان کے ہم مشرب وہم عقیدہ لوگوں کے سامنے جب کہ مقیاس حنفیت کی ہزلیات اور ان پر کفر توڑ تعاقبات پیش کئے جاتے ہیں ۔ تو سوائے ذلت سے سر جھکا کرنے اور خاموشی فرار کے ان کو کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا ۔

غرضیکہ ان پر یہ مقولہ صادق آرہا ہے ؎ چناں خفتہ اند کہ گویا مردہ اند ۔ ان اطلاعات کے ساتھ ہر طرف سے پے در پے تقاضا اور پرزور مطالبہ شروع ہوا ۔ کہ دوسرا حصہ بھی اسی نہج پر جلد از جلد شائع کیا جائے حتیٰ کہ بعض احباب نے افسوس ہو رہے بے تابی کا اظہار کیا ۔ کہ خدانخواستہ اگر طباعت میں کچھ موانع ہوں تو ترتیب مسودہ کے بعد ہمیں مطلع کیا جائے اگر ہم اپنے خرچ پر نقل حاصل کر کے خود محظوظ ہوں ۔ اور خلق خدا کو مقیاس حنفیت کی مجنونانہ ہذیان اور بیہودہ یاوہ گوئیوں اور زندکاری سے آگاہ کرتے ہوئے عنداللہ ماجور ہوں ۔

مختصر یہ کہ یہ سب کچھ اس معبود حقیقی کی توفیق ومہربانی عنایت اور اعانت کا نتیجہ ہے ورنہ من ہمانم کہ من دانم فللہ الحمد علیٰ نوالہ ۔ یہی وجہ ہے پس احباب کے پرزور مطالبہ کے پیش نظر بعجلت تمام مسودہ ترتیب دے کر بذریعہ اشتہار اعلان کر دیا گیا ۔ کہ حصہ دوم مشتہرہ چار ابواب پر مشتمل عنقریب شائع ہو رہا ہے ۔ چنانچہ ۵ ربیع الاول مطابق اکتوبر ۱۹۵۶ء کو مسودہ خوشنویس کے سپرد کیا گیا ۔ اور یہ اندازہ لگایا گیا ۔ کہ زیادہ سے زیادہ وقت بھی اگر خرچ ہوا ۔ تو ربیع الثانی کے وسط یا اختتام تک یہ حصہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر احباب کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہوا باعث مسرت ہوگا ۔ مگر لاہور سے واپسی کے بعد "بریلویت کا پس منظر" جو آخری اور چوتھا باب تھا ۔ قدرے تشنہ محسوس ہوا ۔ لہٰذا اس کی تفصیل وتکمیل کی غرض سے جو قلم اٹھا ۔ اور فضل الٰہی شامل حال ہوا ۔ تو یہ آخری باب اکیلا ہی اس اندازہ پر منتج ہوا ۔ کہ جو پورے حصہ دوم سے متعلق تھا ۔

بنا بریں کاتب کو مسلسل پے در پے لکھا گیا کہ کتابت روک دیجئے ۔ کیونکہ چوتھے باب کو مقدم اور دوسرے تیسرے کو موخر کرنے کا خیال ہے ۔ چنانچہ ۹ ربیع الثانی کو جواب موصول ہوا ۔ کہ ابھی پہلا صفحہ ہی لکھا تھا ۔ کہ اچانک ذاتی وخانگی ضرورت کے لئے سفر درپیش ہوا جس سے آج ہی واپسی ہوئی ہے ۔ خط پڑھتے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زیب عنوان قول زبان پر جاری ہوا جسے اردو شاعر نے یوں ادا کیا ہے ؎

ہوتا ہے وہی جو منظور خدا ہو

لہٰذا مسودہ واپس منگوا لیا گیا ۔ اور پھر اس پر مزید غور وفکر کیا گیا ۔ کہ حصہ دوم "بریلویت کا پس منظر" ہونا چاہیئے ۔ یا کہ ابتدائی تینوں ابواب بالآخر فیصلہ یہ ٹھہرا ۔ کہ بریلویت کا پس منظر چونکہ انتہائی اہم تاریخی باب اور عجیب وغریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹۷۰۰۴۱۱۹۹

۱۲۶۹

واقعات پر مشتمل جدید انکشاف ہے۔ لہذا اسے موخر کر دیا جائے اور ابتدائی ابواب کو نظر ثانی اور ترمیم و اضافہ کے بعد حصہ دوم کے نام سے شائع کر دیا جائے اور بریلویت کا پس منظر اس سے فراغت کے بعد مزید غور و فکر اور دوبارہ سہ بارہ جانچ پڑتال اور تسلی بخش ترمیم و اضافہ کے بعد حصہ سوم کے نام سے شائع کیا جائے چنانچہ ۱۳/۵۶ ۔ ۲۴ کو حصہ دوم کا مسودہ برائے کتابت خوشنویس کے سپرد کیا گیا۔ جس پر وعدہ ہوا کہ یکم جنوری سے کتابت شروع کر کے تا اختتام دوسرا کوئی سلسلہ شروع نہیں ہوگا۔ مگر موسمی حالات سے متاثر یہ اندازہ بھی صحیح ثابت نہ ہو سکا۔ واللہ یفعل ما یرید۔

"بریلویت کا پس منظر" کس درجہ اہم تاریخی باب اور جدید انکشاف ہے۔ اگرچہ عنوان خود ہی اس کا آئینہ دار ہے۔ تاہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے اس کا مختصر خاکہ عرض ہے۔

(۱) بنی نوع انسان میں بریلویت کے مروجہ توہمات کی ابتدا اور ظہور کیسے اور کب ہوا۔ اور ان توہمات کا اصل محرک موجد بانی اور داعی کون ہے۔

(۲) مختلف عہد و ادوار میں ان باطل تصورات نے کیا کیا رنگ و لباس بدلے۔

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان توہمات سے دور و نفور و محترز رہنے کی امت کو کس درجہ تاکید شدید فرمائی

(۴) مسلمانوں میں ان توہمات اور غلط تخیلات کی ترویج کیسے ہوئی۔ اور کس خطہ ارضی سے ان کا خمیر اٹھایا گیا۔

(۵) ان توہمات کا اصل ماخذ و سرچشمہ کس گمراہ فرقے کے اعمال و معتقدات ہیں۔

(۶) برصغیر ہندوستان میں یہ غلط تخیلات کس راستہ سے وارد ہوئے۔ اور ان کی نشر و اشاعت کیسے ہوئی۔

(۷) منحوس و عیار انگریز نے بریلویت کو کیسے جنم دیا اور پھر بریلویت نے اپنے مربی کے اقتدار کو مستحکم و پائدار کرنے کی غرض سے کیا کیا کرتب دکھائے وغیرہ وغیرہ

دعا فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس ٹوٹی پھوٹی تحریر کو اپنے ناطق فیصلہ۔ یحق اللہ الحق بکلمتہ الایۃ کا مصداق بنائے اور مسلمانوں کو استفادہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ اور فقیر کی دنیوی صلاح و فلاح اور اُخروی نجات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوار فردوس کا موجب گردانے وھو المستعان وعلیہ التکلان

وصلے اللہ تعالےٰ علے رسولہ الکریم وعلے الہ واصحابہ
واتباعہ الی یوم الدین

الراجی الی رحمۃ اللہ کریم

خادم دین حنیف احقر محمد اشرف عفاء اللہ تعالےٰ عنہ

جنوری ۱۹۵۶ء

شائع کردہ

دار الاشاعت اشرفیہ سندو بلوکی ضلع لاہور

مطبوعہ ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

افتراء پردازی و غلط بیانی کا مختصر نمونہ

مغالطہ بازی فریب یا جھوٹ ایسا انتہائی بدترین جرم و فعل ہے۔ کہ خود شیطان مردود جو اس بدترین فعل کا موجد اصل بانی و محرک ہے۔ وہ بھی اس کے ارتکاب پر نادم و شرمندہ ہوتا ہے چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی پشیمانی کا تذکرہ یوں فرمایا ہے۔ کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی اخاف اللہ رب العلمین

شیطان جبکہ انسان کو مکر و فریب سے ورغلا کر گناہ کروالیتا ہے۔ تو پھر فوراً ہی خود شرمندہ ہو کر اپنی بریت کا اظہار اور انسان کو ملامت کرتا ہوا کہتا ہے۔ کہ میں تیرے اس فعل و نافرمانی سے بیزار ہوں۔ کیونکہ مجھے رب العالمین سے ڈر لگتا ہے مگر ہمارے مخاطب اچھروی صاحب اس درجہ دلیر و نڈر ہیں کہ انہیں مغالطہ بازی و افتراء پردازی سے جو لطف و سرور حاصل ہے۔ وہ دوسری کسی شے میں انہیں میسر ہی نہیں چنانچہ حصہ اول میں انتہائی مغالطہ بازی اور کھلم کھلا غلط بیانی اور بر ملا افتراء پردازی کی بطور مثال انیس 19 مثالیں ذکر کر چکے ہیں۔ بطور نمونہ سات مثالیں مزید ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ حضرت پیران پیرؒ پر بر ملا بہتان اور عوام کو بدترین مغالطہ | بریلویت چونکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو قادر و مختار اور حاجت روا و فریاد رس مانتی ہوئی ان کی نذر و نیاز دیتی اور ان کے نام کے ورد و وظائف پڑھتی اور دونوں جہان میں مشکلکشا مانتی ہے۔

لہذا اچھروی صاحب کی افتراء پردازی کی ابتداء حصہ اول میں بھی حضرت پیر صاحبؒ پر غلط بہتان سے شروع کی اور اب بھی حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر غلط افتراء سے ابتدا کرتے ہیں۔ تاکہ بریلوی دوستوں پر آشکار ہو جائے۔ کہ اچھروی صاحب علم و عقل سے آوارہ اور یتخبطہ الشیطن من المس الابہ کا صحیح و زندہ مصداق ہیں۔

اہل علم سے یہ مخفی نہیں۔ کہ حضرت پیر صاحبؒ کا مذہب و مسلک وہی اور صرف وہی ہے۔ جسے اہل حدیث کہا جاتا ہے اور تمام کے تمام محدثین رحمہم اللہ اسی مذہب و عقیدہ کے حامل و علمبردار ہیں۔

(۲) پھر یہ بھی محتاج تعارف نہیں۔ کہ پیر صاحب نے تمام گمراہ فرقوں کی تفصیل و فہرست پیش کرتے ہوئے انکے مقتدایان مذاہب اور ان کے اعمال و عقائد کو پوری ذمہ داری سے نقل کیا ہے۔ اور آخری و قطعی فیصلہ یہی دیا ہے کہ فرقہ ناجیہ جسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ما انا علیہ الیوم واصحابی سے اعلان فرمایا اور ائمہ ہدیٰ نے اہلسنت والجماعت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعبیر کیا۔ وہ صرف ایک ہی گروہ یا جماعت ہے جو اہل حدیث کے نام سے شہرۂ آفاق ہے۔ چنانچہ حصہ اول میں تفصیل ہو چکی حضرت پیر صاحب روافض کے غلو کار فرقوں کی تفصیل و فہرست اور ان کے اماموں کے نام ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ چودہ فرقے ہیں جن میں ایک فرقہ محمدیہ نام سے بھی موسوم و مشہور ہے لیکن اچھروی صاحب کو چونکہ اہلحدیث سے خاص کد ہی نہیں بلکہ نام ہی سے چڑ ہے۔ اس لئے ہر آن ان کو بدنام و ذلیل کرنے کی فکر دامن گیر رہتی ہے۔ اور اہلحدیث چونکہ بوجہ خالص اتباع کتاب و سنت حنفی شافعی کے بالمقابل اپنے کو محمدی کہلواتے ہیں۔ بنابریں بمصداق

اندھے کو اندھیرے میں بہت دُور کی سوجھی

اچھروی صاحب نے "محمدی" نام و نسبت سے عامۃ المسلمین کو دھوکا دینے کی غرض سے قریش مکہ کا ریکارڈ مات کرتے ہوئے یوں گپ ہانکی ہے۔ "اسی واسطے آپ (اہلحدیث) کو حضرت پیران پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے روافض کی ایک جماعت سے شمار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو غنیۃ الطالبین ص۲۱۷ اما الرافضۃ فتفرقت اربع عشر فرقۃ القطعیۃ والکسانیۃ والکیریتہ والمغیریۃ والمحمدیۃ الخ اور محمدی تم خود لکھوتے ہو" مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۴۸ طبع ثالث ص۵۵ مگر وضاحت سے لکھا ہے۔ حضرت پیران پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کی غنیۃ الطالبین کو پڑھ کر محظوظ ہوتے ہو۔ وہ تم کو جو محمدی ہونے کے دعوے دار ہو۔ فرقہ ناجیہ (اہلسنت والجماعت) سے خارج کر رہے ہیں۔ چونکہ آپ (حضرت پیر صاحب) کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متبعین محمدی کہلانے والوں کا غیبی علم تھا۔ اس واسطے انہوں نے روہابیت کے ظہور سے کئی صدیاں پہلے ہی وہابیوں کو فرقہ ناجیہ سے خارج کر دیا۔ کیونکہ وہابیوں کا محمدی کہلانا اس بنا پر نہیں کہ وہ اپنے آپ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بلکہ وہ محمد بن عبدالوہاب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جیسا کہ قادیانی اپنے آپ کو غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب کرتے ہوئے احمدی کہلاتے ہیں۔ جو ناواقف کو دھوکا دینا ہے۔ ایسے ہی تمہارا بھی محمدی کہلانا عوام الناس کو دھوکا دینا ہے۔" طبع اول ص۲۴۸/۲۴۹ طبع ثالث ص۵۵

اچھروی صاحب کی مذکورہ ہذیان کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت شاہ جیلاں رحمۃ اللہ علیہ سے رافضیوں کے پانچویں فرقہ محمدیہ کی وجہ تسمیہ اور عقیدہ ذیل ملاحظہ فرمایئے۔ پیر صاحبؒ فرماتے ہیں۔

والخامسۃ المحمدیۃ وقد زعمت ان القائم محمد بن عبداللہ بن الحسن ابن الحسین و انہ اوصی الی ابی منصور دون بنی ھاشم کما اوصی موسی علیہ السلام الی یوشع بن نون دون ولدہ و دون ولد ہارون اور پانچواں فرقہ رافضیوں کا محمدیہ ہے۔ اور تحقیق انہوں نے گمان کیا ہے کہ

رافضیوں کے چودہ فرقے: (۱) قطعیہ (۲) کیسانیہ (۳) کبیریہ (۴) مغیریہ (۵) محمدیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق امام قائم محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسین ہے اور اس نے وصیت کی ہے امامت کی ابی منصور کے حق سوائے بنی ہاشم کے جیساکہ وصیت کی موسےٰ علیہ السلام نے یوشع بن نون کے لئے سوائے اپنی اور ہارون کی اولاد کے (غنیہ ص۲۰۳)

حضرت پیر صاحب تو رافضیوں کے فرقہ محمدیہ کے امام و مقتدا کا نام محمد بن عبداللہ اعلان فرماتے ہوئے ان کا عقیدہ یہ بیان کر رہے ہیں کہ "محمد بن عبداللہ امام قائم (برحق) ہیں۔ اور اس نے اپنے بعد اپنی امامت و خلافت کا منصب بنی ہاشم کے برخلاف ابی منصور کو ویسے ہی بخش دیا۔ جیساکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی اولاد و ہارون علیہ السلام کی اولاد کو چھوڑ کر حضرت یوشع بن نون کو عنایت کر دیا مگر اچھروی صاحب ہیں۔ کہ حضرت پیران پیرؒ پر سراسر غلط بہتان باندھتے اور عامۃ المسلمین کو مغالطہ و فریب دیتے ہوئے اہلحدیث اور متبعین محمد بن عبدالوہاب نجدی کو رافضیوں کا فرقہ محمدیہ اعلان کر رہے ہیں۔

لعنت اللہ علی الکاذبین

کیا حضرت خانصاحب اور ان کے والد بھی رافضی ہیں اگر بقول اچھروی قاعدہ کلیہ اور اصول یہی ہے۔ کہ جو بھی "محمدی" نام و نسبت سے موسوم و مشہور ہے۔ وہ رافضی ہی ہے۔ تو پھر اچھروی صاحب کو یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔ کہ پوری بریلویت ہر حیثیت سے رافضی اور بالکل رافضی ہے کیونکہ حضرت خانصاحب بصد خوشی و فخر اپنے کو محمدی لکھتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ اپنے والد کو بھی محمدی اعلان کرتے ہیں۔ بلفظہ (۱) خانصاحب لکھتے ہیں۔ "ابو محمد عبدالمصطفےٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی" (انہار الانوار من یم صلوٰۃ الابرار ص۳ مصنفہ خانصاحب شائع کردہ مرکزی حزب الاحناف ۱۳۰۵ھ) (۲) خانصاحب اپنے والد کا محمدی ہونا لکھتے ہوئے فرماتے ہیں "سیدی و والدی حضرت مولانا مولوی نقی علی خانصاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی (انہار الانوار ص۲۱)

نہ صرف یہی بلکہ بریلویہ کے مخصوص و امتیازی مسائل کا اصل سرچشمہ اور ماخذ خود رفض کے توہمات اور اعمال وغیرہ ہی ہیں۔ چنانچہ تفصیل و موازنہ آئندہ آرہا ہے۔

۔ دماغی عارضہ کی عام اور کھلی علامت جنون و مالیخولیا کے مریض چونکہ عقل و خرد کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔ بنابریں ان کو خیر و شر اور نفع و نقصان میں فرق تمیز نہیں ہوتی۔ اس اصولی مسئلہ یا عام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظاہری علامت و نشانی کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اچھروی صاحب کے فہم و شعور کا جائزہ لیجئے۔ اور ان کی عقل و دانش اور علم و انسانیت سے آوارگی کا بھیانک منظر دیکھئے۔

یہ کوئی راز و معمہ نہیں بلکہ کھلی ہوئی تاریخی حقیقت ہے۔ کہ رافضی و خارجی یہ دونوں باہم ایسے ہی متضاد و مختلف عقیدہ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آگ و پانی کا وجود ہی ایک دوسرے کی ضد ہے۔ یعنے رافضی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اس درجہ غلو کرتے ہیں۔ کہ ان کو جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم تو کجا خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل و برتر سمجھنے سے نہیں چوکتے۔ اس کے بالکل برعکس و برخلاف خارجی حضرت علی کو خارج از اسلام اور واجب القتل جانتے ہوئے ان تمام مسلمانوں کو بھی مرتد و گمراہ مانتے ہیں جو حضرت علی کو خلیفہ برحق اور ان کی فضیلت و بزرگی کے قائل ہیں۔ مگر اچھروی صاحب ہیں۔ کہ رافضی اور خارجی دونوں کو ایک ہی مذہب و مسلک کے حامل اور باہم شیر و شکر جانتے ہیں چنانچہ ایک طرف تو بحوالہ الغنیۃ الطالبین وہابیوں کو رافضیوں کا فرقہ محمدیہ تبلا رہے ہیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی وہابیوں کو بحوالہ شامی خارجی بھی قرار دے اور مشہور کر رہے ہیں۔

تفصیل بلفظ | اچھروی صاحب کے قلم سے پڑھئے " وہابیوں کے متعلق فقہاء حنفیہ کرام کا فتویٰ ہے کہ وہابیوں کو خارجیوں میں شمار کیا گیا ہے"۔ ثبوت مدعا میں ردالمختار شامی جلد ۳ ص۴۲۲ کی عربی عبارت نقل کرتے ہوئے اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے۔ تونے جان لیا۔ کہ خارجیوں کے مسمی میں یہ غیر مشروط ہے۔ بلکہ وہ ان خارجیوں کا بیان جنہوں نے حضرت علی پر چڑھائی کی۔ اور تبرّے کئے اور نہیں تو ان میں ان کا اعتقاد کفر کافی ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے متبعین جو نجد سے نکلے ہیں۔ اور حرمین پر چھاگئے ہیں اور وہ اپنے آپ کو حنفی المذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ (طبع اول ص۵۱ طبع ثالث ص۱۹۱)

سو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء عظیم | بریلوی دوست چونکہ سگِ دربار غوثیہ منسوب ہوتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت امام عالی مقام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے منسوب ہو کر حنفی بھی کہلاتے ہیں۔ لہٰذا اچھروی صاحب کا حضرت پیر صاحبؒ پر کذب و افتراء ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت امام عالی مقام پر کذب و افتراء کا عظیم نمونہ ملاحظہ فرمانے چلیئے۔ قبل اس کے کہ اچھروی صاحب کا افتراء بلفظہ نقل کیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام عالی مقام کے مذہب و مسلک کی تشریح و وضاحت کے لئے امام صاحب کی تصنیف و تالیف وغیرہ کا ذکر کر دینا بہتر و ضروری معلوم ہوتا ہے۔ لہذا بطور تمہید مختصراً سنیئے۔

حضرت امام صاحب کی خود نوشت تصنیف تاریخ کا آخری اور قطعی فیصلہ ہے۔ کہ دوسرے ائمہ مذاہب کی تصنیفات تو دنیا میں موجود ہیں، مگر امام عالی مقام کی اپنی قلم سے لکھی ہوئی کوئی چھوٹی یا بڑی تصنیف اس زمین و آسمان کے درمیان موجود نہیں اور قطعاً نہیں۔ آپ کے سیرت نگار و تذکرہ نویسوں نے یہ ضرور لکھا ہے۔ کہ حضرت امام نے اپنے مخصوص تلامذہ کی ایک خاص مجلس مرتب فرما کر کم و بیش بیس سال کے عرصہ میں ایک بہت بڑا مجموعہ فقہ اپنی نگرانی میں مرتب کروایا۔ لیکن عقیدت مندان امام نے اپنی انتہائی حسن عقیدت کی بنا پر احتراماً اسے اس درجہ محفوظ کیا۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے انسانی نظروں سے اوجھل ہو کر رہ گیا۔ جہاں عقیدت و محبت کے انداز یہ ہوں پھر وہاں مذہب و مسلک کا جو حال ہو گا۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

حضرت امام کے مذہب و مسلک کا مدار و انحصار حضرت امام کے مذہب کا انحصار صرف شاگردان امام کی زبانی و کلامی روایات ہیں۔ چنانچہ سب سے بڑا اور اہم سرچشمہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ اور پھر حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی تصنیفات ہیں۔ جن کا مختصر خلاصہ متاخرین فقہاء احناف نے قدوری ہدایہ۔ کنز و شرح وقایہ کی صورت میں مرتب کیا ہے۔ پس لے دے کے حضرت امام صاحب کے مذہب کا مدار انہیں کتب پر ہے۔ اور بطور مذہب امام کے پڑھی پڑھائی جاتی ہیں۔ اور درسی کتب کے نام سے شہرہ آفاق ہیں۔ حضرت امام صاحب کے شاگردان عظام کی تصانیف یا فقہ حنفی کی خاص درسی کتب بلکہ امام صاحب کے تذکرہ نویسوں اور تاریخ و رجال کی تمام کتب سے آج تک یہ بالکل قطعاً ثابت نہیں ہو سکا کہ "قصیدۃ النعمان" نامی کوئی قصیدہ امام صاحب کی خود نوشت تصنیف ہے۔ یا حضرت امام صاحب نے یہ قصیدہ عقیدت و محبت کے انداز میں مرتب فرمایا۔ اور اپنے تلامذہ کے سامنے بطور اپنے مذہب و عقیدہ کے پیش کیا اور اہتمام سے خود اس قصیدہ کے اشعار خلوص و توجہ اور ترنم سے پڑھا کرتے اور تلامذہ کو پڑھنے کی ترغیب دی یا تلامذہ نے سن کر یہ قصیدہ حفظ کیا۔ اور بطور یادگار امام صاحب اپنے بعد آنے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدیۃ پیش کیا یا تعلیم فرمایا۔ لیکن اچھروی صاحب ہیں۔ کہ اس چودھویں صدی کے آخری ربع میں یہ دعوے کر رہے ہیں۔ کہ قصیدۃ النعمان حضرت امام صاحب کی ذاتی تصنیف ہے چنانچہ طبع اول ص۲۱۳ طبع ثالث ص۲۸۵ پر چند اشعار نقل کرتے ہوئے دیوبندی احناف کو للکارا ہے۔ کہ اگر حنفی ہو۔ تو حضرت امام صاحب کا یہ عقیدہ قبول کرو چنانچہ سطور ذیل میں اچھروی صاحب کے اصل الفاظ بلفظہٖ آرہے ہیں۔

بیس ابو حنیفہ اچھروی صاحب کے فریب و مغالطہ کا پول آشکار کرنے کی غرض سے یہ ذکر کر دینا بھی از بس ضروری سمجھا گیا۔ کہ حضرت امام صاحب کے نام و کنیت کی شہرت کی وجہ سے کئی ایک گمراہ فرقوں کے مقتدا و پیشوا ؤں نے مسلمانوں کو فریب و مغالطہ دینے کی غرض سے اپنی کنیت اور نام ابو حنیفہ النعمان تجویز کیا۔ چنانچہ تاریخ و رجال کی کتب سے ظاہر و روشن ہے کہ حضرت امام صاحب کے علاوہ ابو حنیفہ نام کے انیس[19] دوسرے انسان بھی گذرے ہیں جو سب کے سب گمراہ فرقوں کے امام و پیشوا ہیں۔ اور اکثر و بیشتر رافضی ہیں۔ بخوف طوالت ان گمراہ فرقوں کے ائمہ کی فہرست نظر انداز کرتے ہوئے بطور تصدیق و شہادت صرف دو رافضی ابو حنیفہ نامی گمراہوں کا ذکر بریلویت کے ممتاز ترین رکن رکین بلکہ اپنے عہد کے امام بریلویہ اور موجودہ دور کے قائد و صدر حضرت سید ابوالحسنات کے والد بزرگوار حضرت سید دیدار علی شاہ صاحب کی قلم سے عرض کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ بریلویہ کے امام عمدہ اپنی مایہ ناز تصنیف ہدایت النحوی بارشادات علی میں لکھتے ہیں (۱) ابو جعفر خزاعی نے جو امام ابو حنیفہ کے نام سے قرآن مجید کے نام سے قرآن کے متعلق قرأت موضوعہ کی اور زیادتی کے ساتھ مخالف قرآن موجودہ کے ایک کتاب جمع کر دی ہے ص۱۹

(۲) بلاشک یہ ابو حنیفہ یعنی ابو حنیفۃ النعمان بن منصور رافضی ہے۔ نہ امام ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ (حوالہ مذکورہ)

اصلیت واقعہ یہ ہے۔ کہ فقہاء احناف نے بغیر تحقیق اسمی مشابہت کی بنا پر کئی ایسے فحش و باطل اقوال اپنی کتب میں گمراہ ابو حنیفہ انسانوں سے نقل کر دیئے۔ جن کا حضرت امام صاحب سے کوئی سروکار نہیں چنانچہ مصنف ہدایۃ النحوی نے بطور نمونہ ان حیا سوز مسائل کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو کہ اسمی مشابہت کی وجہ سے فقہا نے نقل کئے ہیں۔ طالب تفصیل کو اصل رسالہ ملاحظہ فرمانا چاہیئے۔ مذکورہ تاریخی حقیقت سے ظاہر و ثابت ہے کہ اچھروی صاحب نے جس قصیدۃ النعمان کے اشعار اپنی تائید و تصدیق کے لئے نقل کئے ہیں۔ وہ حضرت امام عالیمقام کے نہیں اور قطعاً نہیں۔ بلکہ کسی گمراہ ابو حنیفہ کے ہیں۔ جن کو اچھروی صاحب نے سکھا شاہی سے حضرت امام صاحب کے نام پر افترا کرتے ہوئے اپنی عاقبت اور قیامت تک کی آنے والی نسلوں کو جو اس سے گمراہ ہوں گی۔ ان کی گمراہی کا بوجھ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور جہنم کا مصداق ٹھہرے ہیں عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ اچھروی صاحب کے پیش کردہ اشعار بلفظہٖ یہ ہیں۔

قصیدۃ النعمان مصنفہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ص۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وا ذا سمعت فعنك قولا طیبا　　وا ذا نظرت فما اری الاک (۱۷)

جب میں کوئی بات سنتا ہوں، یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو آپ کی ہی طرف سے کلام پاک سنائی دیتی ہے اور جب میں دیکھتا ہوں۔ ہر سو (ہر طرف) تو سوا آپ کے مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔

اے حنفی بننے کا دعوے کرنے والو! یہ ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور فرمان اب فرمائیے۔ کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مشرک کہو گے۔ اس عقیدہ کو سننے کے بعد اگر تم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سانچے میں اپنے عقیدے کو نہ ڈھالا۔ تو تم حنفیت کے جھوٹے مدعی ہو۔ یا امام رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا تسلیم کر لو"۔ (طبع اول ص۲۱۳ طبع ثالث ص۲۸۹)

آگے چل کر پھر لکھا۔ قصیدۃ النعمان ص۲۳ مؤلفہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

"یا مالکی کن شافعی فی فاقتی　　انی فقیر فی الوری لغناک

یا اکرم الثقلین یا کنز الوری　　جدلی بجودک وارضنی برضاک

انا طامع بالجود منک ولم یکن　　لابی حنیفۃ فی الانام سواک"

(ص۲۱۳) اے میرے مالک (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے) میرے فاقہ میں سفارش فرمائیے۔ میں تمام مخلوقات میں آپ کے غنی کا محتاج ہوں۔ اے جن و انسان کے بزرگ ترین اے مخلوقات کے خزانے اپنی سخاوت سے کچھ مجھے بھی عطا فرمائیے۔ میں آپ کی سخاوت کا طمع کرنے والا ہوں۔ اور سوا آپ کے تمام مخلوقات میں ابو حنیفہ کا کوئی حامی نہیں حنفی کہلانے والو یہ ہے امام ابو حنیفہ کا مذہب۔ اب تم اپنی حنفیت کو امام ابو حنیفہ کے عقیدے کی کسوٹی پر پرکھو۔ کہ واقعی تم حنفی ہو یا نہیں۔ اور استمداد من عباد اللہ کا انکار کر کے حنفی کہلانے کے حق دار ہو یا وہابی (طبع اول ص۲۱۳۔ طبع ثالث ص۲۸۹)

بریلوی دوستو! اگر آپ میں کچھ دینی شعور ہے۔ اور نجات کی خواہش بھی رکھتے ہو۔ تو کیا پھر آپ کا یہ اولیں فرض نہیں ہے۔ کہ پہلی فرصت میں ہی اچھروی صاحب کا دامن پکڑ اور خوب جھنجھوڑ کر یہ زور مطالبہ کریں۔ کہ (۱) قصیدۃ النعمان حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی خود نوشت تحریر تاریخی طور پر ثابت کرو۔ (۲) ورنہ کم از کم امام محمد یا امام ابو یوسف کی مؤلفات سے اس کا ثبوت دکھاؤ کہ حضرت امام رحمۃ اللہ یہ قصیدہ پڑھا کرتے تھے۔ اور ہم نے امام صاحب کی زبان فیض ترجمان سے سننے کے بعد ان اشعار کو حفظ کیا اور عمر بھر بطور تبرک وظیفہ پڑھتے رہے ہیں۔ اور حنفی مذہب کے متبعین کو بھی بطور وظیفہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اگر یہ بھی نہ دکھا سکیں۔ تو پھر فقہ کی درسی کتب ہی سے ان کا ثبوت طلب کرو۔ اگر دکھا دیں تو پھر بحیثیت حنفی مقلد یہ اشعار پڑھتے اور یہی عقیدہ رکھئے۔ اور اگر اچھروی صاحب مذکورہ ہر سہ طریق دعویٰ یا ان میں سے صرف کسی ایک ہی طریق کے مطابق۔ قصیدۃ النعمان حضرت امام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص ذاتی تصنیف ثابت کرنے سے قاصر و عاری رہیں. تو پھر مصداق سے

پیسے کا بول بالا جھوٹ کا منہ کالا !

کم از کم آپ کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ قصیدہ کے ہر حرف کے شمار و تعداد کے برابر ایک ایک ہزار مرتبہ اجمیری صاحب کے روبرو ان پر بآوازِ بلند لعنت و پھٹکار کی صلوٰۃ پڑھیں۔ اور تاحینِ حیات اس لعنت کی صلوٰۃ کو ترک نہ کیجیے سہ

ہے جھوٹ کی یہ دنیا میں ادنٰے سزا

جہنم سے پوری کرے گا خدا برملا !

حضرت امام کا مقام توحید یہ مزید ہے۔ کہ فروع میں حضرت امام دوسرے ائمہ ہدیٰ رحمہم اللہ سے تدرے مختلف ہیں۔ مگر مسئلہ توحید میں اس قدر پختہ اور مضبوط ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی نبی فرشتہ یا صالح سے صالح تر فوت شدہ انسان سے براہ راست استمداد و اعانت طلب کرنا تو کجا ملائکۃ المقربین انبیاء و صلحاء کی وساطت یا وسیلہ سے حاجات طلب کرنے کو بھی منع اور ناجائز مانتے ہیں۔ چنانچہ حنفی مذہب کی مسلمہ و مستند ترین عقیدہ کی کتاب میں حضرت امام اور ان کے تلامذہ کا متفقہ فیصلہ اس بارہ میں یوں نقل کیا ہے۔ قال ابوحنیفۃ وصاحباہ رضی اللہ عنھم یکرہ ان یقول الداعی اسالک بحق فلان اوبحق انبیاءک ورسلک وبحق بیت الحرام والمشعر الحرام ونحو ذالک حتی کرہ ابوحنیفۃ ومحمد ان یقول الرجل اللھم انی اسئلک بمقعد العز من عرشک۔ (شرح الطحاویۃ فی العقیدۃ السلفیۃ مطبوعہ مصر ص۱۷۰) یعنے حضرت امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگرد ان عظام رضی اللہ عنہم مکروہ جانتے ہیں۔ اس قسم کی دعا کو کہ دعا کرنے والا اس طرح دعا کرے۔ کہ اے اللہ میں تجھے بحق فلاں بزرگ یا بحق انبیاء و رسل یا بحق بیت اللہ شریف وغیرہ کے دعا کرتا ہوں کہ میری فلاں حاجت روا یا مشکل حل کردے۔ حتیٰ کہ امام ابوحنیفہ اور محمد تو ایسی دعا کو بھی مکروہ جانتے ہیں۔ کہ دعا کرنے والا یوں دعا کرے۔ کہ اے اللہ میں تجھ سے تیرے عرش معلےٰ پر جلوہ افروز ہونے کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔

غرائب فی تحقیق المذاہب ایسی شہرہ آفاق کتاب میں حضرت امام صاحب کی زندگی کا ایک واقعہ یوں ذکر کیا ہے۔ (رأی الامام) ابو حنیفۃ من یاتی القبور لاھل الصلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اھل القبور ھل لکم من خبر وھل عندکم من اثر انی اتیتکم وناد یتکم من شھور و لیس سوالی منکم الا الدعا فھل دریتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفۃ یقول یخاطبہ بھم فقال ھل اجابوا لک قال لا فقال لہ سحقا لک وتربت یداک کیف تکلم اجسادا لا یستطیعون جوابا ولا یملکون شیئا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا یسمعون صوتا و ترا وما انت بمسمع من فی القبور الآیۃ

حضرت امام ابو حنیفہ نے ایک آدمی کو دیکھا۔ کہ قبور بزرگان پر سلام مسنونہ کہنے کے بعد ان سے خطاب کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے میرے بزرگو کیا آپ کو خبر تک نہیں کہ میں کئی ماہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر (فریاد) آپ سے صرف یہی سوال کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے۔۔۔ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے صلاح و فلاح کی دعا فرمائیے کیا آپ نے میری درخواست کو سمجھا نہیں۔ بلکہ آپ لاپرواہی فرما رہے ہیں۔ پس امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جبکہ اس کا یہ کلام سنا۔ تو اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا ان بزرگوں نے تیری کلام سنی اور تجھے کچھ جواب دیا۔ اس نے کہا نہیں۔ اس پر حضرت امام نے ناراض و خفا ہو کر فرمایا۔ تجھے دوری دیکھتا ہو۔ اور تو ذلیل و خوار ہو عقل کے اندھے تو ایسے جسموں سے کلام کرتا ہے۔ کہ نہ ہی تو ان کو تیرے جواب دینے کی طاقت ہے اور نہ ہی ان کو تیرے نفع و نقصان کا کچھ اختیار ہے۔ حتیٰ کہ وہ تیری بات کو سن بھی نہیں سکتے۔ کیا تو نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی یا سنی۔ وما انت بمسمع من فی القبور۔ تو اس شخص کو اپنی آواز سنا ہی نہیں سکتا۔ جو قبر میں مدفون ہے

ناظرین | حضرت امام کا مذہب و عقیدہ روز روشن سے بھی واضح آپ کے سامنے ہے۔ کہ حضرت امام خصوصی مقربین بارگاہ الٰہی کے واسطہ اور وسیلہ سے بھی دربار الٰہی میں سوال اور درخواست کرنے سے جبکہ عاری و انکاری ہیں۔ اور اہل قبور کے سماع اور جواب کو دھتکار رہے ہیں۔ پس جو شخص ایسے حنیف اور خدا رس کو خدا تعالیٰ کے سوا براہ راست مقربین بارگاہ الٰہی سے استمداد اور اعانت طلب کرنے کا الزام عائد کرے۔ کیا دنیا میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور آخرت میں سوا زبانیہ جہنم کے کوئی دوسری ہلکی سزا بھی اس کے لئے ہو سکتی ہے۔

(۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر افتراء و جھوٹ | عام انسانوں پر افتراء و جھوٹ جبکہ جرم عظیم ہے۔ تو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ افتراء کی سزا سوا جہنم کے اور کیا ہو سکتی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں ان کذبا علی لیس ککذب علی احد فمن کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار (صحیح مسلم باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) مجھ پر جھوٹ بولنے کا جرم۔ عام انسانوں پر جھوٹ کے برابر نہیں۔ بلکہ مجھ پر جھوٹ افتراء کرنے کی سزا ابدی جہنم ہے۔ مگر اچھروی صاحب کو جھوٹ و افتراء اور مغالطہ بازی کے سوا چونکہ راحت و لذت اور لطف حاصل ہی نہیں۔ اس لئے وہ افتراء پردازی کرتے ہوئے کسی بھی وعید و تہدید کی پرواہ نہیں کرتے۔

فریب در فریب | بریلویت کو جل دینے اور خوش رکھنے کی غرض سے اچھروی صاحب نے خاتمہ کتاب پر لوسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان کر رکھا ہے کہ ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو یک صد روپیہ انعام اور جس قدر حوالے غلط ہوں اتنے سو انعام مگر جبکہ مغالطہ و فریب مقصود ہوتا ہے۔ یوں ہی گپ ہانک دیتے ہیں۔ چنانچہ حصہ اول میں ایک مثال ذکر ہو چکی کہ حضرت پیر صاحب کی طرف غلط نسبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ پیر صاحب نے لکھا ہے کہ حنفیہ کی دو قسمیں ہیں حنفی مرجیہ اور حنفی اہل سنت مگر حوالہ ندارد۔ ذیل میں ایسی ہی دوسری مثال ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) ادلہ نور ملاحظہ ہو کی سرخی سے لکھتے ہیں۔ دلیل اول اللہ تعالے نے جب پیدائش کی ابتداء فرمائی تو سب سے پہلے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے شروع کی۔ چنانچہ "اول ما خلق اللہ نوری" حدیث شاہد ہے مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۸۰ طبع ثالث ص۲۴۲) دعوے تو اچھروی صاحب کا یہ ہے کہ "اول ما خلق اللہ نوری" کا فقرہ جملہ حدیث ہے۔ مگر نہ ہی تو اس کی سند ذکر کی۔ اور نہ ہی راوی کا نام بتایا۔ بلکہ کسی چھوٹی یا بڑی کتاب حدیث تو کیا کسی مستند اور معتبر کی تصنیف کا حوالہ بھی نہیں دیا جس سے ظاہر تو ثابت ہو گیا کہ اچھروی صاحب نے جو الفاظ حدیث کے نام سے نقل کئے یا لکھے ہیں یہ محض ان کا دھوکا ہے۔ کسی کتاب حدیث میں باسند مروی نہیں۔

نقد انعام یا لعنت و پھٹکار اچھروی صاحب اپنے دعوے کے ثبوت و تصدیق کے لئے اگر مذکورہ الفاظ مرفوع صحیح حدیث سے دکھا دیں تو انعام پائیں۔ ورنہ بریلوی دوستوں کا فرض ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ افترا کرنے والے اکذب الکذاب پر بلا ناغہ انفرادی و اجتماعی طور پر ہمیشہ و ہر حال نہ سہی کم از کم صبح و شام تو ضرور لعنت و پھٹکار کی صلوۃ اچھروی صاحب پر پڑھنے کا فیصلہ کریں۔

غلط حوالہ دیکھئے اور انعام دلایئے ذکر ہو چکا کہ اچھروی صاحب کو جھوٹ و افترا کے سوا لذت و سرور حاصل ہی نہیں۔ لہذا ان سے تو کچھ کہنا ہی فضول ہے۔ البتہ بریلوی دوستوں سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات چونکہ اچھروی صاحب کو اپنا واعظ و مصنف مانتے ہیں۔ لہذا غلط حوالہ دیکھئے۔ اور براہ انصاف یکصد روپیہ انعام از خود دیجئے۔ یا اچھروی صاحب سے دلایئے۔

اچھروی صاحب طبع ثالث ص۲۴۵ میں مزید اضافہ کرتے ہوئے شرح شفا لعلی قاری ۵۰۵/۱ کے حوالہ سے ایک حدیث بالفاظ ذیل نقل لائے ہیں۔ وشاھد حدیث عبد الرزاق عن جابر یا رسول اللہ عن اول شئ خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ"

یہ روایت شرح شفا علی قاری کے مذکورہ صفحہ و جلد میں نہیں۔ اور قطعاً نہیں۔ بلکہ قاری صاحب نے [redacted] موضوعات کبیر

دوستو! اگر اچھروی صاحب انکاری ہوں اور آپ کو ان کے اکذب الکذاب ہونے کا یقین ہو جائے۔ تو پھر کم از کم آپ کا یہ فرض تو ہے۔ کہ آپ کذاب تسلیم کر کے جلسہ عام میں ان پر لعنت و پھٹکار کی صلوۃ پڑھنے کا فیصلہ و اعلان کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مزید افترا و بہتان | اچھروی صاحب بحوالہ صحیح مسلم لکھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص صحابی قاری قرآن اپنے غلام کو مارتے ہیں۔ اور غلام اللہ تعالےٰ سے بہتیری پناہ مانگتا ہے۔ لیکن عبداللہ بن مسعود اس کو چھوڑتے نہیں۔ جب غلام نے اس آڑے وقت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو قاضی الحاجات سمجھ کر غائبانہ پناہ طلب کی۔ تو آپ نے اپنے تصرف نبوت سے عبداللہ بن مسعود کو مارنے سے ہٹایا۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود غلام کو چھوڑتے ہیں۔ اور شرک نہیں کہتے۔ ثابت ہوا کہ انبیاء سے پناہ لینی جائز ہے۔ (طبع اول ص۳۴ طبع ثالث ص۱۵۵)

اچھروی صاحب نے مذکورہ سطور کو یتخبطہ الشیطٰن من المس کا صحیح مصداق ثابت ہونے کا یقین تین طرح پر دلایا ہے۔ اولاً۔ حدیث کے راوی ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ حافظ قاری نہیں اور قطعاً نہیں۔ مگر کفر و شرک و بدعت کی شامت سے اچھروی صاحب عقل و شعور سے محروم اور ان کا دماغ معطل و بیکار ہو چکا ہے۔ اس لئے دارالحدیث رحمانیہ دہلی ایسی عظیم الشان علمی درسگاہ سے ڈگری حاصل کرنے کے باوجود بھی یہ نہیں سمجھ سکے کہ راوی کون بزرگ ہیں۔ کسی معاصر کے توجہ دلانے پر اگر کچھ ہوش بھی آئی تو طبع ثالث میں نام تو اصل راوی کا لکھ دیا ہے۔ مگر تعارف پھر بھی نہیں بدل سکے۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کیا ہے۔ کہ آپ قاضی الحاجات ہیں۔ اور غائبانہ پکارنے والوں کی امداد و اعانت تصرفِ نبوت سے فرمایا کرتے تھے۔

(۳) صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ افترا کیا ہے۔ کہ یہ حضرات رضی اللہ عنہم انبیاء سے غائبانہ استمداد و استعانت طلب کرنے کو شرک نہیں بلکہ جائز مانتے تھے۔ ان امور کی صحیح حقیقت و اصل کیفیت ملاحظہ فرمانے کے لئے اچھروی صاحب کی پیش کردہ حدیث سے اوپر کی حدیث ملاحظہ فرمایئے۔ اولاً اچھروی صاحب کی نقل کردہ حدیث مع ترجمہ سنئے۔

صحیح مسلم عن ابی مسعود انہ کان یضرب غلامہ فجعل یقول اعوذ باللہ قال فجعل یضربہ فقال اعوذ برسول اللہ فترکہ۔ ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ کہ آپ اپنے غلام کو مار رہے تھے۔ تو وہ اعوذ باللہ کہتا تھا۔ یعنے میں اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ اس کو مارتے رہے۔ تو غلام نے کہا۔ اعوذ برسول اللہ یعنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو عبداللہ بن مسعود نے اس کو چھوڑ دیا۔

حقیقت واقعہ | سمجھنے کے لئے مذکورہ حدیث سے پہلی دو حدیثوں کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔ (۱) قال ابو مسعود البدری کنت اضرب غلاماً لی بالسوط فسمعت صوتاً من خلفی اعلم ابا مسعود فلم افھم الصوت من الغضب قال فلما دنی منی اذا ھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابومسعود بدری کہتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا پس ناگہاں اپنی پس پشت (پیچھے) سے یہ آواز سنی کہ اعلم ابا مسعود (اے ابومسعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تو اگر بوجہ جوش و غصہ کے سمجھنے سے قاصر رہا۔ کہ آواز دینے والے کون ہیں۔ پس جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل قریب ہی آ گئے۔ تو اس وقت مجھے علم ہوا کہ آپ ہی آواز دے رہے تھے۔ دوسری حدیث عن ابی مسعود الانصاری

کنت اضرب غلاماً لی فسمعت من خلفی صوتاً اعلم ابا مسعود للہ اقدر علیک منک علیہ فالتفت فاذا هو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ هو حر لوجہ اللہ (صحیح مسلم) میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا۔ اپنے پیٹھ پیچھے سے میں نے کسی پکارنے والے کی یہ آواز سنی۔ اے ابا مسعود جان لے تو کہ اللہ تعالیٰ تیرے پر اس غلام سے زیادہ قادر ہے۔ پس جبکہ میں نے یہ آواز سنی۔ تو پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو یہ آواز دینے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے لہذا بے اختیار میرے منہ سے یہ کلمہ نکل گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس غلام کو اللہ کے نام پر آزاد کر دیا۔

احادیث کا مطلب واضح ہے کہ حضرت ابو مسعود جس حال غلام کو کوڑے سے مار رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پس پشت (پیٹھ پیچھے سے) تشریف لا رہے تھے۔ اور غلام حضور کو دور سے تشریف لاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ کیوں کہ اس کا منہ آپ کی جانب تھا۔ جبکہ غلام نے اعوذ باللہ کہا تو جوش و غصہ میں نہ ہی تو ابو مسعود غلام کی اس پناہ کو سمجھ سکے۔ اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو معلوم کر سکے۔ مگر جونہی آپ قریب ہوئے تو غلام نے بجائے اللہ تعالیٰ سے پناہ پکڑنے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپ سے پناہ طلب کی۔ تو آپ نے ابو مسعود کو دوبارہ متنبہ و آگاہ فرمایا تو اس نے جبکہ پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو نادم ہو کر ادباً عرض کیا۔ کہ حضور میں نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

اچھروی افسانہ کا مجسم و ناطق رد | ناظرین! الفاظ حدیث آپ کے سامنے ہیں جو پکار پکار کر اعلان کر رہے ہیں کہ ابو مسعود جبکہ غلام کو مار رہے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ کو بالکل قریب ہی سے ملاحظہ فرما رہے تھے اور غلام بھی حضور کو سامنے سے تشریف فرما ہوتے ہوئے بچشم خود دیکھ رہا تھا۔ حتیٰ کہ آپ عین موقعہ پر تشریف فرما ہوئے جس سے اچھروی صاحب کی فسانہ طرازی اور مغالطہ بازی کہ "جب غلام نے اس آڑے وقت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قاضی الحاجات سمجھ کر غائبانہ پناہ طلب کی۔ تو آپ نے اپنے تصرف نبوت سے عبداللہ بن مسعود کو مارنے سے ہٹا دیا چنانچہ عبداللہ بن مسعود غلام کو چھوڑتے ہیں اور شرک نہیں کہتے"۔ مجنونانہ لاف زنی و ہذیان یا یتخبطہ الشیطن من المس کا صحیح مصداق زندہ نمونہ اور عملی تفسیر ثابت ہو گئی۔

بریلوی دوستو! ایمانداری سے کہئے۔ کہ اچھروی صاحب ایسا نڈر و بے خوف مفتری و کذاب کوئی دوسرا بھی ہو سکتا ہے؟ اور کیا اس زندہ مجسم ناطق حقیقت دیکھنے کے بعد بھی آپ اچھروی صاحب پر لعنت کی صلوٰۃ پڑھنے سے انکاری اور اس کے شیدائی و حواری ہی رہیں گے۔؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶ **دنیا کا سب سے بڑا مفتری و کذاب** ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ کہ انسانی تاریخ کو دوبارہ وسہ بارہ کھنگال لیجیئے۔ اور عہد حاضرہ کی پوری انسانی آبادی کا پوری طرح جائزہ و مشاہدہ فرما لیجیے۔ مگر اچھروی ایسا فن کار مغالطہ باز کذاب اور مفتری آپ کو نہیں ملے گا۔ اور قطعاً نہیں ملے گا۔ آپ کی تسلی و یقین دہانی کے لیے ہم عہد حاضرہ کے صرف دو اہم ترین تاریخی واقعات اچھروی صاحب کی قلم سے نقل کرتے ہیں۔ جو کہ ہر سال سینکڑوں نہیں بلکہ ہزارہا بلکہ لاتعداد انسانوں کی تعداد ہر سال موسم حج میں بچشم خود ملاحظہ کرتے ہیں۔ جن میں ہزاروں بریلوی دوست بھی موجود ہوتے ہیں۔ ہم بریلویوں کو للکار کر کہتے ہیں۔ کہ اچھروی صاحب کی تاریخی کذب بیانی افترا پردازی و مغالطہ کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اپنے مشاہدہ و تجربہ یا چشم دید حالات کی کسوٹی سے آزمائیں۔ اور خوب پرکھ کر دیکھیں۔ سلطان عبدالعزیز بن سعود یا عہد حاضرہ (۱۳۷۶ھ) کے شاہ سعود نجدی کے والد ماجد پر افترا کرتا اور مسلمانوں کو مغالطہ و دھوکا دے کر نجدیوں کے خلاف بھڑکانے کی غرض سے اچھروی صاحب لکھتے ہیں۔

۱۔ "جنت البقیع کے تمام مقابر کو مسمار کر کے مزروعہ زمین کی طرح برباد کیا گیا ہے" (مقیاس حنفیت طبع اول صفحہ ۲۲۶ طبع ثالث صفحہ ۵۳۹)

وہ حضرات جو سفر حج سے فائز ہیں جنت البقیع کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہوئے ایمانداری سے بتائیں۔ کہ جنت البقیع میں ازواج مطہرات اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کی قبور مطہرہ وغیرہ کی زیارت انہیں میسر ہوئی یا نہیں۔ اگر آپ حضرات ان قبور کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی اور مسرت قلب حاصل کر چکے ہیں۔ تو اپنی جگہ باآواز بلند اچھروی صاحب پر لعنت کی صلوٰۃ پڑھئے۔ اور ایمان داری سے کہئے۔ کہ پوری دنیا میں اچھروی صاحب سے بڑھ کر کوئی دوسرا کذاب بھی آپ نے دیکھا اور پایا ہے۔ اور آئندہ جانے والے حاجیوں سے درخواست ہے۔ کہ جب آپ کو مدینہ منورہ کی زیارت کا شرف حاصل ہو۔ اور آپ معلم کے ہمراہ جنت البقیع میں حاضر ہو کر زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی اور سلام و دعا کی سعادت حاصل کریں۔ تو اس وقت اچھروی صاحب پر بھی لعنت و پھٹکار کی صدا بلند فرمائیں۔

۷ **مدینہ منورہ آباد ہے یا غیر آباد و کھنڈرات** اچھروی صاحب ابن سعود مرحوم کے مظالم گنواتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ساکنان مدینہ طیبہ کو تنگ کر کے جلاوطن کر دیا ہے۔ جو اس وقت مصر و ماحولہ اور فلسطینہ و ماحولہ میں پناہ گزیں ہیں۔ اور بعض کو شہید کر دیا گیا" (طبع اول صفحہ ۲۲۷ ثالث صفحہ ۵۳۹)

اچھروی صاحب کی تحریر اعلان کر رہی ہے کہ ابن سعود رحمہ اللہ نے اہل مدینہ کو ویسے ہی طیبہ سے نکال دیا جیسا کہ مشرقی پنجاب سے مسلمان مجبور ہو کر نکلے اور مغربی پنجاب و سندھ وغیرہ میں پناہ گزیں ہوئے۔ لہٰذا ہم ان دوستوں سے پوچھتے ہیں جنہیں زیارت طیبہ کی سعادت حاصل ہے واقعی مدینہ منورہ میں وہ لوگ آباد نہیں ہیں۔ جو کہ مصر ترکی جاوا ہندوستان وغیرہ سے ہجرت کر کے سالہا سے نہیں بلکہ پشت ہا پشت سے وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکونت پذیر چلے آ رہے ہیں۔ اور اگر آپ حضرات نے وہاں غیر ملکی مہاجروں کو آباد اور سرسبز و شاداب پایا ہے۔ تو باواز بلند اچھروی صاحب پر لعنت کی صلوٰۃ پڑھئے اور عازمین حج سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جب آپ کو مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف فرمایئے۔ تو تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت میں سرمست لوگوں کی تلاش و جستجو میں طیبہ کے گلی کوچوں اور بازاروں میں خوب گھوم پھر کر مصر ترکی ہندوستانی اور جاوی و سوڈانی مہاجروں سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے ہوئے دریافت فرمایئے کہ آپ کتنی مدت سے جوار نبوی میں سرفراز ہیں۔ اور کیا ابن سعود نے کچھ ترکی مصری مہاجرین کو طیبہ سے نکلنے پر بھی مجبور کیا جو کہ ترکی و مصر میں پناہ گزیں ہیں۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ساکنان مدینہ بیک زبان یہ کہیں گے کہ ابن سعود کی آمد سے پیشتر جن ترکی لوگوں کو شریف نے نکلنے پر مجبور کیا تھا۔ عہد سعودی میں وہ بھی اپنے اپنے مکانوں میں آکر آباد ہو چکے ہیں۔ تو ضرور ہے کہ اس حقیقت سے آشنا ہونے کے بعد آپ باواز بلند طیبہ کی گلی کوچوں میں اچھروی صاحب پر لعنت و پھٹکار کی صلوٰۃ پڑھتے ہوئے اور پھر حرم نبوی میں حاضر ہو کر پڑھنے کے بعد صدق دل سے دعا فرماتے۔ کہ یا اللہ اچھروی صاحب اور ان کی طرح کے جو بھی مفتری و کذاب ہیں۔ دنیا میں انہیں انتہائی ذلت کی موت سے تباہ کر کے سیدھا جہنم رسید فرما

لہا سبعۃ ابواب اللہ تعالےٰ نے چونکہ مفتری و کذاب انسانوں کی آخری قرار گاہ یا جہنم کے چونکہ سات ہی دروازے بنائے ہیں۔ بنا بریں ہم بھی اچھروی کی کذب و افترا کی سات ہی مثالیں پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں سہ

یار زندہ صحبت باقی

باب ثانی

فقہ حنفی اور قائدین مذہب بریلویہ کے مسلمات سے اچھروی صاحب کی

کھلم کھلا بغاوت و برملا مخالفت

اچھروی صاحب کی گذشتہ افترا پردازی۔ مغالطہ بازی اور کھلم کھلا کذب بیانی سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا۔ کہ اچھروی صاحب کو حق سے انتہائی عداوت۔ کینہ اور ۔ ۔ بغض و عناد اور باطل سے دلی عقیدت خاص دلچسپی اور قلبی مسرت و راحت یا بالفاظ دیگر حق سے بغاوت اور منکرانا اچھروی صاحب کی فطرت میں داخل ہے۔ مزید تصدیق و تایید کے لئے اچھروی صاحب کی اپنے قائد اعظم یا بریلویت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجدد ۔ اصل بانی سے کھلم کھلا بغاوت اور برملا مخالفت ملاحظہ فرمایئے قبل اس کے کہ مخالفت کی امثلہ ذکر کی جائیں ۔ بریلوی قائد کا تعارف مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری ہے ۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مشاہیر حلوہ خور قبوریین ۔ اپنے کو رضوی و بریلوی مشہور کرنے میں انتہائی فخر محسوس کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ متحدہ ہندوستان یا برصغیر پاک و ہند میں بریلویت کے مجدد یا اصل بانی اور قائداعظم حضرت خانصاحب احمد رضا خان بریلوی ہی ہیں ۔ ان کے ہم عصر اور بعد کے جملہ قبوریین ۔ سب ان کے مقلد خوشہ چین اور پیروکار ہیں ۔ چنانچہ ہمارے مخاطب اچھروی صاحب نے حضرت خانصاحب کی قیادت ۔ اور تجدید و احیاء کا اقرار و اعتراف جن واضح الفاظ سے کیا وہ بلفظہٖ یوں ہیں ۔" رب کریم نے اعلٰحضرت قبلہ احمد رضا خانصاحب بریلوی کو ان (دیوبندیوں) کے مقابلہ کے واسطے قائم کر دیا انہوں نے فضل ایزدی سے دیوبندیوں کے ہر پول کا جواب احسن طریق سے دیا (مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵۶ طبع ثالث ص۵۸۸)

قائد اعظم بریلویہ کی تصنیفات اچھروی صاحب کے مذکورہ اعتراف و اعلان سے ظاہر و عیاں ہے کہ ہمارے برصغیر میں بریلویت کے اصل موجد یا قائد اعظم صرف حضرت خان صاحب اور خانصاحب ہی ہیں ۔ وجہ یہ کہ خانصاحب نے قبوریین کے اس وہمی و خیالی مذہب کو جو کہ تقلید آبا کی صورت میں رسم و رواج یا موروثی طور پر چلا آ رہا تھا ۔ خانصاحب نے اسے مستقل مذہب کے لباس میں کتابی شکل میں جمع کر دیا ۔ خانصاحب کی تصانیف تو بکثرت ہیں ۔ مگر ذیل میں ان خاص کتب کا ذکر کیا جاتا ہے جن پر بریلویت کا مدار و انحصار ہے ۔

کنز الایمان اردو زبان میں خانصاحب نے قرآن مجید کا عام فہم ترجمہ لکھ کر کنز الایمان کے نام سے موسوم کیا ہے

احکام شریعت مصطفوی اور فتاوے افریقہ یہ دونوں کتب خان صاحب کے خود نوشت فتاوی کا مجموعہ ہے ۔

ملفوظات خانصاحب نے جو زبانی کلامی طور پر وقتاً فوقتاً پند و نصیحت ارشاد فرمائے ۔ وہ ملفوظات کے نام سے شائع شدہ ہیں ۔

وصایا شریف خانصاحب کی بستر مرگ پر کی ہوئی وہ خاص وصیتیں جو کہ بطور آخری ہدایت و نصیحت ہیں ۔ وصایا شریف کے عنوان سے شائع ہو چکی ہیں ۔

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن خانصاحب کے ترجمہ کنز الایمان کی تفسیر جو کہ حاشیہ کی زینت ہے اگرچہ یہ خانصاحب کی خود نوشت تو نہیں ۔ مگر اس سے یہ تو عیاں و ظاہر ہے ۔ کہ بریلویت میں خانصاحب کے بعد ان کے دست راست حضرت سید مفتی نعیم الدین صاحب مراد آبادی کا مرتبہ و مقام ہے یہی وجہ ہے ۔ کہ بریلویت ان کو صدر الافاضل اور سید المفسرین کے نام سے مشہور کر رہی ہے ۔ مراد آبادی کی دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصانیف بھی ہیں جن میں سے ایک مختصر رسالہ "کتاب العقاید" کے نام سے مشہور ہے۔ جو کہ صرف عقاید کی تشریح و تفصیل میں لکھا گیا ہے۔ اور بریلویہ میں اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس مختصر تعارف و تمہید کے بعد اب اچھروی صاحب کی مخالفت ملاحظہ فرمایئے

بشریت انبیاء سے انکار
۱ کفر کی اصل اور کفار کا بنیادی عقیدہ

خانصاحب نے ترجمہ اور سید المفسرین بریلویہ نے تفسیر میں کفر کی اصل اور کفار بدکار کے بنیادی عقیدہ کو جس وضاحت سے بیان کیا ہے۔ وہ بلفظہٖ یہ ہے (۱) وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدیٰ الا ان قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا (پ ۱۵۔ اسرائیل ۱۱) اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا۔ جبکہ ان کے پاس ہدایت آئی۔ مگر صرف اسی لئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے (کنز الایمان)

سید المفسرین مذکورہ آیت شریف کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ (کافر) رسولوں کو صرف بشر ہی جانتے رہے۔ اور ان کے منصب نبوت کو اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقر اور معترف نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل (جڑ یا بنیاد) تھی۔ اور اسی لئے وہ کہا کرتے تھے۔ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم سے، فرماتا۔ (۲) قل لو کان فی الارض ملٰئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا الرسولا۔ تم فرماؤ۔ اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو ان پر رسول بھی فرشتہ اتارتے۔ (ف) کیوں کہ وہ ان کی جنس سے ہوتا۔ لیکن جب زمین میں انسان بستے ہیں۔ تو ان کا غیر جنس (انسان) ملائکہ سے رسول طلب کرنا نہایت بیجا ہے (۳) ھل ھذا الا بشر الرسول مثلکم یہ کون ہیں تم ہیں جسے آدمی تو ہیں (ف) یہ کفر کا ایک اصول تھا۔ کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائے گی۔ کہ وہ تم جیسے بشر ہیں۔ تو پھر کوئی ان پر ایمان نہ لائے گا

(۴) فقالوا ابشر یھدوننا فکفروا (رثٖ تغابن) بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے۔

(ف) اول۔ انہوں (کافروں) نے بشر کے رسول ہونے سے انکار کیا اور یہ (ان کی) کمال بےعقلی اور نافہمی ہے کہ بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا۔

بریلوی ترجمہ و تفسیر کا خلاصہ یہ ہوا کہ کفار بدکار کا بنیادی عقیدہ یا کفر کی اصل صرف یہی اور یہی ہے۔ کہ بشر کا رسول ہونا امر محال و ناممکن ہے۔ مگر یہ ان کا بیجا انکار اور کمال بےعقلی اور نافہمی ہے کہ بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا جس سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ بریلوی فاہرین کا متفقہ فیصلہ اور صحیح عقیدہ یہی اور یہی ہے۔ کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکاری و عاری ہے۔ وہ کفار کا نمائندہ ترجمان اور ایجنٹ یا مبلغ ہے۔ اسلام سے اسے کوئی سروکار یا واسطہ نہیں کیوں کہ تمام کے تمام انبیاء علیہم السلام انسان و بشر ہی تھے جن کی ابتداء آدم علیہ السلام اور انتہا آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم پر منتہی ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازالہ شبہ خانصاحب نے بشر کا ترجمہ آدمی کیا ہے۔ اور حصہ اول میں ہم قرآن مجید کی زبان سے یہ اعلان کر چکے ہیں کہ آدم انسان اور بشر سے مراد وہ مخلوق ہے۔ جس کی ابتدائی تخلیق مٹی سے اور پھر نطفہ سے ہے چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے قول انی خالق بشرا من طین الاٰیۃ اور وھو الذی خلق من الماء بشرا سے ظاہر و ثابت ہے اس حقیقت کو ذہن نشین رکھتے ہوئے حضرت خانصاحب کا قول فیصل فتاوی افریقہ سے پڑھیے "حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ما من مولود الا فی سرتہ من تربتہ التی خلق منہا حتی یدفن فیہا وانا و ابوبکر و عمر خلقنا من تربۃ واحدۃ فیہا ندفن ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا۔ یہاں تک کہ (مرنے کے بعد) اسی (مٹی) میں دفن کیا جائے گا۔ اور میں اور ابوبکر عمر ایک ہی مٹی سے بنے ہیں۔ اسی میں دفن ہوں گے (مطبوعہ رضوی پریس ۱۳۳۶ھ ص۵۵)

خانصاحب کی قلم ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے اور جس مٹی سے پیدا ہوئے اسی میں مدفون ہیں۔ اور بزبان قرآن حکیم جو مٹی سے پیدا ہوا۔ وہ بشر یا آدمی ہے گویا کہ خان صاحب بشر کا ترجمہ آدمی سے کرتے ہوئے اعتراف و اعلان کر رہے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بشر و انسان یا آدمی ہی تھے۔ جس سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ جو شخص انبیاء کی بشریت یا انسان ہونے سے انکاری ہے۔ وہ اسلام کا مخالف کفار کا ترجمان اسلامی لباس میں کفر کا مبلغ ہے۔

اچھروی صاحب کی بغاوت و مخالفت قائد اعظم اور صدر الافاضل بریلویہ کا یہ متفقہ فیصلہ اور قطعی عقیدہ بلفظہ ملاحظہ فرمانے کے بعد اچھروی صاحب کی برملا مخالفت دیکھیے" احناف کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا (بشر ماننا) کفر ہے۔ مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۰۵ طبع ثالث ص۲۳۴)

بریلوی دوستو اصل حقیقت آپ کے سامنے ہے۔ اب آپ کی مرضی ہے۔ کہ قائدین بریلویہ کے فتوے و فیصلہ اور عقیدہ کہ رسول بشر ہوتے ہیں کو قبول و معمول کرتے ہوئے اچھروی صاحب کو کمال بے عقل نافہم اور کفار قدیم کا ترجمان و مبلغ تسلیم کریں۔ یا پھر اچھروی صاحب کے فتوے کی رو سے انبیاء کی بشریت کے قائلین مجددین بریلویہ کو کافر سمجھیں ؎

من نہ گویم کہ ایں کن یا آں کن ! مصلحت بین و کار آساں کن !!

۲ فقہ حنفی اور مجددین بریلویہ کا متفقہ اعلان و عقیدہ

تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام بشر و انسان ہی ہیں

حصہ اول میں گذر چکا کہ اسلام کا اصل اصول اور اہل سنت کا متفقہ و مسلمہ عقیدہ یہی اور یہی ہے۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تمام کے تمام انبیاء جن کی ابتداء آدم سے ہوئی۔ اور انتہاء تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم پر علیہم الصلوۃ والسلام یہ سب انسان بشر یا آدمی ہی گذرے ہیں۔ تصدیق وتائید میں قرآن مجید کی آیات بینات مصرح احادیث صحابہ رضوان اللہ علیہم بلکہ خود حضرت حنفی امام اعظم کا مصرح قول ذکر ہو چکا ہے مجلس ہذا میں آخری وقطعی فیصلہ کے لئے مکرر ملاحظہ فرمایئے۔ بلکہ خود اچھروی صاحب اور قائد اعظم بریلویہ کے مسلمات سے پڑھیئے۔

یعنی حنفی مذہب کی کتب عقائد میں "مسامرہ" نامی کتاب انتہائی معتبر ومستند کتاب ہے۔ یا یوں سمجھیئے۔ کہ حنفی مذہب کے عقائد کا مدار وانحصار متاخرین حنفیہ نے اس پر قرار دیا ہے۔ اور خانصاحب بھر خود اچھروی صاحب بھی اسے حنفی عقائد کا سنگ بنیاد تسلیم کرتے ہوئے اپنے فتوے اور مقیاس حنفیت طبع اول ص۵۱ ۳ طبع ثالث ص۔ میں اس سے استشہاد کرتے ہیں۔ بشریت انبیاء کا عقیدہ اس میں جس صراحت ووضاحت سے ذکر کیا گیا ہے وہ بلفظہ یہ ہے۔ (۱) ان النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی الیہ کذا الرسول فلا فرق۔ (مسامرہ لکمال بن ابی شریف ص۱۹۵ مصری)

(۲) شیخ المشائخ اور استاذ الاحناف حضرت امام ابن ہمام مسامرہ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ فالنبی علے ھذا انسان اوحی الیہ بشرع (مسامرہ شرح مسامرہ مطبوعہ امیریہ مصر ص۱۹۷) نبی ایک انسان ہے جس کی طرف شریعت کی وحی کی گئی۔

۳۔ حنفی مذہب کی ابتدائی درسی کتاب شرح عقاید نسفی کے الفاظ اگرچہ حصہ اول میں ذکر ہو چکے تاہم پھر پڑھیئے۔ والرسول انسان بعثہ اللہ تعالے الی الخلق لتبلیغ الاحکام (مطبوعہ کانپور ص۱۰) نبی ورسول وہ انسان ہے۔ جو اللہ تعالے کی طرف سے تبلیغ احکام پر مامور ہو۔

قائد اعظم بریلویہ اصل حنفی مذہب کی مسلمہ کتب عقاید کے بعد اب بشریت انبیاء کا عقیدہ خانصاحب کی قلم وزبان سے ترجمہ قرآن مجید کے الفاظ میں پڑھیئے۔

قالت لھم رسلھم ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علے من یشاء من عبادہ (پ۱۳ ابراھیم ۱۴/۲) ان کے رسولوں نے کہا ہم ہیں تو تمہاری طرح کے انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے احسان فرماتا ہے (کنز الایمان)

صدر الافاضل اس آیت شریف کی تفسیر وحاشیہ ۱۵ میں فرماتے ہیں۔ (اپنے بندوں کو) نبوت ورسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔ (۲) مزید سنئے۔ قل لو کان فی الارض ملئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا الرسول (پ۱۵ اسرائیل ۱۱) تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے (کنز الایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدر الافاضل اس کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں" کیوں کہ وہ ان کی جنس سے ہوتا۔ لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں۔ تو ان کا ملائکہ (بشر کی غیر جنس) میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

مجدد اعظم بریلویہ کا غیر مبہم اعلان (۱) خلق الانسان من صلصال کالفخار (سورہ الرحمن) انسان کو ایسی مٹی سے پیدا کیا۔ جو کہ ٹھیکری کی طرح بجنے والی تھی۔ (کنز الایمان) یہ آیت شریف اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہے۔ گویا کہ جس کی تخلیق مٹی سے ہے اسے ہی بشر کہا گیا ہے۔

اس حقیقت کو ذہن نشین رکھتے ہوئے خان صاحب کا مذکورہ فوق فتوے فتاوٰی افریقیہ سے مکرر پڑھیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں اور ابوبکر اور عمر ایک ہی مٹی سے بنے ہیں۔ (اور بالآخر بعد وفات) اسی میں دفن ہوں گے"۔ (۵) مزید سنیئے:۔ مجدد بریلویہ نصیحت فرماتے ہیں" تمہارا دین یہ ہے اشہد ان محمد عبدہ ورسولہ۔ عبد پہلے رسول بعد کو (فرمایا کہ) عبد کے درجے سے نہ بڑھا دینا"۔ ملفوظات حصہ چہارم ص۳۷) خانصاحب کا ارشاد ہے کہ" عبد کے درجے سے نہ بڑھا دینا" ذہن نشین رکھتے ہوئے حضرت امام ابوحنیفہ کے تعلیم فرمودہ الفاظ عبدہ ورسولہ کی تشریح۔ ملا علی قاری رکن مذہب حنفی کی شرح فقہ اکبر سے پڑھیے جو کہ بقیاس حقیقت حصہ اول کے ص۴۵ تا ۴۷ میں گذر چکا ہے۔

دربار نبوت کا دو ٹوک فیصلہ فقہ حنفی اور قائد اعظم بریلویہ کا متفقہ فیصلہ ملاحظہ فرمانے کے بعد دربار نبوت کا قطعی و اٹل فیصلہ بھی سنتے چلئے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قال اجوبنا بحب الاسلام فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا ترفعونی فوق حقی فان اللہ اتخذنی عبدا قبل ان یتخذنی رسولا رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن صحیح (مجمع الزوائد الجزء التاسع ص۲۱ مصری)

ہماری محبت و عقیدت چونکہ اسلام کی بنا پر ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شان میں غلو و مبالغہ کرکے میرے مرتبہ کو نہ بڑھانا اصلیت واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے مجھے اپنا رسول منتخب فرمانے سے پہلے اپنا مخلص و برگزیدہ بندہ منتخب فرمایا۔

حضرت پیران پیر صاحب کا اٹل فیصلہ غنیۃ الطالبین میں اصل اسلامی عقیدہ کو بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں ونعتقد اھل الاسلام قاطبۃ ان محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب بن ہاشم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وسید المرسلین وخاتم النبیین (ج ۱ صفحہ ۱۶۹) اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن مطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہوتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ رسول سید المرسلین و خاتم النبیین (بھی) ہیں۔

صدر الافاضل بریلویہ و سید المفسرین بریلوی عقیدہ کی صحیح تعلیم پیش کرتے ہوئے کتاب العقائد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبوت کا بیان" کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ اللہ تعالٰے نے خلق کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا ان کو نبی کہتے ہیں۔ انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالٰے کی طرف سے وحی آتی ہے۔

بریلویہ کے تیسرے قائد سردار صاحب لائل پوری کے استاد حضرت ابوالعلٰے محمد امجد علی صاحب اعظمی "بہار شریعت" مصدقہ خانصاحب میں "عقائد متعلقہ نبوت" کی سُرخی سے لکھتے ہیں "عقیدہ انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت"۔ (بہار شریعت حصہ اول ص۱)

بریلویت کے موجودہ قائد اور مرکزی حزب الاحناف اور کل پاکستان جمعیۃ العلماء کے صدر سید ابوالحسنات کا ناطق فیصلہ اگرچہ حصہ اول ص۳ پر ذکر ہو چکا۔ تاہم دوبارہ پڑھئے۔ "نبی وہ بشر ہے جو خدا کی طرف سے آئے اور احکام الٰہی اس پر بذریعہ وحی آتے ہوں جس قدر بھی انبیاء گزرے سب بشر ہی تھے"۔ (العقاید)

فقہ حنفی اور بریلوی قائدین کا متفقہ فیصلہ آپ ملاحظہ فرما چکے کہ نبی وہ بشر ہے جس پر احکام بذریعہ وحی آتے ہیں جس قدر انبیاء گذرے وہ سب بشر ہی تھے"۔ جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہیں کہ بشریت انبیاء کا عقیدہ اسلام کا اصل عقیدہ ہے جو اس عقیدہ سے عاری و انکاری ہے۔ وہ مسلمان نہیں۔ بلکہ کفر کا ترجمان و مبلغ اور کفار کا ساتھی اور ایجنٹ ہے۔

اچھروی صاحب کی بغاوت مولوی محمد عمر صاحب مقیاس حنفیت میں پر زور دعوے سے لکھتے ہیں۔

"ان نو آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء کو کسی امتی نے بشر سے خطاب نہیں کیا۔ نہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی صحابی نے ہی بشر کا خطاب کیا۔ اس کا شاہد تمام قرآن ہے"۔ مکرر وضاحت سے لکھتے ہیں۔ مومنوں میں انبیاء علیہم السلام کو بشر پکارنے والا ایک بھی ثابت نہیں"۔ مقیاس حنفیت طبع اول ص۸۱، طبع ثالث ص۲۴)

بریلوی دوستو! فقہ حنفی اور قائدین بریلویہ کا انبیاء کو بشر اعلان کرنا آپ کے سامنے ہے یہ آپ کی مرضی ہے کہ اچھروی کے فتوے سے ان کو اسلام و ایمان سے خارج کریں۔ یا پھر ان کا اعلان قبول و معمول کرتے ہوئے اچھروی کو منکر شریعت و کافر سمجھیں۔ ؎

ہمارا کام ہے کہنا بتا دینا ۔ تمہارا کام ہے مانو جو دل چاہے

۳ مجددین مذہب بریلویہ کا بنیادی عقیدہ ہے

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری جنس و نسل ہی سے ہیں

قبل اس کے کہ مجددین بریلویہ کا اصل و بنیادی عقیدہ نقل کیا جائے اچھروی مغالطہ فریب کا پول ظاہر کرنا ضروری ہے۔ جو اس نے جہلاء کو بہکانے و گمراہ کرنے کی غرض سے یوں لکھا ہے۔ کہ احناف کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا کفر ہے "

پوری اسلامی دنیا میں کوئی ایک انسان بھی ایسا دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا۔ جو کہ بریلویوں کی نقل میں یا رسول اللہ کی بجائے یا بشر کا نعرہ لگاتا ہوئے اور نہ ہی قطعاً یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ بریلویہ کے بالمقابل یا رسول اللہ کے وظیفہ کی جگہ یا بشر یا بشر کا وظیفہ جپتا ہو۔ ہاں اچھروی صاحب کے علم میں اگر کوئی ایسا بے عقل و بدکردار انسان ہے۔ تو مطلع کریں۔ حتی الوسع ہم اسے اس غلط وظیفہ یا نعرہ سے روکنے کی کوشش کریں گے۔

اہلحدیث من حیث الجماعت ایسے منحوس انسان کو جو یا بشر کا نعرہ لگاتا ہو یا پھر یا بشر یا بشر کا وظیفہ جپتا ہو انتہائی گمراہ ہی نہیں۔ بلکہ اسے بدترین ملعون جانتے ہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت اولاد آدم یا نسل انسان کے فرد اعلےٰ ہونے کے ساتھ بنی نوع انسان کے ہم جنس عزوہیں۔ جو مردود آپ کو جنس و نسل انسانی سے خارج مانتا یا قرار دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن بے ادب و گستاخ ہے۔ اور نہ ہی بنی نوع انسان پر اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کوئی ہوا اور نہ ہی قیامت تک ہوگا۔ کیونکہ انسانی شرف و مجد نبوت ہی کی بدولت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈنکے کی چوٹ اعلان فرمایا کہ انا سید ولد آدم الحدیث مزید فرمایا بعثت من خیر قرون بنی آدم قرناً فقرناً حتی کنت من القرن الذی کنت منه اسلام کے اصولی مسئلہ کی سرخی سے حصہ اول صـ۳۳ و ۳۴ پر تفصیل ہو چکی۔

تصدیق تائید کنز الایمان خزائن العرفان سے سنئے (۱) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد (پ ۱۶۔ سورہ کہف) تم فرماؤ۔ ظاہر صورت بشری میں (تو) میں تم جیسا ہی ہوں مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے (کنز الایمان)

(۲) صدر الافاضل وسید المفسرین بریلویہ تم ہی جیسا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں " مجھ پر بشری اعراض وامراض طاری ہوتے ہیں " (خزائن العرفان)

پارہ چوبیس سورہ حم سجدہ کی آیت شریف قل انما انا بشر مثلکم الایہ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔ تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی ہوتی ہے۔ کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

(۳) صدر الافاضل تمہیں جیسا کا فائدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ظاہر میں کہ میں دکھائی بھی جاتا ہوں میری بات سنی بھی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغائرت بھی نہیں ہے تو پھر تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ میری بات نہ تمہاری دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے۔ اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو۔ بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے۔۔۔۔ کہ ہمارے اور ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے۔ لیکن یہاں تو ایسا نہیں۔ کیونکہ میں بشری صورت میں بھی تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہیے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا قائدین بریلویہ بھی وہابی ہیں بریلوی ترجمہ تفسیر ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہے ہیں "تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تم ہی جیسا ہوں (۲) عام انسانوں کی طرح "مجھ پر (بھی) بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں۔ (۳) میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرۃ بھی نہیں پس جو کچھ اکابرین بریلویہ کی تحریر سے ثابت ہے الحمد ﷲ دیوبندی بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں پس اگر یہی وہابیت ہے۔ تو قائدین بریلویہ سب سے بڑے وہابی ٹھہرے۔

اچھروی بغاوت اچھروی صاحب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت یعنے آپ کے انسان ہونے سے انکاری ہونے اور نسل انسانی کے برخلاف نوری مخلوق ثابت کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں "عقیدہ مسلمانان احناف یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے نور محض پیدا کیا۔ اور نور ہی رہے۔ اور نور ہی رہیں گے۔" طبع اول ص ثالث ص ۲۳

آگے چل کر مزید وضاحت سے لکھتے ہیں "اللہ تعالے نے جب پیدائش کی ابتدا فرمائی۔ تو سب سے پہلے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے شروع کی۔" (ص ۸ ط ۱، ص ۲۳۵ ط ۳)

اچھروی صاحب کے الفاظ ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ حضور انسان نہیں۔ بلکہ انسانیت کے برعکس نوری مخلوق ہیں۔

بریلوی دوستو قائدین بریلویہ اور اچھروی کا عقیدہ آپ کے سامنے ہے۔ دونوں میں سے ایک یقیناً کذاب ہے اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ خواہ بریلوی قائدین کو کافر و کذاب ٹھہرائیں۔ یا اچھروی صاحب کو جہنم رسید کریں ہم تو صرف لعنت اللہ علے الکاذبین پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

۴ مجاددین بریلویہ کا اصل و بنیادی عقیدہ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نوری مخلوق نہیں بلکہ نور ھدایت ہیں

مخلوقات الٰہی میں شیطان ناری اور فرشتے نوری مخلوق ہیں۔ مگر انسان جو خاکی مخلوق ہے۔ اسے ... اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے اشرف المخلوقات کے درجہ و مرتبہ سے فائز کیا ہے۔ گویا کہ خاکی جبکہ عبد اللہ ہو جائے۔ تو نوری مخلوق سے صرف ممتاز ہی نہیں۔ بلکہ نوری اس کے غلام ہیں۔ نوری مخلوق کے علاوہ اللہ تعالے نے ہدایت کو بھی نور فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ "انا انزلنا التورٰۃ فیھا ھدی ونور" واتینہ الانجیل فیہ ھدی ونور" اور قرآن حکیم کو بھی نور فرمایا ہے۔ فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا معہ (تغابن) "تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا (کنز الایمان)" نور سے مراد قرآن

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف ہے: کیوں کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دُور ہوتی ہیں۔ اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے" (خزائن العرفان) بلکہ ایمان کو بھی نور فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے هو الذی ینزل علی عبدہ ایت بینت یخرجکم من الظلمت الی النور پ ۲۷ حدید) وہی ہے کہ اپنے بندہ پر (سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم) روشن آیتیں اُتارتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے اجالے (نور ایمان) کی طرف لے جائے (کنز الایمان، خزائن العرفان) پس جس طرح توراۃ انجیل قرآن اسلام اور ایمان نور ہدایت ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان نبی و رسول ہونے کے نور ہدایت ہیں۔ تصدیق و تائید ہی نہیں بلکہ تشریح و تفصیل کے لئے تائدین بریلویہ کے الفاظ میں کنز الایمان خزائن العرفان اور وصایا شریف سے بلفظہٖ پڑھیے (۱) قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین۔ (پ ۶ مائدہ ع ۳) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (کنز الایمان) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا۔ کیوں کہ آپ سے تاریکی کفر دُور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی۔ (خزائن العرفان)

(۲) وداعیا الی اللہ باذنہ سراجا منیرا (پ ۲۲۔ احزاب ع ۶) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا ہے۔ اور چمکا دینے والا نور ہے (کنز الایمان) درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نور نبوت نے پہنچائی۔ اور کفر و شرک کے ظلمات شدیدہ کو اپنے نور حقیقت افروز سے دور کر دیا۔ اور خلق کے لئے معرفت الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں۔ اور ضلالت کی تاریک وادیوں میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے نور ہدایت سے راہ یاب فرمایا۔ اور اپنے نور نبوت سے ضمائر و ابصار اور قلوب و ارواح کو منور کیا (خزائن العرفان)

مجسم و زندہ ثبوت سید المفسرین کے زیر خط الفاظ نور نبوت۔ نور ہدایت ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہدایت ہیں۔ یعنی یہ نور نبوت کی ضیا باریاں ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو نور نبوت کی درخشانی و روشنی یا نور ہدایت کی رہنمائی سے نور ایمان سے فائز ہوئے

نور ہدایت سے متعلق دربار رسالت کا اعلان عن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیھم من نورہ فمن اصابہ من ذالک النور اھتدی ومن اخطاہ ضل فلذالک جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی (مشکوٰۃ) رکن مذہب حنفی حضرت ملا علی قاری ظلمۃ کی تشریح فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے لکھتے ہیں ۔ اسے کائنین فی الظلمۃ النفس المجھولۃ بالشھوات الردیۃ (مرقاۃ) نور کی شرح میں لکھتے ہیں ۔ اسے نورہ الذی خلق قال تعالے وجعل الظلمات والنور فالاضافۃ الیہ تعالے للتکریم (مرقاۃ) حاصل ترجمہ یہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے انسان کو نفسانی خواہشات کے ظلمت (اندھیرے) میں پیدا کیا پھر اس پر نور ہدایت کا چھینٹا دیا پس جس کسی پر وہ چھینٹا پڑ گیا۔ وہ نور ہدایت سے ..... روشن ہوا۔ اور جو انسان اس چھینٹے سے محروم رہ گیا۔ وہ خواہشات نفسانی میں مبتلا ہوتا ہوا گمراہ۔ پس قلم .. علم اللہ کے مطابق اہل ہدایت و گمراہوں کی فہرست لکھ کر خشک ہو گئی۔

نور نبوت و ہدایت سے متعلق قائد اعظم بریلویہ کا دو ٹوک فیصلہ حضرت خانصاحب نے رہتی دنیا تک کی بریلویت کے لئے آخری وقت بستر مرگ پر جو آخری وصیت فرمائی۔ اور نور نبوت کا قطعی اور دو ٹوک فیصلہ کر گئے۔ بلفظہ ملاحظہ فرمایئے ۔ " اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو اللہ (جل جلالہ) و رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اور دوسری خود میری حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رب العزت کے نور ہیں۔ حضور سے صحابہ روشن ہوئے ان سے تابعین روشن ہوئے تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ۔ ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں ۔ یہ نور ہم سے لو۔ تمہیں اس کی ضرورت ہے کہ تم روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے ۔ کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعلیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت (وصایا شریف حضرت خانصاحب صـ۳ مطبوعہ کراپرٹیو پرنٹنگ پریس لاہور)

منہ بولتا ثبوت خانصاحب کے الفاظ وصیت ناطق ثبوت ہیں ۔ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کا وہ نور ہیں۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطہ و ذریعہ سے تابعین ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ میں منتقل ہوتا ہوا تا قیامت تک جاری و روشن اور باقی ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ نور نبوت اور ہدایت ہی ہے جس کی ضیا باریاں رہتی دنیا تک کے اہل ایمان کو درخشاں و مستنیر کرتی رہیں گی۔

اچھروی صاحب کی بغاوت قائد اعظم بریلویہ اور ان کے ورثہ رات صدر الافاضل کا ناطق فیصلہ آپ ملاحظہ فرما چکے ۔ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نوری مخلوق نہیں بلکہ انسانی جنس و نسل سے ہمجنس انسان ہیں۔ صورت میں انسان ۔ ضرورت میں انسان اعراض و امراض و حوادثات جس طرح دوسرے انسانوں پر گذرتے ہیں۔ برابر آپ پر گذرے ۔ بیماری تندرستی ۔ رنج غم زخم والم وغیرہ زندگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انسان یا بشر ہی ہیں۔ ہاں ایں ہمہ آپ اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ و مقدس رسول ہیں کہ آپ کی عظمت و رتبہ اللہ تعالیٰ کے بعد مسلم اور آپ کا نور نبوت اور نور ہدایت اس درجہ باکمال و بے مثل اور لازوال ہے کہ قیامت تک درخشاں اور تاباں نہ صرف یہی بلکہ آدم سے تا عیسےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء آپ کے زیر علم ہوں گے۔ اور آپ کی قیادت و رہنمائی میں فردوس بریں میں فروکش ہوں گے۔ اللھم صل علے محمد و علےٰ آل محمد کما تحب و ترضیٰ یا اللہ اپنے فضل و کرم سے ہم گنہگاروں کو حضورؐ کی شفاعت اور پڑوس فردوس سے سرفراز فرما۔ آمین ثم آمین۔ باوجود ان سب کمالات اور عظمت وشان کے آپ آدم علیہ السلام کی اولاد اور نسل انسان کے فرد بشر ہی ہیں۔ نوری مخلوق یا فرشتہ وغیرہ نہیں قطعاً نہیں بالکل نہیں۔

مگر اچھروی صاحب کو انسانی نسل سے اس درجہ دشمنی اور عداوت ہے۔ کہ وہ پوری نسل کو ہی اشرف المخلوقات کے درجہ سے گرانے کی کوشش کرتا ہوا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بنو نوع انسان سے خارج کرکے نوری مخلوق ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہوا لکھتا ہے کہ: ”نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نور محض پیدا کیا۔ کما مر

تیسرے ایڈیشن میں انتہائی ظلم | طبع اول میں تو اچھروی صاحب نے آپ کو انسانیت کے برعکس و برخلاف صرف نوری مخلوق قرار دینے پر ہی اکتفا کیا۔ مگر تیسرے ایڈیشن میں اللہ تعالیٰ کی بے مثل ذات کے نور کا حصہ و جزو قرار دے کر یہودیت و عیسائیت کا ریکارڈ بھی مات کر دیا۔ بلکہ ہندو ازم کے عقیدہ اوتار کو مسلمانوں میں فروغ دینے کی ناکام کوشش شروع کر رکھی ہے۔ قاتلہ اللہ (پوری بحث انشاء اللہ بریلویت کے پس منظر میں آرہی ہے)

بریلوی دوستو! حقیقت واقعہ مجسم صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ کہ قائد اعظم بریلویہ اور ان کے دست راست اور آپ کے سید المفسرین تو بالاتفاق حضورؐ کو سید ولد آدم کی تعلیم کے تحت سید الناس تسلیم کرتے ہوئے آپ کو بے مثل نور ہدایت تسلیم کرتے ہوئے اسی عقیدہ پر پابند و کاربند ہونے کی نصیحت کر رہے ہیں۔ اور اچھروی صاحب ان کے برعکس و برخلاف نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر انتہائی ظلم کرتے ہوئے نسل انسان سے خارج نوری مخلوق قرار دینے پر مصر ہیں: اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ انسانیت کے شرف و مجد کو بحال اور شفاعت کا خیال رکھتے ہوئے آپ کو سید ولد آدم یعنی سید الاولین والآخرین مانتے ہوئے جنت و بخشش کی امید رکھیں۔ خواہ اچھروی صاحب کا عقیدہ قبول کرتے ہوئے حضورؐ کی بشریت سے انکار اور شفاعت سے فرار کرکے آپ کو نوری مخلوق مانیئے۔

بہرحال سلامتی کی روش یہی ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سید الاولین والآخرین ہیں۔ نور ہدایت ہیں۔ نوری مخلوق نہیں۔ وما علینا الا البلاغ واللہ شدید العقاب

www.KitaboSunnat.com

۵ جھوٹے کے سر پر خاک اور وہ ابوجہل ملعون کا ساتھی ہے

اچھروی صاحب بڑے طمطراق سے لکھتے ہیں ۔" ابوجہل نے چند آدمی ننگے سر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر مسلح کھڑے کر دیئے ۔ تو اللہ تعالےٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا ارشاد فرمایا ۔ تو آپؐ نے سورہ یسین کی پہلی پانچ آیتیں پڑھ کر ایک مشت دمٹھی بھر) مٹی ان کی طرف پھینک دی چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کو تشریف لے جاتے ہوئے نظر نہ آئے ۔ چنانچہ ان اشخاص قاتلین کی ہیئت کذائیہ کو ادا کرتے ہوئے نجدی بھی ننگے سر نماز پڑھتا ہے ۔ قیام بھی اس کا اسی طور کو مستلزم ہوتا ہے ۔ اور چونکہ ان کے سر پر آپؐ نے مٹی ڈال دی تھی ۔ وہی نشانی آج تک ان کے چہروں سے نمایاں ہے ۔ (مقیاس حنفیت طبع اول صہ ۲۵ طبع ثالث صہ ۵۴۲)

مفہوم و منشا ظاہر ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنے والے ابوجہل کے ہمراہی ورفیق ہیں ۔ اور جو ننگے سر نماز پڑھتے پائے جاتے ہیں ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر خاک ڈالی ہے ۔

مجدد اعظم بریلویہ کا فتوے و اعلان اچھروی صاحب کی ہرزہ سرائی اور مجنونانہ بکواس کو سامنے رکھتے ہوئے ملت بریلویہ کے مورث اعلےٰ حضرت خانصاحب کا فتوے و انکشاف الفاظ میں پڑھیئے ۔

(۱) سوال ۹۳ ۔ اگر نماز کے اندر ٹوپی گر جائے تو اٹھانا چاہیئے یا نہیں ۔

جواب ۔ اٹھانا افضل ہے ۔ جبکہ بار بار گرے ۔ اور اگر تذلل و انکساری کی نیت سے برہنہ سر (ننگے سر) پڑھنا چاہے تو نہ اٹھانی افضل ہے ۔ (احکام شریعت حصہ دوم صہ ۹۳)

کھلم کھلا اور برملا مسئلہ صہ ۵۴ ۔ ۲۹ صفر ۱۳۳۹ھ کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں ۔ اور پڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ کہ ہم اللہ عزوجل کے سامنے عاجزی کرتے ہیں ۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں ۔ او نماز میں کسی طرح کی کراہت تو نہیں ۔ بینوا توجروا

الجواب:۔ اگر بہ نیت عاجزی ننگے سر پڑھتے ہیں ۔ تو کوئی حرج نہیں ۔ عبد المذنب احمد رضا خاں عفی عنہ (احکام شریعت حصہ اول صہ ۳۷)

(۳) اور سنیئے ۔ عقیدت مند عرض کرتا ہے " آمدنی کی قلت اور اہل وعیال کی کثرت سخت کلفت ہے ۔ ارشاد اعلیٰحضرت فرماتے ہیں یا مسبب الاسباب ۱۰۰ بار اول آخر ۱۱ ۔ ۱۱ بار درود شریف بعد نماز عشا قبلہ رو باوضو بہ نیت عاجزی ننگے سر ایسی جگہ کہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو ۔ پڑھا کرو ۔ (ملفوظات احمد رضا خان صہ ۷۶ حصہ دوم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلویو زندہ دیکھتے اور سنتے ہو تو خود ہی فرماؤ کہ بقول اچھروی صاحب خانصاحب ابوجہل ملعون کے ساتھ ہیں۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈالی ہوئی خاک ان ہی کے سر پہ ہے یا کہ نہیں۔ اور اگر آپ احتراماً یہ گوارا نہ کرتے تو پھر ہر جگہ مجمع عام میں اچھروی صاحب پر لعنت کی صلوٰۃ پڑھتے ہوئے ایک ایک مٹھی خاک اچھروی صاحب کے سر پر ڈالیئے۔

اگر سچ پوچھو تو اچھروی صاحب کا دماغ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈالی ہوئی خاک کے سبب معطل اور بیکار ہو رہا ہے۔ اور جیسا کہ ملعون ابوجہل کے ساتھی وہمراہی و رفیق بوجہ اندھے ہونے کے نہ ہی ترحق کو دیکھ سکے۔ اور نہ ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے دائرے یا گھیرے سے نکلتا ہوا دیکھ سکے۔ اور نہ ہی قدموں کی آہٹ ان کو سنائی دی۔ اور نہ ہی انکے قلوب واذہان میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا وہم گمان ہوا۔ بعینہ اچھروی صاحب کتاب وسنت کی اصل تعلیم اور نور اسلام کی حقیقی روشنی سے محروم اور اس کا دل ہدایت قبول کرنے سے عاری ہے۔ بتقیاس حنفیت کی لغویات اور مجالس کی ہرزہ سرائی اس کا زندہ ثبوت ہے۔ گویا کہ صم بکم عمی کی زندہ اور جیتی جاگتی مثال ہے۔

۶ اللہ تعالےٰ اور اس کے برگزیدہ رسول صلعم سارے جہان اور بریلوی قائد کی متفقہ لعنت

فوق کے الفاظ اگر مزاج پر گراں ہوں تو آسان ترین الفاظ اور شرعی لعنت کی بارش کا اندازہ خود مقیاس شریعت ہی سے ملاحظہ فرمائیے۔ اچھروی صاحب عرسوں اور قبروں وغیرہ پر عورتوں کے جانے اور بیٹھنے کا ثبوت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "نبی صلے اللہ علیہ وسلم مقررہ رات (شعبان کی پندرہ) میں قبرستان تشریف لے گئے۔ ۔ ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں چپکے چپکے حضرت عائشہ صدیقہ نے بھی ملاحظہ فرمایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو مستورات حضرت عائشہ صدیقہ کی اس سنت کو ادا کرتی ہوئی مردوں کی نظروں سے پوشیدہ وہاں (عرسوں اور قبروں پر) جا پہنچتی ہیں۔ (طبع اول ص۱۶ طبع ثالث ص۱۰)

مجدد اعظم بریلویہ کا فتوے و اعلان اچھروی صاحب کا عورتوں کے قبروں اور عرسوں پر جانے کے جواز میں اور سنت صدیقہ بلکہ سنت رسول اللہ ہونے کا فتوے آپ پڑھ چکے اب قائد اعظم بریلویہ کا قطعی اور دو ٹوک فیصلہ اور فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ مسئلہ ۲۷ بزرگوں کے مزار پر عرسوں میں یا اس کے علاوہ عورتیں جاتی ہیں۔ وہاں بیٹھتی ہیں تو اس قبرستان میں ان کا ٹھہرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ عورتوں کو مزارات اولیاء ومقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص۹۰)

فتاوی افریقیہ میں مجدد اعظم صاحب بریلویہ فرماتے ہیں ویستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء الخ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی پھر تاتارخانیہ میں امام قاضی سے سوال ہُوا کیا عورتوں کا قبرستان کو جانا جائز ہے۔ فرمایا ایسی بات کا جائز و ناجائز نہیں پوچھتے (بلکہ) یہ پوچھو کہ جائے گی تو اس پر کتنی لعنت ہو گی خبردار جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور جب گھر سے چلتی ہے۔ سب طرف سے شیطان اسے گھیرے میں لیتے ہیں۔ اور جب قبر پر آتی ہے میت کی روح لعنت کرتی ہے۔ اور جب پلٹتی ہے اللہ کی لعنت کے ساتھ پھرتی ہے البتہ حاضری وخاکبوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم صلے اللہ علیہ وسلم اعظم المندوبات ہے

(ص۲۴ السنیۃ الانیقۃ فی فتاوی افریقہ مطبوعہ رضوی پریس بریلی ۱۳۳۶ھ)

دربار نبوت کا فیصلہ واعلان | اچھروی صاحب پر مجدد اعظم بریلویہ کی لعنت وپھٹکار کو ملاحظہ فرمانے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھٹکار و لعنت بھی ملاحظہ فرماتے چلئے "لعن رسول صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زائرات القبور الحدیث (مشکوٰۃ باب المساجد فصل ثانی) (۲) ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعن زورات القبور (مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور) قبروں کی زیارت کو جانے والی عورتوں پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے **بریلوی دوستو** اپنے واعظ کا فتویٰ اور اس پر اپنے قائد کی لعنت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو نبی کے امر میں خطا پائے گا ؛ وہ ظالم دیوانہ کدھر جائے گا

اچھروی صاحب کی پھوہڑی اور فاتحہ خوانی | اچھروی صاحب نے تیسرے ایڈیشن میں عامۃ المسلمین کو گمراہ کرنے کی غرض سے جو اضافہ کیا۔ اور ہر رسم کفر و بدعت کو جو سنت و جائز ہونے کا فتوےٰ دیا اور شرعی جامہ پہنایا ہے۔ یہ آپ کے واعظ کا وہ خاص کارنامہ ہے جو کہ یہود مردود اور کفار مکہ کو بھی نہ سوجھا تھا۔ تفصیل تو بشرط صحت و زندگی آئندہ ابواب میں آئے گی۔ ان میں سے میت کی پھوہڑی و فاتحہ خوانی کا مسئلہ بلفظ ملاحظہ فرماتے چلئے بطور سوال جواب لکھتے ہیں۔ (یہ مضمون طبع اول میں نہیں) (۱) کپڑا بچھا کر بیٹھنا یا مسلمانوں کا اجتماع تو شرعاً ناجائز نہیں (۲) باقی رہا بعد از دفن ایسا کرنا تو یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور میت والوں کے پاس ان کی دلجوئی کے لئے جانا مسنون ہے بدعت نہیں (۳) میت کے لئے کچھ قرآن پڑھ کر بخشنا یا ان کے حق میں دعائے خیر تو یہ بھی سنت ہے سنئے (طبع ثالث ص۱۶)

مجدد اعظم کا ناطق فیصلہ وفتویٰ | بعد از دفن میت اہل میت کا کپڑا بچھا کر بیٹھنا اور لوگوں کے جمع ہونے کا جواز بلکہ سنت ہونا اچھروی صاحب کے قلم سے پڑھنے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم اور فقہ حنفی اور مجدد بریلویہ کے متفقہ فیصلہ و فتوے سے ناجائز و منع بلکہ حرام ہونا بلفظ ملاحظہ فرمایئے (فتوےٰ بہت لمبا ہے صرف ابتدائی حصہ نقل کیا جاتا ہے) امام احمدؒ اپنے مسند میں اور ابن ماجہ سنن میں بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے راوی ہیں۔ کنا نعد الاجتماع الی اھل المیت وصنعۃ الطعام من النیاحۃ ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان (جمع ہونے والوں کے لئے) کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے۔ ۱۹۱ (آگے چل کر ص۱۹۳ میں لکھا ہے کہ نیاحت حرام ہے) جس کی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق ہیں۔ (احکام شریعت حصہ سوم)

لہا سبعۃ البواب | مزید مثالیں بھی موجود ہیں۔ مگر ہم بطور نمونہ سات پر اکتفا کرتے ہوئے بریلویت کو متنبہ اور آگاہ کرتے ہیں۔ کہ اچھروی صاحب کو نہ تو اصل اسلام سے کوئی تعلق و سروکار ہے اور نہ ہی خالص فقہ حنفی سے کچھ واسطہ بلکہ بریلویت یا مجددین مذہب بریلویہ سے بھی کوئی دلچسپی ولگاؤ نہیں چنانچہ مذکورہ سات مثالیں زندہ ثبوت ہیں۔ اچھروی صاحب کا مقصود و مدعا صرف حلوہ کھیر اور بھاری فیس ہے۔ بنا بریں جس طریق سے یہ حاصل ہوگا۔ وہی طریق اچھروی صاحب کا مذہب ہے۔ لہٰذا بریلویت کو ہوشیار و خبردار ہو جانا چاہیے۔ کہ بریلویت کے لباس میں اچھروی صاحب اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ ان اللہ شدید العقاب

باب ثالث

مصنف مقیاس حنفیت کی تحریف و تلبیس یا مغالطہ و فریب دہی

اس میں دو فصل ہیں۔ فصل اول مقیاس شریعت یا اصل اسلام کے صحیح معیار کے بیان میں

تحریف و تلبیس معلوم کرنے کیلئے چونکہ اصل مقیاس اور صحیح معیار و کسوٹی کی از بس ضرورت ہے بنا بریں اس فصل میں صرف صحیح مقیاس شریعت یا اصل اسلام کا واحد معیار و کسوٹی عرض کی گئی ہے تاکہ اللہ تعالےٰ اور اس کے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے اصل مقیاس و معیار کی روشنی میں تمر یعت غرّا بآسانی وبخوبی معلوم ہو جائے اور سنت و بدعت کا امتیاز و فرق کھل کر سامنے آجائے۔ حصہ اول ص۲۳ و ۲۴ میں حنفی مذہب کا صحیح مقیاس اصول فقہ کے الفاظ اور مجدد اعظم بریلویہ حضرت خانصاحب کے تصدیقی بیان سے ذکر ہو چکا کہ حنفی مذہب کے مدعی یا مقلد کے لئے ہر حال یعنے ہر مسئلہ و عمل میں اصل حجت و قطعی دلیل صرف حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول و فتوےٰ ہی ہے ذہن نشین رکھنے کے لئے خانصاحب کا قول مکرر پڑھیے اذا تاقال الامام نصا قوۃ فان القول ما قال الامام قول امام ہی واجب التعمیل ہے۔ کیونکہ ہم حنفی ہیں نہ یوسفی نہ شیبانی" یعنے شاگردان امام کا قول فتویٰ ہمارے لئے حجت نہیں ہم قول امام ہی کو دلیل و حجت مانتے ہیں۔ غرضیکہ حنفی مذہب کا اصل مقیاس اور صحیح معیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف حضرت امام کا قول و عمل یا فتویٰ ہی کافی ہے۔ یعنے جو عمل و مسئلہ حضرت امام کے قول سے ثابت ہو۔ وہ حنفی مذہب ہے۔ اور جس مسئلہ یا عمل کا ثبوت حضرت امام کے قول و عمل سے نہ ملے وہ عمل و مسئلہ حنفی مذہب کا نہیں۔ قطعاً نہیں۔ ہرگز و بالکل نہیں یہ معیار و مقیاس عرض کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا گیا۔

کہ ہمارے مخاطب اچھروی صاحب نے مقیاس حنفیت میں جس قدر عقاید و مسائل لکھے اور پیش کئے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک مسئلہ یا عقیدہ بھی ایسا نہیں ہے اور بالکل نہیں۔ کہ جس کی دلیل و سند قول امام تو کیا متاخرین فقہاء حنفیہ کی ان کتب سے بھی مل سکتی ہو۔ جو بطور مذہب حنفی پڑھی پڑھائی جاتی ہیں۔ مثلاً قدوری ہدایہ۔ کنز و شرح وقایہ۔ **ہاں** اگر اچھروی صاحب اپنے بیان کردہ مسائل کا ثبوت فقہ حنفیہ کی درسی کتب سے

بلکہ اصلیت واقعہ یہ ہے۔ کہ اچھروی صاحب نے جن مسائل و عقائد کو مقیاس حنفیت قرار دیا ہے وہ سب کے سب پیٹ پرست جاہ پسند شہرت کے خواہشمند حلوہ خوروں اور قبر پرست مجاورین اور عوام جہلا کی اختراع و ایجاد ہیں یہی وجہ و سبب ہے۔ کہ اچھروی صاحب اپنے ہر دعوے و عمل کا ثبوت و استدلال یوں دیتے اور پیش کرتے ہیں۔ "اور احناف کا عقیدہ یہ ہے"۔ "احناف کے نزدیک یہ ہے"۔ "احناف کی مساجد میں یہ ہوتا ہے"۔ "تم سوچو کہ تم کون ہو"۔

بقول اچھروی حنفی مذہب کا اصل معیار و مقیاس اگر یہی ہو۔ کہ جو کچھ حنفی کہلانے والوں کی بھاری اکثریت کا عمل و کردار ہے۔ وہی اصل حنفی مذہب ہے۔ تو پھر یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کہ ترک نماز شراب خوری اصل حنفیت ہے۔ کیونکہ عامۃ الناس حنفی کہلانے والے بے نماز۔ زانی۔ شراب خور۔ ہیجڑے بھانڈ قوال ناچنے گانے بجانے والے سینماؤں کے مالک سینماؤں میں کام کرنے اور دیکھنے والے سب کے سب حنفی کہلاتے ہیں۔ غرضیکہ اس اعتبار سے تو ہر منکر و برائی اور بے حیائی اور قبیح سے قبیح تر جرم و گناہ کے جواز میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ چونکہ حنفی کہلانے والوں کی بہت بڑی اکثریت یہ کام کرتی ہے اس لئے یہی حنفی مذہب ہے مثلاً سینما دیکھنا اس لئے جائز ہے کہ حنفی کہلانے والے مرد و عورتوں کی غالب اکثریت سینما دیکھتی ہے یا صوم و صلوٰۃ کے ترک میں اس لئے کوئی ہرج نہیں کہ نام کے حنفیوں کی بھاری اکثریت تارک صوم و صلوٰۃ ہے۔ یا حضرت خواجہ معین الدین مجدد الف ثانی۔ خواجہ فرید الدین شکر گنج۔ حضرت علی ہجویری بقول جہلا داتا گنج بخش رحمہم اللہ کے مزاروں پر عرس و میلہ کے نام سے جس قدر کفر و شرک کی رسومات و بے حیائی و فواحشات ہوتے ہیں۔ یہ سب اس لئے جائز و مباح ہیں کہ ان کے کرنے و کرانے والے سب مذہباً حنفی ہی تو ہیں۔ بنا بریں جو شخص یا مذہبی گروہ ان فواحشات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکاری ہے۔ یا ان کو بُرا جانتا ہے۔ اور منع کرتا ہے۔ وہ وہابی ہے "لہٰذا تم سوچو کہ تم کون ہو۔"

غرضیکہ اسلام و ایمان اور حنیفت کا مدار غالب اکثریت کے عمل و کردار پر منحصر نہیں۔ بلکہ اسلام کا اصل قیاس و صحیح معیار کتاب و سنت اور تعامل خیر القرون ہے پس جو مسئلہ یعنی عمل و اعتقاد اس معیار و مقیاس کے موافق ہے صحیح اور جو اس کے برعکس و برخلاف ہے وہ باطل مردود اور شیطانی عمل ہے۔ تشریح و وضاحت کے لئے اصل مقیاس شریعت یعنے کتاب و سنت اور تعامل خیر القرونؒ حضرت امام ابوحنیفہؒ شیخ جیلانیؒ کے الفاظ اور خانصاحب کی تصدیق و تائید سے سنتے چلیے

تکمیل دین سے متعلق خدائی اعلان یہ ڈھکی چھپی بات نہیں۔ بلکہ مسلّمہ حقیقت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی تعلیم و تکمیل کی غرض سے مبعوث فرمایا جب شریعت کامل مکمل ہو چکی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا سے رخصت ہو گئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کو یوں اعلان فرمایا ہے۔

والذی نفس عمر بیدہ ما قبض اللہ تعالےٰ روح نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا رفع الوحی عنہ حتی اغنی امتہ کلھم عن الرای (میزان شعرانی جلد ۱ صفحہ ۲۶ مصری) اس معبود برحق کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں عمر کی جان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے نہ ہی تو وحی کو منقطع فرمایا۔ اور نہ ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض کیا۔ جب تک کہ پوری امت کو معاملہ دین میں رائے وقیاس سے بے نیاز نہیں کر دیا گیا۔ غرضیکہ دین اسلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں کامل و مکمل ہو چکا۔ اس میں ایک ذرا سی کمی بیشی کی ضرورت نہ رہی۔ اور قطعاً نہ رہی چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حجۃ الوداع کے موقعہ عرفات کے میدان میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اکاسی ۸۱ یا مراسی ۸۳ دن پیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے تکمیل دین کا اعلان یوں فرمایا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (پ ۶ سورہ مائدہ)

ترجمہ و تفسیر قائدین بریلویہ سے سنیے

حضرت خانصاحب ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا (کنز الایمان) بریلویہ کے سید المفسرین اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں یہ آیت شریفہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو کہ جمعہ کا تھا۔ بعد عصر نازل ہوئی۔ (یہ آخری آیت ہے) اور امور تکلیفیہ (شرعیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حرام وحلال کے جو احکام ہیں ، وہ اور قیاس کے (جو قانون ہیں) سب مکمل کر دیئے ۔ اس لئے اس آیت کے نزول کے بعد حلال وحرام کے بیان کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی (خزائن العرفان)

بریلوی ترجمہ وتفسیر ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہے ہیں کہ اسلام کے وہ تمام احکام جو حلال و حرام سے متعلق ہیں ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کامل ومکمل ہو چکے اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان پر پوری طرح عامل وکاربند تھے ۔ گویا اسلام کا سورج پوری درخشانی سے تابندہ تھا ۔

جس سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ خلفائے راشدین کے عہد وزمانہ میں یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہر معاملہ میں جو طرز عمل ہے وہی اصل اسلام ہے اور ان کے عہد کے زمانہ کے بعد جو اعمال وعقائد ظاہر اور نئے نئے جاری ہوئے وہ تمام کے تمام غیر شرعی اور خلاف اسلام ہیں ۔

دربار رسالت کا پیش کردہ مقیاس شریعت چونکہ بریلوی دوست سگ دربار غوثیہ ہونے کے مدعی ہیں بناء علیہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ مقیاس حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ کی قلم سے عرض کرتے ہیں گمراہ فرقوں کی تفصیل وفہرست بیان فرماتے ہوئے حضرت پیر صاحب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو اسرائیل اکہتر فرقے ہو کر دوزخی ہوئے ۔ وستفترق امتی علی ثلاثہ و سبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ قالوا وما تلک الواحدۃ قال صلے اللہ علیہ وسلم من کان علی مثل ما انا علیہ واصحابی (غنیہ ترجمہ مطبوعہ اسلامیہ ص۱۹۰) ہماری امت تہتر فرقے ہو کر رہے گی ۔ ان میں سے ایک کے سوا باقی بہتر فرقے دوزخی ہوں گے ۔ صحابہؓ نے عرض کی حضورؐ اس ایک فرقے کی علامت و پہچان تو بیان فرما دیجئے ۔ جو کہ اصل اسلام کا عامل وحامل اور جنتی ہے ۔

اس کی پہچان وعلامت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ من کان علی مثل ما انا علیہ الیوم واصحابی یعنے اس گروہ یا شکوہ کا طرز عمل بعینہٖ اسی نہج وطریق پر ہوگا ۔ جس پر آج ہم اور ہمارے صحابہ ہیں (۲) مزید سنئے ۔ حضرت پیر صاحب عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما کی طویل حدیث بطور مقیاس شریعت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ فانہ من یعش من بعدی یری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (ص۱۹۳) پس تحقیق جو کوئی میرے بعد زندہ رہا یقیناً وہ بہت زیادہ اختلاف جھگڑے اور فرقہ بازی دیکھے گا ۔ پس ہم تم کو تاکیداً فرماتے ہیں ۔ کہ میری اور میرے بعد میرے خلفاء راشدین کی سنت واتباع کو انتہائی مضبوطی سے لازم پکڑے رہنا اور دین کے معاملہ میں نئے نئے امور جاری کرنے سے پرہیز واحتراز اور دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفود رہنا کیونکہ امر دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (جس کا انجام دوزخ ہے)

حضرت پیر صاحب کی روایت کردہ ہر دو احادیث اس امر کا زندہ ثبوت اور مجسم شہادت ہیں کہ جو عمل و عقیدہ یا مسئلہ عہد نبوی یا خلفاء راشدین کے زمانہ میں جاری و ساری نہ تھا۔ وہ بدعت اور گمراہی دین کی تباہی اور بربادی کا موجب و سبب ہے اس مقیاس و معیار کے پیش نظر گیارہویں میلاد عرس ختم اور بزرگوں کی نیاز و فاتحہ وغیرہ جمیع اعمال کو پرکھو آزماؤ جو اعمال خیر القرون کے مطابق ہیں۔ درست و صواب اور جو اس معیار پر پورا نہ ہو۔ وہ بدعت و گمراہی موجب عذاب

فرمان نبوی میں ذرہ بھر کمی بیشی بھی موجب خسارہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں اپنی رائے کو دخل دے کر ثواب و نیکی سمجھنا بھی باعث خسارہ ہے۔ چنانچہ عہد نبوی کا مشہور واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یوں نقل کیا ہے کہ ..... بعث النبی صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحۃ فی سریۃ فوافق ذالک یوم الجمعۃ فغدا اصحابہ وقال اتخلف واصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقھم فلما صلی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راٰہ۔ فقال ما منعک ان تغدو مع اصحابک فقال اردت ان اصلی معک ثم الحقھم فقال لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما ادرکت فضل غدوتھم (مشکوٰۃ باب آداب السفر فصل ثالث) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی زیر کمان ایک مجاہدین کا ایک چھوٹا سا لشکر کسی طرف روانہ فرمایا۔ ہوا یہ کہ روانگی کے دن اتفاقیہ جمعہ تھا۔ باقی لشکر تو دوپہر سے قبل منزل مقصود کی طرف روانہ ہوگیا۔ (مگر عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس چونکہ انتہائی تیز رو سواری تھی) بنابریں عبد اللہؓ نے خیال کیا کہ جمعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا مسجد نبوی ہی میں ادا کر لیا جائے۔ تاکہ یہ فضیلت حاصل کر کے پھر مجاہدین سے جا ملوں گا۔ پس جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بعد عبد اللہؓ کو دیکھا تو فرمایا تمہیں کس چیز نے مجاہدین کے ہمراہ جانے سے منع کیا عبد اللہ نے عرض کیا۔ میں تو آپ کی اقتدا میں جمعہ ادا کرنے کے ارادہ سے رہ گیا۔ کہ بعد حصول اس ثواب عظیم کے پھر لشکر سے جا ملوں گا۔ پس عبد اللہ سے یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی غرض نے تجھے ایسے ثواب و فضل سے محروم کر دیا کہ اگر تو پوری دنیا کی دولت بھی خرچ کر ڈالے تو وہ ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ جو کہ مجاہدین تعمیل حکم میں بغیر جمعہ پڑھے روانہ ہو کر حاصل کر چکے ہیں۔"

اپنی رائے سے ثواب اور نیکی کا انجام ناظرین حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طبیعت میں تعمیل ارشاد سے گریز و کوتاہی کا شائبہ تک نہیں اور قطعاً نہیں ہرگز و بالکل نہیں۔ بلکہ خیال ارادہ انتہائی پر خلوص اور تجویز و تدبیر نہایت مبارک و مقدس ہے۔ کہ سفر جہاد ہے۔ زندگی ناپائیدار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا قطعاً اعتبار نہیں ممکن ہے واپسی ہو یا نہ ہو حسن اتفاق سے جمعہ کا دن ہے تیز رو سواری اپنے پاس ہے۔ لہذا مسجد نبوی کی نماز حضور کی اقتداء خطبہ اقدس کی سماعت کا شرف حاصل کرکے مجاہدین سے جا ملنا کوئی دشوار و مشکل نہیں۔ مگر امر نبوی میں اپنی رائے و قیاس کو دخل دینے سے جو نتیجہ برآمد ہوا وہ آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ کہ نیک ارادہ خلوص اور ثواب عظیم کے حصول کی نیت مسجد نبوی کی عظمت و فضیلت اور حضور اقدس کی قیادت اور خطبہ کی سماعت وغیرہ کا شرف ایک ذرہ بھی فائدہ مند اور موجب ثواب نہ ہوا۔ اور بالکل نہ ہوا۔ بلکہ الٹا حسرت و افسوس اور زیاں و خسارہ کا موجب ہو گیا۔ غرضیکہ جو عمل سنت فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے من وعن مطابق و موافق نہیں۔ وہ عمل دربار الٰہی میں قطعاً منظور و مقبول نہیں۔ اگرچہ نماز روزہ حج زکوٰۃ اور جہاد ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو سنت ثابتہ پر موافق سنت عمل کرنے کی توفیق بخشے اور اسی پر زندہ رکھے۔ اور خاتمہ کرے آمین ثم آمین

عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقیاس شریعت

اللہ تعالےٰ اور اس کے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ مقیاس ملاحظہ فرمانے کے بعد اب عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس مقیاس کی مطابقت و موافقت کی پابندی احتیاط و حفاظت کا ایمان افروز منظر اور سبق آموز واقعہ و نقشہ بھی ملاحظہ فرماتے جایئے۔ تاکہ سنت و بدعت کا فرق واضح اور بخوبی کھل کر سامنے آجائے۔ اور لطف و کمال یہ ہے۔ کہ مقیاس شریعت یا اصل اسلام کا صحیح معیار و کسوٹی پیش فرمانے والے وہ جلیل القدر صحابی عظیم الشان فقیہ نامور مجتہد ہیں۔ جسے فقہا احناف حنفی مذہب کی اساس و بنیاد قرار دیتے ہوئے انتہائی خوش ہیں۔ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے تلمیذ ارشد عمرو بن سلمہ کہتے ہیں۔

كنا نجلس على باب عبد الله بن مسعود قبل صلوٰة الغداة فاذا خرج مشينا معه الى المسجد فجاءنا ابوموسى الاشعرى فقال اخرج عليكم ابوعبد الرحمن قلنا لا فجلس معنا حتى خرج فلما خرج قمنا اليه جميعاً فقال له ابوموسى يا ابا عبد الرحمن انى رايت فى المسجد انفاً امراً انكرته و لم ارد الحمد لله الا خيرا قال فما هو فقال ان عشت فستراه قال رايت فى المسجد قوماً حلقا جلوسا ينتظرون الصلوٰة فى كل حلقة رجل وفى ايديهم حصى فيقول كبروا مائة فيكبرون مائة فيقول هللوا مائة فيهللون مائة ويقول سبحوا مائة فيسبحون مائة قال فماذا قلت لهم قال ما قلت لهم شيئاً انتظار رايك و انتظار امرك قال افلا امرتهم ان يعدوا سيئاتهم وضمنت لهم ان لا يضيع من حسناتهم ثم مضى ومضينا معه حتى اتى حلقة من تلك الحلق فوقف عليهم فقال ما هذا الذى اراكم تصنعون قالوا يا ابا عبد الرحمن نعد به التكبير والتهليل والتسبيح فقال عدوا سيئاتكم فانا ضامن ان لا يضيع من حسناتكم شئ ويحكم يا امة محمد ما اسرع هلكتكم هؤلاء صحابة نبيكم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم متوافرون دھذہ ثیابہ لم تبل وانیتہ لم تکسر والذی نفسی بیدہ انکم لعلی ملۃ ھی اھدی من ملۃ محمد مفتتحتم باب ضلالۃ قالوا واللہ یا اباعبد الرحمن ما اردنا الا بخیر قال وکم من مرید الخیر لن یصیبہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدثنا ان قوما یقرؤن القرآن لایجاوز تراقیھم وایم اللہ ما ادری لعل اکثرھم منکم ثم تولی عنھم فقال عمرو بن سلمۃ رائینا عامۃ اولئک الخلق یطاعنونا یوم النھر وان مع الخوارج (مسند دارمی ص۲۶)

ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے دروازے پر صبح سے پہلے (آپ کے انتظار میں) بیٹھے تھے۔ تاکہ آپ تشریف فرما ہوں۔ تو آپ کے ہمراہ مسجد میں جائیں۔ اتنے میں حضرت ابوموسیٰ عشری تشریف لے آئے۔ اور فرمایا۔ کہ ابھی تک ابو عبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں نکلے ہم نے کہا ابھی تک تو نہیں نکلے۔ پس حضرت ابوموسیٰؓ بھی ہمارے ساتھ ہی انتظار میں بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تشریف فرما ہوئے۔ تو ہم بھی سب کے سب اُٹھے (اور ان کے ہمراہ مسجد کی طرف روانہ ہوئے) اسی اثنا میں حضرت ابوموسے عشری نے کہا۔ اے اباعبدالرحمٰن میں نے مسجد میں آج ایک نئی بات دیکھی ہے۔ اور الحمدللہ کوئی بُری بات بھی نہیں ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا۔ تم نے کیا دیکھا۔ ابوموسیٰؓ نے کہا۔ اگر آپ زندہ رہے تو خود ہی دیکھ لیں گے۔ پھر خود ہی کہا میں نے مسجد میں ایک قوم دیکھی ہے۔ جو انتظار نماز میں کئی ایک حلقے بنائے بیٹھی ہے۔ اور ہر حلقہ میں ایک شخص ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک سو کنکریاں۔ پس جو شخص حلقہ کے درمیان بیٹھا ہے۔ وہ باآواز کہتا ہے۔ سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ پس حلقہ والے لوگ سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد پھر وہی شخص کہتا ہے لا الہ الا اللہ سو مرتبہ پڑھو۔ پس وہ لوگ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔ پھر وہی کہتا ہے سو مرتبہ سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھو۔ لہذا وہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے ہیں۔ (یہ تفصیل ذکر سننے کے بعد) عبداللہ بن مسعود نے ابوموسے سے فرمایا یہ ماجرا دیکھ کر پھر آپ نے ان کو کیا کچھ فرمایا ....

.... ابوموسے نے جواباً عرض کیا میں نے تو ان کو کچھ بھی نہیں کہا کیونکہ میں صرف آپ کی رائے اور امر کا منتظر ہوں۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا۔ تو نے ان کو یہی کیوں نہ کہہ دیا۔ کہ بھائی تم اپنی برائیوں کو شمار و حساب کرو۔ تمہاری نیکیوں کا میں ذمہ دار ہوں۔ کہ ضائع نہیں ہوں گی۔ پس جبکہ ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ابن مسعودؓ نے ان حلقوں میں سے ایک حلقہ پر کھڑے ہو کر جوش و غصہ سے فرمایا۔ ارے تم کیا کرتے ہو انہوں نے جواباً عرض کیا۔ اے اباعبدالرحمٰن کنکروں کے شمار سے تکبیر و تہلیل اور تسبیح پڑھتے ہیں۔ ان کا یہ جواب سن کر فرمایا۔ اپنی برائیاں گنو (شمار کرو) تمہاری نیکیوں کے ہم ذمہ دار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ضائع نہیں ہوں گی۔

اے امتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مدعیو! تمہیں ہلاکت و خرابی ہو۔ تمہاری ہلاکت کس درجہ قریب (جلدی) آگئی۔ کہ تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تمہارے درمیان وافر وکثرت تعداد وشمار میں موجود ہیں۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بھی ابھی بوسیدہ وخراب نہیں ہوئے اور آپ کے کھانے پینے وغیرہ کے برتن بھی ابھی نہیں ٹوٹے (صحیح وسالم ہیں) اس وحدہ لاشریک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ مجھے تم پر تو بتا دو۔ کہ تمہارا یہ مذہب (طریق) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مذہب (طریق) سے زیادہ صحیح ودرست ہے یا در کھو تم نے گمراہی وبدعت کا دروازہ کھول دیا ہے:

(حلقہ والے لوگ گھبرائے ہوئے خوفزدہ ہو کر بولے) اے ابا عبدالرحمن ہم نے تو نیکی اور خیر ہی کی غرض سے یہ ذکر کا سلسلہ شروع کیا ہے فرمایا کہ اپنی رائے خیال سے نیکی وخیر کا ارادہ کرنے والے کبھی بھی نیکی اور خیر حاصل نہیں کریں گے۔ تحقیق ہمیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور ہدایت ووصیت یہ ارشاد فرمایا۔ عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی۔ جو قرآن شریف کو انتہائی عقیدت اور نیکی کے ارادہ ونیت سے پڑھے گی۔ مگر قرآن مجید ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ (اعمال ثواب سے محروم ہوں گے) میں نہیں جانتا (ممکن ہے) کہ اکثر یہ لوگ خود تم ہی میں سے ہوں۔ یہ فرماتے ہوئے ناراض وخفا ہو کر ابن مسعود رض چلے گئے۔ عمرو بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے اگلے سال چشم خود ان حلقہ باندھنے والے لوگوں کو دیکھا کہ نہروان کی لڑائی وجنگ میں ان کی اکثریت ہمارے برخلاف خوارج (خارجیوں) کے لشکر میں شامل ہو کر خلیفہ برحق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر (ہمارے) ساتھ برسرپیکار ولڑائی وجنگ کر رہی تھی۔

مذاہب اربعہ یا امام معین کی تقلید کو فرض وواجب قرار دینے والوں کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے:

غور فرمایئے (۱) یہ لوگ صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے شوق وغرض سے مسجد میں منتظر بیٹھے ہیں (۲) ثواب اور کار خیر کی نیت وارادہ سے اللہ تعالےٰ کے پسندیدہ ترین اور اولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلیم فرمودہ اذکار ووظائف پڑھ رہے ہیں۔ (۳) کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ اذکار ممنوع اور ناجائز ہیں۔ مگر ان لوگوں نے جبکہ اذکار مسنونہ وفضیلت مآب کو از خود مجوزہ یا اپنے ساختہ پرداختہ طریق وعمل سے خیر وبرکت اور حصول ثواب کی نیت اور ارادہ سے پڑھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے نامور وذیشان صحابی وفقیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی اس خود ساختہ عملی صورۃ کو یا ان کے اپنے تجویز کردہ طریق کار اور مجلس ذکر کو بدعت وگمراہی قرار دیتے ہوئے ان کو نہایت سختی سے ڈانٹ پلائی اور انتہائی ملامت فرماتے ہوئے خطاب کیا کہ ممکن ہے اس بدترین گروہ کے لوگ تمہارے ہی ان حلقوں یا مجالس میں سے اکثر لوگ ہوں جن کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آگاہ وخبردار کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ (بدعتی خوارجی) قرآن مجید کو بظاہر انتہائی محبت وعقیدہ کے انداز اور خیر وبرکت اور حصول ثواب ہی کے ارادہ ونیت سے پڑھیں گے۔ مگر ان کا طریق عمل یا پڑھنے کا ڈھب اور نقشہ وتصور چونکہ اپنا مجوزہ اور ساختہ وپرداختہ یا ایجاد کردہ ہوگا۔ (جیسا کہ میت کے لئے ختم قرآن اور ختم برطعام اسقاط اور قبروں پر قرآن خوانی وغیرہ) لہذا قرآن مجید کی تلاوت کے ثواب وفوائد سے محروم ہوتے ہوئے اپنی خودساختہ بدعات وگمراہیوں کی بدولت موجب خسارہ وتمادا جہنم ہوں گے۔ (عیاذاً باللہ)

حشر وانجام اذکار مسنونہ کو اپنے مجوزہ طریق وصورت سے پڑھنے والوں کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ کہ اپنی جاری کردہ بدعت کی شامت اعمال کے سبب خوارجی ٹھہرے جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو کوئی بھی سنت یا فرمان وعمل نبوی کو اپنی تجویز وسکیم کے ماتحت ادا کرے گا۔ وہ اس بدعت کی شامت کے سبب اصل سنت ثواب سے محروم صراط مستقیم سے بھٹک کر جہنم رسید ہوگا۔ (عیاذاً باللہ ثم عیاذاً باللہ)

حضرت امام ابو حنیفہ کا پیش فرمودہ مقیاس شریعت عہد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقیاس شریعت یا اصل اسلام کا صحیح معیار ملاحظہ فرمانے کے بعد خیر القرون کے آخری قرن کی نامور شہرہ آفاق شخصیت حضرت امام عالی مقام ابو حنیفہ النعمان با بالفاظ حنفی مذہب کے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی قلم سے بیان فرمودہ مقیاس شریعت ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت امام کے زمانہ میں یہ شہرہ وچرچا عام ہوا۔ کہ حضرت امام احادیث پر اپنی رائے وقیاس کو ترجیح دیتے اور مقدم جانتے ہیں۔ چنانچہ اس عہد کے خلیفہ منصور عباسی کو جب یہ خبر واطلاع پہنچی تو اس نے دریافت حال یا اصلیت واقعہ معلوم کرنے کی غرض سے حضرت امام کو خط لکھا۔ چنانچہ علامہ شعرانی ایسے انتہائی عقیدت مند امام نے "فصول فی بعض الاجوبۃ عن الامام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ" کے عنوان کے تحت یوں نقل کیا ہے۔ ولما کان کتبہ الخلیفۃ ابو منصور الی ابی حنیفۃ بلغنی انک تقدم القیاس علی الحدیث فقال لیس الامر کما بلغک یا امیر المومنین انما اعمل اولا بکتاب اللہ ثم بسنۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم باقضیۃ ابی بکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم ثم بافضیلۃ بقیۃ الصحابۃ ثم اقیس بعد ذالک اذا اختلفو ولیس بین اللہ و بین خلقہ قرابۃ (میزان جلد اول صـ۵۳ مصری)

حضرت امام صاحب کے تقویٰ و کمالات میں سے ایک یہ بھی ہے ۔ کہ منصور عباسی نے آپ کو خط لکھا کہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے ۔ کہ آپ حدیث پر اپنی رائے قیاس کو ترجیح دیتے ہیں ۔ اس کے جواب میں حضرت امام نے لکھا ۔ اے امیر المومنین آپ کو جو میرے متعلق اطلاع پہنچی وہ غلط و بے بنیاد ہے ۔ میں تو بفضلہ اول کتاب اللہ پھر سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہوں ۔ پس جبکہ یہ میسر نہ ہوں ۔ تو پھر دوسرے اجلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے قول عمل پر فتوے دیتا ہوں اور عمل کرتا ہوں ۔ ہاں جس مسئلہ میں صحابہ باہم مختلف ہوں ۔ تو پھر راجح و صحیح قول معلوم کرنے کی غرض سے رائے قیاس سے کام لیتا ہوں ۔

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کردہ مقیاس شریعت | حضرت امام کا بیان فرمودہ واضح و کھلم کھلا مقیاس شریعت ملاحظہ فرمانے کے بعد اب حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر فرمودہ اور پیش کردہ مقیاس شریعت بھی دیکھئے اور سنئے چلئے آپ فتوح الغیب میں رطب اللسان ہیں ۔ واجعل الکتاب والسنۃ امامک وانظر فیہما بتامل وتدبر واعمل بہما ولا تغتر بالقال والقیل والھوس و ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتھوا ولا تخالفوہ فتترکوا العمل بما جاء بہ و تخترعوا لانفسکم عملا وعبادۃ کما قال فی حق قوم ضلوا عن سواء السبیل ورھبانیۃ ن ابتدعوھا ماکتبناھا علیہم فتوح الغیب ص $\frac{489}{491}$ برحاشیہ غنیہ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور) قرآن و حدیث کو اپنا امام و پیشوا بنا اور ان دونوں میں خوب غور و تدبر سے دیکھ اور عمل کر ان کے علاوہ کسی دوسرے کی قیل وقال اور رائے قیاس پر فریفتہ نہ ہو ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں حکم دیا فرماتے ہیں کہ رسول جو تمہیں دیویں مضبو ایکڑو ۔ اور اس پر عمل کرو ۔ جس سے روکیں اور منع کریں اس کے قریب تک نہ جاؤ ۔ پھر رسول کے حکم کی ہرگز ہرگز مخالفت نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ اس سے روگرداں ہو کہ تم اپنے لئے از خود عمل وعبادۃ کے طریق اختراع و ایجاد کر کے اس گمراہ قوم کی طرح صراط المستقیم سے الگ ہو جاؤ ۔ جنہے رہبانیۃ و گوشہ گیری اپنے اوپر فرض کر لی ۔ حالانکہ ہم نے ان کو ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا ۔ (۲) مزید فرماتے ہیں ۔ وقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد ھذا یعم الرزق والاعمال والاقوال لیس لنا نبی غیرہ فنتبعہ و لا کتاب غیر الذی ان نعمل بہ فلا تخرج عنہما فتھلک فیضلک ھواک والشیطان قال اللہ تعالےٰ ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ والسلامۃ مع الکتاب والسنۃ والھلاک مع غیرہما بہما یرتقی العبد الی حالۃ الولایۃ ص $\frac{497}{498}$ مقالہ چھتیسواں ۳۶ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہمارا حکم نہیں ہر وہ عمل (اور اس کا کرنے والا مردود ہے یہ حکم عام ہے اور تمام اعمال وعبادات وغیرہ کو شامل ہے اس لئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں۔ اور قرآن مجید کے سوا ہمارے لئے کوئی دوسری کتاب نہیں۔ کہ جس کی اطاعت وتعمیل ہم پر واجب ہو۔ پس اے مسلمان تو ان دونوں کی اطاعت و پیروی سے باہر نہ ہو۔ کیونکہ اگر تُو نے ان دونوں کی اطاعت سے روگردان ہو کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا۔ تو یقیناً تُو گمراہ اور شیطان کا ساتھی ہو جائے گا۔ پس یاد رکھ کہ سلامتی کتاب وسنت کی اطاعت میں ہے۔ اور ان کی مخالفت سراسر ہلاکت و بربادی کا موجب ہے۔ کتاب وسنت کی اطاعت و پیروی ہی سے انسان مرتبہ ولایت حاصل کر سکتا ہے۔

اصل اہلسنت والجماعت: حضرت سلطان الاولیا اہل سنت والجماعت کا اصل مقیاس وصحیح معیار و کسوٹی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اور کیا خوب فرماتے ہیں۔ فعلی المومن اتباع السنۃ والجماعۃ۔ فالسنۃ ماسنہ رسول اللہ والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خلافۃ الائمۃ الاربعۃ الخلفاء الراشدین المہدیین رضی اللہ علیہم اجمعین (غنیہ ص۱۸۰) مومن پر اہلسنت والجماعت کے طریق ومذہب) کی پیروی از بس ضروری ہے۔ پس سنت تو وہ عمل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان وعمل سے ثابت ہے اور جماعت سے مراد ومقصد وہ اعمال ومعتقدات ہیں جن پر عہد خلافت راشدہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے متفق ہو کر عمل ودرآمد فرمایا۔

خلاصہ ومطلب یہ کہ اہل سنت والجماعت سے مراد وہ اعمال وعقائد ہیں۔ جو خلافت راشدہ کے زمانہ مبارک میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا معمول اور طرز عمل ہے۔ ان اعمال وعقائد سے روگردانی کفر ہے اور ان کے علاوہ زیادتی واضافہ بدعت

اہلسنت والجماعت کا مشہور نام: اتا اھل السنۃ طائفۃ واحدۃ (ص۱۹۲) اہل سنت والجماعت صرف ایک اور ایک ہی گروہ یا فرقہ ہے۔ اور اس کا نام بھی صرف ایک ہی ہے۔ وما اسمھم الا اصحاب الحدیث واھل السنۃ علی ما بینا (غنیہ ص۱۹۳) یعنے اہل حدیث اور اہل سنت چنانچہ ہم مفصل بیان کر چکے ہیں

بدعت وبدعتی پر لعنت: اہل سنت والجماعت کی تعریف وپہچان یا معیار ومقیاس معلوم کرنے کے بعد حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ سے بدعت واہل بدعت پر لعنت کی پھٹکار بھی ملاحظہ فرماتے چلیئے۔ نعال صلے اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا اداوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل (غنیہ مترجم مطبوعہ اسلامیہ لاہور ص۱۸۱) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل سنت والجماعت یا خیر القرون کے معمول سے زائد یا ان کے برخلاف کوئی نیا عمل وطریق جاری کیا یا ایسے عمل کے موجد کو جگہ دی یا عزت وتکریم سے دیکھا اس مردود پر اللہ تعالے جمیع ملائکہ اور تمام اہل ایمان کی لعنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ ایسے مردود کا کوئی بھی عمل فرض ہو یا نفل قطعاً دہرگز قبول نہیں فرماتے۔

سگ دربارِ غوثیہ اور قادری کہلانے والو اللہ تعالیٰ اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کردہ مقیاس و معیار حضرت شیخ عبدالقادر قدس اللہ سرہ کی تصدیق و تائید بلکہ پوری تشریح و وضاحت سے آپ کے سامنے ہے اگر واقعی آپ حنفی اور حضرت پیر صاحب کے صدق دل سے عقیدت مند و مرید ہیں۔ تو پھر ایمانداری سے بریلویت کے تمام امتیازی و مخصوص عقاید و اعمال کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے دستور و عمل سے ثابت کرو۔ آزماؤ اور پرکھو۔ اگر صحیح ہوں تو بلاشبہ جاری رکھو۔ ورنہ بدعت یقین کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ یا کم از کم حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت پیران پیر رحمہ اللہ کے قول و عمل سے ہی ثابت کرو۔ یعنے یہ ثابت کرو کہ حضرت امام اور پیر صاحب فلاں فلاں بزرگ اور مشائخ کا عرس کیا کرتے یا فلاں فلاں عرس پر تشریف لے جایا کرتے۔ اور میلاد و گیارہویں کا ختم اس طریق سے ادا کرتے تھے یا رسول اللہ کا نعرہ مجالس میں لگواتے اور خود لگایا کرتے تھے۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ مروجہ درود اس تعداد و شمار سے پڑھتے یا پڑھنے کی ترغیب دیتے۔ اور شیئاً للہ کے وظیفہ کی تعداد اس قدر فرمایا کرتے تھے۔ اور اپنے فلاں فلاں بزرگ کی نیاز و فاتحہ دیا کرتے تھے۔ وغیرہ اگر آپ کے اچھروی صاحب یا کوئی دوسرا حلوہ خور ملاں دینی کتب فقہ حنفیہ سے ثابت کردکھائے تو کرو۔ ورنہ بدعت یقین کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو یقیناً بدعتی ہو کر مرو گے۔ جہنم ٹھکانہ ہو گا عیاذاً باللہ ثم عیاذاً باللہ

مرید کی تعریف و پہچان اگر آپ واقعی حضرت پیر صاحب کے عقیدت مند ہیں۔ تو آؤ پیر صاحب سے مرید کی مثال و علامت سنئے۔ اور صدق دل سے مرید ہو جایئے فاما المرید من کانت فیہ ھذہ الجملۃ واتصف بھذہ الصفۃ فھو ابدا مقبل علی اللہ عز وجل وطاعتہ مول عن غیرہ و اجابتہ یسمع من ربہ عزوجل فیعمل بما فی الکتب والسنۃ ویصم عما سوی ذالک (غنیہ ص ۸۲۵)

پس مرید وہ ہے جس میں یہ صفات ہوں۔ یعنے ہمیشہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور اس کا فرمانبردار ہو۔ اور اس کے غیر سے روگرداں اور منہ پھیرنے والا ہو۔ اپنے مولا ہی کی سنتا اور قبول کرتا ہو۔ قرآن حدیث اس کی زندگی کا دستور ہو۔ اور اس کے علاوہ وہ تمام جہاں سے بہرہ ہو۔

مرید کو دائمی وصیت حضرت پیر صاحب مریدوں کو ہمیشہ دوامی وصیت و ہدایت یوں فرمایا کرتے تھے۔

اتبعوا ولا تبتدعوا واطیعوا ولا تخالفوا واصبروا ولا تجزعوا واثبتوا ولا تتفرقوا وانتظروا ولا تیئسوا واجتمعوا علی الذکر ولا تتفرقوا وتطھروا عن الذنوب ولا تلطخوا وعن باب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولا کم لاتبوجوا (طبقات شعرانی ترجمہ شیخ جیلانی صنا‌لدا) کتاب وسنت کی پیروی کرو بدعات سے دور و نفور رہو۔ صبر کو لازم پکڑو۔ بے صبری و جزع فزع مت کرو۔ دین پر ثابت قدم رہو۔ بے دینی سے احتراز کرو۔ خدا تعالٰے سے فضل کی امید رکھو۔ رحمت سے بے امید مت ہونا۔ ذکر الٰہی جاری رکھو۔ اور متفق رہو اور متفرق نہ ہونا۔ اپنے کو گناہ سے پاک رکھو۔ اور گناہ کی آلائش سے اپنے کو پلید نہ کرو۔ ہمیشہ ہمیشہ اپنے مولا کریم کے دروازے کے بھکاری بنے رہو۔ (طالب تفصیل کو ہمارا پیغام جیلانی ملاحظہ فرمانا چاہیے۔)

قائد ملت بریلویہ کا پیش کردہ مقیاس شریعت حضرت خانصاحب لکھتے ہیں "جو بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین (احکام نفقہ کے خلاف نکلی ہو۔ وہی نئی بات وبدعت ہے۔ اس سے (ہمیشہ) بچنا چاہیے۔" اور سنئے لکھتے ہیں۔ حکم حدیث و نفقہ کے خلاف پر اڑا رہنا مسلمانوں کو ہرگز جائز نہیں۔ (احکام شریعت صہ‍۱۴۲ مطبوعہ مراد آباد) ؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

عمل وعقیدہ خواہ کچھ ہو مگر خانصاحب نے مقیاس شریعت تو پوری دیانتداری سے اعلان کر دیا ہے غرضیکہ شریعت کا اصل مقیاس یا اسلام کا واحد معیار و کسوٹی تعامل صحابہ اور صرف تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم، پس جو عمل وعقیدہ بالاتفاق صحابہ سے ثابت ہے وہ اصل اسلام اور شریعت ہے۔ اور جو عمل وعقیدہ عہد صحابہ میں معمول و مقبول نہیں وہی بدعت ہے۔ جو موجب گمراہی وجہنم ہے۔

معاملہ صاف ہے بریلویت کے امتیازی مسائل کا ثبوت اگر تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم سے مل جائے تو فبہا ورنہ پختہ قبریں عرس مروجہ درود و نعرے مجلس میلاد گیارہویں اور ختم وغیرہ کے تمام طریقے ناجائز و بدعت ماننے پڑیں گے۔

فصل ثانی

تحریف و تلبیس و مغالطہ و فریب دہی کے بیان میں

مقیاس شریعت آپ ملاحظہ فرما چکے اس کی ابتدا اور خاتمہ کے الفاظ مجدد اعظم بریلویہ کی قلم سے اس لئے نکل گئے ہیں کہ یہ حقیقت بخوبی اور نہایت آسانی سے سمجھ میں آجائے۔ کہ اصل اسلام یا دین خالص صرف وہی اور وہی ہے۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے۔ کہ قرآن مجید کی آیات بینات اور احادیث کا معنی و ترجمہ اور مفہوم و منشا صرف وہی صحیح معتبر و قابل قبول ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے سمجھا۔ بیان فرمایا۔ اس پر عمل کیا اور اپنایا۔ اور جو معنے اور عمل عہد صحابہ میں مقبول و معمول نہیں وہ بدعت گمراہی اور اصل اسلام کے الٹ و خلاف ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صریح فرمان کل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ بحوالہ غنیہ ذکر ہو چکا ہے اور شیخ جیلانی کے فرمان یحمد الرزق والاعمال والاقوال سے تشریح گذر چکی۔ لہٰذا اس مسلمہ مقیاس شریعت کو سامنے رکھتے ہوئے اچھروی صاحب کے پیش کردہ مسائل و اعمال اور ان کے دلائل و جواز کی اصلیت ملاحظہ فرمایئے۔ اور اچھروی صاحب کی فنکاری و مغالطہ بازی اور احادیث کے نام سے فریب دہی کا مختصر نمونہ دیکھئے۔

فریب و مغالطہ عرس اور میلے اچھروی صاحب تذکیر الاخوان ص۸ کی عبارت عرس میں جانا حلوا پکانا اور چراغ جلانا کی تردید اور مروجہ عرسوں اور قبروں پہ چراغ جلانا وغیرہ کا ثبوت و دلائل بیان اور یہودیت کا ریکارڈ مات کرتے ہوئے پورے دعوے سے لکھتے ہیں " نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی مقررہ راتیں قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر یکے بعد دیگرے تین دفعہ دست پاک اٹھا کر اہل قبور کے واسطے دعا فرمائی۔ (اگلی عبارت قائدین بریلویہ کی مخالفت کی ذیل میں ذکر ہو چکی ہے۔ اس لئے چھوڑ دی گئی) چنانچہ ایسے ہی آج کل موجودہ عرس مقررہ راتوں میں کئے جاتے ہیں۔ اور وہاں جا کر اہل قبور کے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حتی جاء البقیع فقام فطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مراۃ (صحیح مسلم جلد اول ص۳۱۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ آپ میرے گھر سے نکلے اور جنت البقیع کی طرف تشریف لائے۔ تو آپ نے وہاں قیام فرمایا۔ اور عرصہ تک وہاں ٹھہرے رہے پھر آپؐ نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے "

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرصہ تک جنت البقیع میں قیام فرمایا۔ اسی سنت کو ادا کرنے کے لئے وہاں ٹھہرا جاتا ہے اور آپ بھی چونکہ مقررہ رات تشریف لائے ہیں لہٰذا ہم بھی بزرگ کی برکت والی مقررہ رات میں حاضری دیتے ہیں۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ تین دفعہ دعا فرمائی ہے۔ اس سنت کو ادا کرنے کے لئے ہم بھی وہاں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔ (مقیاس حنفیت طبع اول ص۱۶ طبع ثالث ص۱۸)

خط کشیدہ عبارت اچھروی صاحب کے زیر خط الفاظ مجسم اعلان ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم معین و مقررہ رات جنت البقیع تشریف لے گئے (۲) اسی سنت و فرمان نبوی کی اقتداء میں عرس کئے جاتے ہیں۔

نقد انعام یا لعنت و پھٹکار اگر اچھروی صاحب مذکورہ حدیث سے رات کی تعیین تقرر کا ثبوت دکھا دیں۔ اور یہ ثابت کر دکھائیں۔ کہ حضور اکرمؐ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ ورنہ عامۃ المسلمین بالخصوص بریلوی دوستوں کا فرض ہے۔ کہ ایسے مفتری علی الرسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ان گنت و لاتعداد مرتبہ لعنت و پھٹکار کی صلوٰۃ پڑھیں اور تا حین حیات پڑھتے رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید انعام یا لعنت | اگر اچھروی صاحب یہ ثابت کر دکھائیں کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں جنت البقیع یا دیگر مقامات پر جہاں صحابہ مدفون ہیں۔ مروجہ عرسوں کی طرح مقررہ تاریخوں میں اجتماع ہوا کرتے تھے۔ یا کم از کم حضرت امام ابوحنیفہ اپنے مشائخ کی قبروں پر مقررہ عرس کیا کرتے تھے۔ تو ان کو منہ مانگا انعام ورنہ انہیں خود ہی اپنے اوپر لعنت کی صلوٰۃ پڑھنی یا اس بہتان سے توبہ کرکے مسلمان ہو جانا چاہیئے!

اچھروی پول ملاحظہ فرمائیے | جس حدیث سے اچھروی صاحب نے مغالطہ دینے یا گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے وہ بلفظہ ملاحظہ فرمائیے۔ تاکہ اچھروی پول کی حقیقت روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو جائے۔

عن محمد بن قيس قال قالت عائشة الا احدثكم عني وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي التي كان النبي صلى الله عليه وسلم فيها عندي انقلب فوضع رداءه وخلع نعليه فوضعهما عند رجليه وبسط طرف ازاره على فراشه فاضطجع فلم يلبث الا ريثما ظن ان قد رقدت فاخذ رداءه رويدا وانتعل رويدا وفتح الباب رويدا فخرج ثم اجافه رويدا فجعلت درعي في راسي واختمرت وتقنعت ازاري ثم انطلقت على اثره حتى جاء البقيع فقام فاطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فاحضرت فسبقته فدخلت فليس الا ان اضطجعت فدخل فقال ما لك يا عائش حشيا رابية قالت قلت لا شئ قال لتخبريني او ليخبرني اللطيف الخبير قالت قلت يا رسول الله بابي انت وامي فاخبرته قال فانت السواد الذي رايت امامي قلت نعم فلهدني في صدري لهدة اوجعتني ثم قال اظننت ان يحيف الله عليك ورسوله قالت مهما يكتم الناس يعلمه الله نعم قال فان جبريل عليه السلام اتاني حين رايت فناداني فاخفاه منك فاجبته فاخفيته منك ولم يكن يدخل عليك وقد وضعت ثيابك وظننت ان قد رقدت فكرهت ان اوقظك وخشيت ان تستوحشي فقال ان ربك يامرك ان تاتي اهل البقيع فتستغفر لهم الحديث

(صحیح مسلم جلد اول ص ۳۱۳/۳۱۴)

محمد بن قیس جو کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نامور شاگردوں میں سے ہیں کہتے ہیں ایک دفعہ اماں جان نے فرمایا کہ آج تمہیں میں آپ بیتی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک عجیب واقعہ نہ سناؤں۔ ہم سب شاگردوں نے عرض کیا اماں جان ضرور فرمائیے پس صدیقہؓ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میری باری کے ایام میں حضور میرے گھر تھے پس جبکہ آپ رات کو سونے کی غرض سے تشریف فرما ہوئے۔ تو آپ نے اپنے اوپر کی چادر اتاری اور جوتی مبارک بھی پاؤں سے نکالی اور دونوں کو اپنے پاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف رکھ دیا۔ اور تہبند کا ایک کنارہ بستر شریف پر بچھا کر لیٹ گئے ابھی معمولی دفعہ (وقت) گذرا تھا۔ کہ اچانک آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور نہایت احتیاط و آہستگی سے آپ نے اپنی چادر اٹھائی اور پھر پوری احتیاط اور آہستگی سے جوتی بھی پہنی پھر خوب احتیاط اور کمال آہستگی سے دروازہ کھولا۔ اور باہر نکل کر کمال آہستگی سے بند کیا اور چلدئے یہ پورا واقعہ دیکھتی ہوئی میں بھی اٹھی کپڑے پہنے اور چادر اوڑھ کر اپنے کو چھپانے کی غرض سے گھونگٹ نکالا اور چپکے چپکے خفیہ طور پر آپ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئی۔ حتیٰ کہ آپؐ جنت البقیع میں پہنچ گئے۔ اور کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد آپؐ نے اپنے دونوں مقدس ہاتھ اٹھا کر قبرستان والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی۔ اور پھر گھر کی طرف واپس لوٹے۔ میں بھی آپؐ کے آگے آگے خفیہ طور پر گھر کی طرف روانہ ہوئی۔ آپؐ جلدی جلدی تیز رفتاری سے چلے میں بھی تیز تیز چلی۔ حتیٰ کہ آپؐ دوڑ کی دوڑنے لگے۔ پس میں بھی دوڑی اور بھاگی حتیٰ کہ میں آپ سے پہلے بستر پر لیٹ گئی لہذا جب آپ داخل ہوئے اور مجھے ہانپتی ہوئی پایا۔ تو فرمایا اے عائشہؓ تو ہانپ رہی (تیرا سانس پھولا ہوا) ہے۔ کیا بات ہوئی میں نے جواباً عرض کیا حضور کوئی بات نہیں۔ یونہی سانس پھول رہا ہے اس پر آپؐ نے ڈانٹ کر فرمایا۔ بہتر یہی ہے کہ تو خود ہی اصل حقیقت بیان کر دے۔ ورنہ لطیف الخبیر (اللہ تعالےٰ) مجھے پوری تفصیل بتا دے گا۔ اس تنبیہ سے متاثر ہو کر میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں خود ہی اصلیت واقعہ عرض کیے دیتی ہوں۔ پس پوری تفصیل و کیفیت میں نے عرض کر دی۔ میری زبانی پورا واقعہ سننے کے بعد آپؐ نے فرمایا "فانت السواد الذی رایت امامی" پس کیا تو ہی وہ کالا کالا نشان تھی۔ جسے میں اپنے آگے آگے چلتا ہوا دیکھتا آیا ہوں"۔ "قلت نعم" حضورؐ وہ میں ہی تھی۔ "فلھدنی فی صدری لھدۃ اوجعتنی" پس حضورؐ نے حقیقت حال سننے کے بعد بطور محبت و ہنسی میرے سینے میں اپنے مبارک ہاتھ سے ضرب لگائی (دھوکا دیا) اور فرمایا کیا صدیقہ تجھے یہ وہم و خیال ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول تجھ پر ظلم و زیادتی کریں گے۔ (تیری باری کی رات کسی دوسری بیوی کے پاس چلا جاؤں گا) میں نے جواباً عرض کیا۔ حضورؐ بعض دفعہ لوگ کوئی بات چھپانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ اسے خوب جانتا ہے اور آشکار بھی کر دیتا ہے۔ (آپؐ نے مجھ سے چھپانے کی کوشش کی۔ اور میں نے آپ سے مگر اللہ تعالےٰ نے پورا راز کھول کر ظاہر کر دیا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اصلیت واقعہ یہ ہے۔ کہ جب تم نے مجھے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت جبریل علیہ السلام آئے۔ اور انہوں نے مجھے آواز دی۔ "فاخفاہ منک" تم تو کپڑے اتار (نکال کر) سو رہی تھی۔ اس لئے وہ اندر داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ اور نہ ہی انہوں نے تم پر اس حال اپنا ظاہر کرنا مناسب سمجھا۔ چونکہ جبریل اپنا آنا اور آواز وغیرہ چھپا رہے تھے۔ "فاخفیتہ منک" پس میں نے بھی تجھ سے یہ واقعہ چھپانے کی کوشش کی۔ بلکہ "وظننت ان قد رقدت" میں نے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو سمجھا اور خیال کیا کہ تو گہری نیند سو رہی ہے " فکرھت ان اوقظک " پس میں نے تجھے بیدار کرنا اور جگانا مکروہ و نامناسب و برا سمجھا " وخشیت ان تستوحشی " مجھے یہ ڈر اور خوف ہوا کہ بیدار کرنے سے تو کہیں وحشت میں نہ پڑ جائے۔ (تجھے میرے بے وقت باہر جانے سے گھبراہٹ و پریشانی نہ ہو) پس جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ تیرے پروردگار نے حکم دیا ہے۔ کہ اس وقت قبرستان بقیع میں تشریف فرما ہو کر فتستغفر لھم قبرستان والوں کے لئے بخشش کی دعا کرو۔ !

قرضی قصہ اور من گھڑت افسانہ کا پول | مصنف مقیاس حنفیت کی بیہودہ یا نہ فنکاری اور انتہائی گمراہ کن مغالطہ بازی کا پول الفاظ حدیث نے کھول کر رکھ دیا۔ اور بہ ظاہر و ثابت کر دیا کہ اچھروی صاحب جس عیاری و مکاری سے عرس اور میلہ کو ثابت کرنے پر مصر ہیں ایسی گمراہ کن تدبیر و حیلہ تو غالباً ابلیس مردود کو بھی شاید ہی کبھی سوجھی ہو کیونکہ الفاظ حدیث تو ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رات جنت البقیع (قبرستان) جانے کا وہم و گمان تک بھی نہیں تھا۔ بلکہ آپ پوری بے فکری اور اطمینان سے بستر پر آرام فرمانے (سونے) کے لئے پورے اطمینان اور کمال بے فکری سے لیٹ چکے ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گذرا تھا۔ کہ غفور الرحیم نے اہل قبرستان کی بخشش کے لئے دعا بخشش کا حکم جبرئیل کے ذریعے بھجوایا۔ اور آپ تعمیل ارشاد میں صدیقہ سے خفیہ اور پوشیدہ روانہ ہوئے جس سے صاف صاف ظاہر و ثابت ہے کہ (۱) نہ ہی تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں جانے کے لئے از خود رات معین و مقرر فرمائی (۲) اور نہ ہی آپ اپنی مرضی و منشا سے وہاں دعائے بخشش کی غرض سے تشریف فرما ہوئے۔

پس جبکہ اصلیت واقعہ یہ ہے۔ تو پھر اچھروی صاحب کی فنکاری مغالطہ بازی افتراء پردازی اور شیطانی ترجمانی روز روشن سے بھی زیادہ واضح اور نمایاں طور پر ثابت ہو گئی۔

بریلوی دوست | اگر ایسی واضح اور نمایاں مکاری و مغالطہ بازی دیکھنے اور معلوم کرنے کے بعد بھی اچھروی صاحب کو اپنا واعظ و معتقد ہی تسلیم کریں۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسے ہی حلوہ خور اور شہرت پسند اور طالب دنیا اور ان کے پیروکاروں کا ذکر یوں فرمایا ہے۔ کہ ان کے مقتدی و عقیدت مند و مرید دوزخ میں چیختے چلاتے ہوئے فریاد کرتے اور دوہائی دیتے ہوں گے انا اطعنا سادتنا و کبراءنا فاضلونا السبیل الایۃ اے مولا کریم ہم تو ان علماء و مشائخ اور اکابرین قوم کی پیروی و اطاعت کی وجہ سے گمراہ ہو کر موجب جہنم ہوئے ہیں۔

علم غیب کلی اور ہر جگہ حاضر و ناظر | اچھروی صاحب نے مذکورہ احادیث عرسوں وغیرہ کے ثبوت و جواز میں پیش کی مگر ان کی یہ دلیل اور ثبوت ان کا وبال جان بلکہ بریلوی توہمات کے لئے ویسے بنیاد کن ثابت ہوا۔ جیسا کہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرا کا ئیں کی منزلت نے تنخانہ قوم نمرود کو ویران و برباد کر کے رکھ دیا۔ یعنے الفاظ حدیث پکار پکار کرا علان کر رہے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی تھا۔ اور آپ ہر جگہ حاضر و ناظر تھے۔ تو پھر آپ کو صدیقہ کی بیداری رجا گنے، بلکہ پورا واقعہ من وعن دیکھنے اور خفیہ و پوشیدہ پیچھے پیچھے جانے اور پھر واپس آنے کا علم وحال کیوں معلوم نہ ہوا۔ اور آپ نے صدیقہ کے روبرو کیوں ان الفاظ میں اقرار و اعتراف کیا۔

(۱) فاخفیۃ منک (۲) وظننت قد رقدت (۳) نکرھت ان اوقظک (۴) وخشیت ان تستوحشی

(۵) فانت السواد الذی رایت امامی - بلکہ انتہائی بے خبری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا (۶) مالک یا عائش

حشیا رابیۃ (۷) اظننت یحیف اللہ ورسولہ علیک (۸) لتخبرینی اولیخبرنی اللطیف

الخبیر - یعنے (۱) میں نے بھی تجھ سے یہ واقعہ چھپایا۔ (۲) میں تو یہی خیال کئے اور سمجھے ہوئے تھا کہ تو گہری نیند سو رہی ہے۔ (۳) بس میں نے تجھے بیدار کرنا مکروہ سمجھا۔ (۴) مجھے تیری وحشت میں پڑنے کا ڈر ہوا۔ (۵) میرے آگے آگے جو کالا کالا نشان تھا کیا وہ تو ہی تھی (۶) اے عائشہ! تجھے کیا ہوا کہ تو ہانپ رہی ہے (۷) کیا تجھے اپنے اوپر ظلم و زیادتی کا خیال تھا (۸) صحیح صحیح واقعہ اور حالات تو خود ہی بیان کر دے۔ ورنہ یاد رکھ کہ لطیف الخبیر تو مجھے اصلیت واقعہ من وعن بتا ہی دے گا۔

تصویر کا دوسرا پہلو | مذکورہ واقعہ سے قطع نظر الفاظ حدیث یا پورا واقعہ اس امر کی مجسم دلیل اور زندہ ثبوت ہے۔ کہ صحابہؓ اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کو مروجہ بریلوی توہمات کا وہم و گمان تو کیا خواب و خیال بھی نہ تھا۔ کہ آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور آپ کو علم غیب کلی ہے یعنے اگر صدیقہ کا یہ عقیدہ اور یقین ہوتا۔ کہ آپ میری تمام حرکات و سکنات کو دیکھتے اور جان رہے ہیں۔ تو پھر ان کو اپنا آپ چھپانے پیچھے جانے اور خفیہ و پوشیدہ آگے آگے آنے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ اور نہ ہی وہ آپ کے فرمان مالک یا عائش حشیاً رابیۃ کے جواب میں لا شیئ کہہ کر انکار کرتی۔ بہر حال بریلویہ کے علم غیب کلی اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے عقیدہ و نظریہ کے غلط و باطل ثابت کرنے یا اچھروی کے عرس وغیرہ کی تردید کے لئے صرف یہی حدیث کافی وبس ہے۔ غالباً اچھروی صاحب کی ہی دلیل و ثبوت پر کہا گیا ہے۔ ؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

بے سند حدیث سے انتہائی فریب و مغالطہ | اچھروی صاحب چونکہ فطرتاً مغالطہ باز واقع ہوئے ہیں۔ بنا بریں ہمیشہ ان کو نئے نئے فریب و مغالطے سوجھتے ہیں چونکہ اچھروی صاحب جانتے تھے کہ صحیح مسلم کی مذکورہ حدیث سے عرس و میلہ کا استدلال و ثبوت محض فرضی افسانہ اور بے بنیاد امر ہے لہذا تیسرے ایڈیشن میں مذکورہ افسانہ کو پیر جی اور عامۃ المسلمین کو گمراہی پر مطمئن کرنے کی غرض سے ایک ایسی روایت پیش کی ہے کہ جس کی سند ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ۔ اور جو بالکل ادھوری سی سند ذکر کی ہے ۔ اس کے راویوں کو محدثین غیر معتبر اور منکر الحدیث فرماتے ہیں ۔ مگر اچھروی صاحب چونکہ عامۃ المسلمین کو مغالطہ دے کر گمراہی پر مطمئن کرنا چاہتے ہیں ۔ لہذا وہ ادھوری و غیر معتبر سند بھی کھا گئے ہیں ۔ تاکہ پول نہ کھل جائے ۔ چنانچہ صرف متن کے الفاظ ہی نقل کر دیئے ہیں ۔

بلفظہ

البدایہ والنہایہ جلد ۴ ص۲۳۸ میں روایت ہے ۔ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یزورھم کل حول فاذا بلغ نقرۃ الشعب یقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ثم کان ابوبکر یفعل ذالک کل حول ثم عمر ثم عثمان وکانت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تاتیھم فبکی عندھم وتدعوالھم نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر سال شہداء کی قبور پر زیارت کے واسطے تشریف لاتے ۔ جب قبرستان کے چھوٹے ٹکڑے کے کنارے پہنچتے ۔ تو فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہر سال یہی کرتے رہے اور فاطمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی ان کی قبور پر تشریف لائیں ۔ تو ان کے پاس روئیں اور ان کے واسطے دعا فرمائی ۔ اس حدیث شریف سے ہر سال اہل اللہ کا عرس منانا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہو گیا اور صحابہ ثلاثہ کی سنت اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابت ہو گیا ۔ اب تم سالانہ عرس کو بدعت کہو تو خدا تمہیں ہدایت کرے ۔ (طبع ثالث ص۱۸)

بفرض محال اگر تسلیم کر بھی لیا جائے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم اپنے اپنے عہد میں سال بسال جایا کرتے تھے ۔ تو الفاظ حدیث سے قطعاً و ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مقررہ و معین تاریخ پر سال بعد تشریف لے جاتے رہے ۔ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو اطلاع دے کر جایا کرتے تھے ۔ بلکہ الفاظ سے ظاہر و ثابت ہے ۔ کہ تن تنہا اکیلے اور دوسرے صحابہ سے پوشیدہ و خفیہ بلا تعین تاریخ بغرض دعا تشریف لے جایا کرتے تھے جس سے عرس و میلہ ثابت کرنا انتہائی بے وقوفی ہے ۔ کیونکہ عرس و میلہ تو مقررہ و مشہورہ تاریخ پر اجتماع یا مجمع عام کا نام ہے اور اس اجتماع عام میں صرف عقیدت مند ہی نہیں بلکہ عام تماشائی شامل ہوتے ہیں ۔ اور مذکورہ الفاظ سے تن تنہا ہونا ظاہر ہے ۔ گویا اچھروی صاحب کا استدلال اس مصرعہ کا مصداق ہے ؎ ایں خیال است و محال است و جنوں

منہ مانگا انعام یا ان گنت لعنت اگر اچھروی صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ ثابت کر دکھائیں ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم اعلان عام کر کے معین و مقررہ تاریخ پر سال بعد مروجہ عرس و میلہ کی طرح اجتماع فرمایا اور ختم وغیرہ کیا کرتے تھے ۔ اور ان کی اقتداء میں زمانہ خیر القرون کے مسلمان

(حاشیہ: مروجہ عرس کی طرح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عرس و اجتماع پورے اہتمام سے سالانہ کرتے رہے۔ حتیٰ کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اپنے مشائخ کبار حضرات تابعین اور پھر اپنے تلامذہ کرام رحمہم اللہ کے ہمراہ مذکورہ سنت یا عرس و میلہ پر جایا کرتے تھے، تو ان کو منہ مانگا انعام ورنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر عرس و میلہ کا غلط افتراءً اور سراسر جھوٹ بہتان عاید کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی توجہ سے ان گنت لعنت و پھٹکار کے مستحق و سزاوار تو ہو ہی چکے ہیں

پول مذکورہ سے قطع نظر اب اچھروی پول و فریب کی اصل حقیقت ملاحظہ فرمایئے۔ اچھروی صاحب نے جو الفاظ حدیث کے نام سے نقل کیے ہیں۔ ان کی سند البدایہ والنہایہ میں صرف یہی اور یہی لکھی ہے

روی البیھقی من حدیث موسیٰ بن یعقوب عن عباد بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم الحدیث

امام بیہقی کی پیدائش مقدمہ مشکوٰۃ میں ۳۸۴ھ اور وفات ۴۵۸ھ لکھی ہے جس سے ظاہر ہے کہ پانچویں صدی ہجری تک بکثرت تعداد کے راویوں سے یہ حدیث ہونی چاہیئے۔ مگر یہاں صرف موسےٰ بن یعقوب۔ عباد بن ابی صالح۔ عن ابیہ عن ابی ہریرہ تین راوی ہی مذکور ہیں۔ اور لطف یہ کہ تینوں راوی بھی غیر معتبر اور انتہائی مشکوک ہیں چنانچہ مسلمہ و مستند کتب اسماء الرجال میں ان راویوں کے متعلق جو کچھ مذکور ہے۔ وہ بلفظہٖ یہ ہے (۱) موسیٰ بن یعقوب زمعی کا ترجمہ تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صـ ۳۷۹ میں یوں لکھا ہے۔ قال ابن المدینی ضعیف الحدیث ومنکر الحدیث وقال النسائی لیس بالقوی

۱۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں۔ کہ موسیٰ بن یعقوب راوی نہایت ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔ یعنے ذمہ دار محدثین رحمہم اللہ نے اس سے حدیث روایت کرنے سے منع کیا ہے۔

۲۔ امام نسائیؒ نے فرمایا۔ کہ یہ معتبر و قوی نہیں۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ صـ ۲ میں بھی یہی لکھا ہے۔

دوسرا راوی عباد بن صالح ہے۔ اس کی بابت تہذیب التہذیب جلد ۵ صـ ۹۶ اور میزان الاعتدال ج ۲ صـ ۹ میں لکھا ہے۔ (۱) قال علی ابن المدینی لیس بشئ وقال ابن حبان لا یجوز بہ الاحتجاج بہ اذا فرد وقال البخاری فی تاریخہ الصغیر منکر الحدیث وقال الساجی فتبعہ الازدی ثقۃ الا انہ روا عن ابیہ مالہ یتابع علیہ۔ علی بن مدینی نے فرمایا۔ کہ عباد غیر معتبر لاشے ہے اور امام بخاریؒ نے لکھا ہے کہ عباد منکر الحدیث ہے۔ یعنے اس سے حدیث روایت نہیں کرنی چاہیے۔ اور امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں۔ کہ عباد سے حدیث نقل کرنی جائز نہیں بالخصوص جبکہ یہ اپنے باپ سے روایت کرے۔ اور اچھروی صاحب کی پیش کردہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث عباد صاحب اپنے باپ ہی سے روایت کر رہے ہیں۔ چنانچہ "عن ابیہ" سے ظاہر و ثابت ہے۔

منہ مانگا انعام یا ان گنت لعنت | غرضیکہ اچھروی صاحب کی عرس و میلہ کے ثبوت میں پیش کردہ حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا نہایت مشکوک اور بے ثبوت امر ہے۔ ہاں اگر اچھروی صاحب اپنا مدعا مرفوع صحیح حدیث سے ثابت کر دکھائیں تو ان کو منہ مانگا انعام ورنہ مغالطہ، فریب اور افتراء و بہتان کے سبب سے اللہ تعالٰے فرشتوں انبیاء علیہم السلام اور اہل ایمان کی لعنت کے مستحق و سزاوار تو ہو ہی رہے ہیں!

چلتے چلتے | اگر توفیق الٰہی شامل حال ہوئی تو مسئلہ علم غیب کلی اور ہر جگہ حاضر و ناظر کی مفصل بحث اپنی جگہ مستقل آسکے گی۔ مذکورہ واقعہ کی تائید و تصدیق کے لئے صرف ایک حدیث یا ناطق واقعہ مزید سنتے چلیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ یصلی فوضع یدہ علی الارض فلدغتہ عقرب فناولھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلھا فلما انصرف قال لعن اللہ العقرب ما تدع مصلیا ولا غیرہ او نبیا وغیرہ ثم دعا بملح وماء فجعلہ فی اناء ثم جعل یصبہ علی اصبعہ حیث لدغتہ ویمسحھا ویعوذھا بالمعوذتین (مشکوٰۃ باب الطب والرقی فصل ثالث مطبوعہ نور محمدی ص ۳۹۰) ایسا ہوا کہ ایک رات حضور صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں مصروف و مشغول تھے۔ پس جبکہ آپ نے سجدہ کرنے کی غرض سے ہاتھ مبارک زمین پر رکھے۔ تو ناگہاں آپ کو بچھو (عقرب) نے کاٹ کھایا (ڈنگ مار دیا) پس فوراً آپ نے نعلین (جوتا) مبارک پکڑا اور اس سے بچھو کو مار ڈالا۔ اور فرمایا بچھو پر اللہ تعالٰے کی لعنت ہو۔ نہ ہی تو یہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی غیر نمازی۔ حتیٰ کہ یہ ملعون نبی کا لحاظ و شرم بھی نہیں کرتا پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا۔ اور ان کو ایک برتن میں حل کر کے اپنی انگلی پر بہانا شروع کیا جس کو بچھو نے ڈنگ مارا تھا۔ (نیش زنی کی تھی) اور اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سے دم (جھاڑ) فرما رہے تھے۔

کیا آپ بچھو کو دیکھتے اور جانتے تھے | حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بچھو کو نیش زنی کرنے (کاٹنے) کے بعد جوتی سے قتل کیا۔ اور اس پر لعنت فرمائی۔ اگر آپ کو اس کے وہاں موجود ہونے کا علم تھا۔ اور آپ حاضر و ناظر دیکھ بھی رہے تھے۔ تو پھر کاٹنے سے پیشتر ہی کیوں نہ قتل کیا۔ اور درد و تکلیف کیوں اٹھائی۔ غالباً بریلویہ کے باطل توہمات پر ہی کہا گیا ہے ؎

خدا الٹی سمجھ کسی کو نہ دے ۔ دے موت اور یہ بلا کسی کو نہ دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی زبردست مغالطہ یعنی گیارھویں کا جواز | اگرچہ مصنف مقیاس حنفیت مغالطہ بازی میں اہل کتاب تو کیا شیطان سے بھی بڑھ کر ہے۔ مگر ذیل کا مغالطہ ان کے کمال فن کاری کی نمایاں مثال اور بے نظیر نمونہ ہے۔ گیارھویں وغیرہ کا ثبوت اور مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی کے فتوے "گیارھویں حرام ہے۔ اور یہ عقائد فاسدہ موجب کفر ہیں" کی تردید کرتے ہوئے اچھروی صاحب لکھتے ہیں "دیوبندیوں کے نزدیک کلام پڑھ کر اہل قبور کو بخشنا یا ان کی طرف سے کچھ صدقہ خیرات دینا دن مقرر کرکے تو صدقہ بھی حرام اور قرآن پڑھنا بھی حرام اور قرآن پڑھنے والا کافر" (طبع اول ص۶۵ طبع ثالث ص۲۲)

منہ مانگا انعام | دیوبندی اہل قبور کے واسطے دعا بخشش اور ایصال ثواب کو جائز مانتے اور اس کے منکر کو گمراہ و بدعتی جانتے ہیں۔ مگر اچھروی صاحب ہیں کہ سورج پر تھوکتے ہوتے اور اس کو گھٹا ٹوپ اندھیر کہہ رہے ہیں۔ اگر کسی ادنےٰ سے ادنےٰ دیوبندی کی تحریر سے یہ ثابت کر دکھائیں کہ اہل قبور کے لئے بخشش کی دعا اور ان کی طرف سے صدقہ خیرات منع ہے۔ تو اچھروی صاحب کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کا فتوے | شیخ صاحب متحدہ ہندوستان کے حنفیوں کے مسلمہ امام ہیں چنانچہ خود اچھروی صاحب اور ان کے مقتدا امام خانصاحب بھی اپنی تصنیفات میں شیخ صاحب کو مستند تسلیم کرتے ہوئے ان کو مقیاس حنفیت واحکام شریعت وغیرہ میں دلیل وحجت تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ خانصاحب مولانا عبدالحی لکھنوی کو بھی احکام شریعت حصہ دوم ص۱۹۳ میں پکا پکا حنفی ترجمان مانتے ہیں بنا بریں دیوبندی جس صدقہ وغیرہ کو میت کی طرف سے منع جانتے ہیں۔ وہ مولانا لکھنوی کے فتاوے سے شیخ مرحوم دہلوی کے الفاظ میں پڑھیے۔

"مقرر کردن روز سوم وغیرہ بالتخصیص و اورا ضروری انگاشتن در شریعت ثابت نیست صاحب نصاب الاحتساب آں را مکروہ نوشتہ ہر روز یکہ خواہند ثواب بروح میت برسانند" (فتاوی عبدالحی جلد سوم ص۶۸ مطبوعہ شوکت اسلام) ص۶۹ پر نیاز فاتحہ وختم مروجہ سے متعلق لکھا ہے "ایں طور مخصوص نہ در زمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بود نہ در زمان خلفاء بلکہ وجود در آں قرون ثلثہ کہ شہود لہا بالخیر اند منقول نشدہ" خاص کر تیسرے یا کسی اور دن کا ایصال ثواب میت کے لئے اور اسی کو ضروری سمجھنا شریعت محمدیہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں نصاب الاحتساب (جو فقہ کی معتبر کتاب ہے) والے ان باتوں کو مکروہ لکھا ہے۔ بغیر تعیین و تقرر دن جب چاہیں روح میت کو ثواب پہنچائیں۔"

۲ مروجہ نیاز و فاتحہ اور ختم وایصال ثواب کا معین طریق و رواج نہ ہی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ اور نہ ہی عہد خلافت راشدہ بلکہ پورے خیر القرون یعنی ائمہ اربعہ کے وقت و زمانہ میں بھی اس کا رواج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھا۔ اور قطعاً نہیں تھا۔

شیخ عبد الحق دہلوی کا مذہب و عمل | اصل حنفی مذہب ہے اور دیوبندیوں کا عمل و فتویٰ بالکل وہی ہے جسے شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے بیان و اعلان کیا۔ اور دیوبندیوں کے خلاف جو کچھ اچھروی نے ہرزہ سرائی اور کذب بیانی کی ہے وہ موجب ہزار لعنت ہے۔

دن اور تاریخ مقرر کرنے کی ممانعت | مقیاس شریعت میں اگرچہ پوری تفصیل و تشریح ہو چکی ہے کہ از خود کسی عمل کو اختراع و ایجاد کر کے اسے شرعی لباس دے کر موجب ثواب سمجھنا یا کسی منصوص عمل کو اپنی اختراع کردہ شکل و صورت سے ادا کرنا ہی اصل بدعت و گمراہی ہے۔ تائید و تصدیق کے لئے صریح احادیث پڑھیئے۔ جمعہ کی دن کی فضیلت و بزرگی کتاب و سنت سے ظاہر اور مسلمانوں میں مسلم ہیں۔ لیکن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کی تخصیص و تعین سے روزہ رکھنے کو بھی منع فرمایا ہے۔ سنیئے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: ۔قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الحدیث رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص۱۷۹ صیام تطوع) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی رات کو از خود قیام اللیل (نفل و ذکر کے لئے) مخصوص و معین نہ کرو۔ اور نہ ہی جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے خاص کر معین و مقرر کرو۔

۲۔ دوبارہ سنیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا یصوم قبلہ او یصوم بعدہ" (متفق علیہ) (حوالہ مذکور) جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص و معین نہ کرو۔ اگر کوئی روزہ رکھے بھی تو ایک دن پہلے یا بعد بھی روزہ رکھے۔

جمعرات و جمعہ کو مخصوص و معین نہ کرو | جبکہ نفلی عبادت سے حضورؐ نے منع کر دیا تو پھر از خود کسی تاریخ اور دن کو تیجہ، قل، چالیسواں گیارہویں و عرس کو جائز و ثواب سمجھنا تو کمال بے عقلی اور دین سے کھلی مخالفت ہے۔ اہل بدعت اچھروی صاحب وغیرہ کہتے ہیں۔ کہ شادی وغیرہ کی تاریخیں بھی منع ہونی چاہیں۔ تو اس کا دو ٹوک جواب یہ ہے۔ کہ کون بیوقوف ہے جو ان تاریخوں کو کار ثواب اور اس سے ثواب کی امید رکھتا ہے۔ یہ تو محض دنیوی انتظام ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ پیدائش اور موت کے دن اور وقت بھی معین ہیں۔ تو اور زیادہ بے وقوفی ہے۔ کیونکہ یہ قانون قدرت ہے جس میں انسانی عقل و شعور کو قطعاً دخل نہیں بدعت و گمراہی تو وہ ہے جس کو از خود ایجاد کرے پھر اس سے ثواب اور نجات کی امید و بھروسہ رکھے۔

قریب در قریب اور پیر صاحب کی گیارہویں | دیوبندیوں پر افترا کرنے کے بعد حضرت گنگوہی مرحوم کے فتویٰ کی تردید (۱) کی غرض سے گیارہویں کے ثبوت و جواز میں یہ ہوویانہ ریکارڈ مات کرتے ہوئے وذکرھم بایام اللہ انا ۃ

۱؎ گذرے ہوئے واقعات اور ایام سے نصیحت کرو۔

www.KitaboSunnat.com

کالیبل لگاکر مسلمانوں کو گمراہ اور اپنے کو حدیث مَن قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (مشکوۃ کتاب العلم) کا مصداق ٹھہراتے ہوئے لکھا ہے" اگر مقررہ دنوں کو دوبارہ یاد کرنا یا اس کی فضیلت کو دہرانا یا خصوصیت سے عبادت کرنا کوئی شخص بدعت کہے اور موجب کفر کہے اور اس پر حرمت کا فتوے دے تو دشمن قرآن ہے اور شرک باللہ۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بزرگوں کے یوم وصال کو ایام اللہ فرمایا ہے" چنانچہ (کنز العمال جلد۴ صفہ میں ہے) ان عاشوراء یوم من ایام اللہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورے کا دن ایام اللہ سے ہے ..... بلکہ یہ دن تمام انبیاء کے انعامات کا دن ہے اسی واسطے ایسے مقررہ دنوں کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی منانے کا ارشاد فرمایا ہے ...... باقی رہا گیارھویں کے تقرر کے متعلق تو اس کو بھی اسی وجہ سے منایا جاتا ہے کہ اس دن میں حضرت غوث الاعظم پیر پیران محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالے عنہ کے وصال کا دن ہے اور یوم وصال کو منانا قرآن سے ثابت ہے۔ اسی واسطے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ تعالے عنہ کے اسی مقررشدہ دن یعنے یوم وصال میں آپ کی طرف سے صدقہ خیرات دیا جاتا ہے" (طبع اول ص۶۸ طبع ثالث ص۳۲۱)

اچھروی صاحب کی ہذیان سے ظاہر ہے کہ بزرگوں کی یوم وفات کا دن منانا قرآن سے ثابت اور حدیث میں مذکور ہے۔ اگر اچھروی صاحب یہ ثابت کر دکھائیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالے نے انبیاء علیہم السلام کی وفات کے دنوں کو منانے کا حکم دیا اور حضور بعد صحابہ رضی اللہ عنہم ان مخصوص ایام کو ایسے ہی منایا کرتے تھے جیسا کہ گیارھویں کو اہتمام سے منایا جاتا ہے تو ان کو منہ مانگا انعام ملے گا۔ ورنہ بسبب افتراء علی اللہ وافتراء علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ لعنت و پھٹکار کا ہار پہنے ہوئے جہنم تو جا ہی رہے ہیں۔

مزید انعام بالعنت و پھٹکار اللہ تعالے کی پوری مخلوق میں اللہ تعالے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ مسلم ہے۔ جو اس کا انکاری ہے وہ ملعون و راندہ درگاہ لہٰذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن بقول اچھروی سب سے بڑا۔ آخری و انتہائی یوم۔ من ایام اللہ ٹھہرا۔ بنا بریں جبکہ عام بزرگوں کی وفات کا دن بطور ایام اللہ جائز و ثابت ہے۔ تو پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یوم وصال منانا از بس ضروری بلکہ واجب ہونا چاہیے۔ لہٰذا اگر اچھروی صاحب یہ ثابت کر دکھائیں کہ خیر القرون میں حضور کا یوم وصال مروجہ گیارھویں کی طرح پورے اہتمام سے منایا جاتا تھا۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ بلکہ خود حضرت پیر صاحب انتہائی احترام و اہتمام سے زندگی بھر مناتے ہے۔ تو اچھروی صاحب کو منہ مانگا انعام

ورنہ بریلوی دوستوں کا فرض ہے کہ مفتری علے اللہ ہونے کی حیثیت سے اچھروی صاحب پر دوامی لعنت و

لہ قرآن مجید کی تفسیر جس نے اپنی رائے قیاس سے کی اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھٹکار کی صلوٰۃ کا وظیفہ پڑھنے کا فیصلہ کر کے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

اچھروی صاحب بلکہ پوری بریلویت کی حنفی مذہب سے کھلم کھلا بغاوت | کتاب و سنت کی نصوص ناطقہ اور متفقہ طور پر شاہد ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ و مقام ہے۔ اور ان کے بعد عمر و عثمان اور علی پھر باقی عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور شہداء اور پھر صالحین امت کا مگر ہم اس حقیقت کو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان اور رکن مذہب حنفی حضرت ملا علی قاری کی شرح سے حصہ اول ص۴۵ پر عرض کر چکے ہیں۔ ذہن نشین کرنے کی غرض سے مکرر پڑھیے۔ افضل الاولیاء من الاولین والاخرین "وقد حکی الاجماع علی ذالک ولا عبرۃ لمخالفۃ الروافض" یعنے تمام کے تمام اولیاء و صلحاء کے سرتاج اور افضل الاولیاء حضرت صدیق ہیں۔ اگرچہ روافض مخالف ہیں۔ مگر یہ پوری امت کا متفقہ فیصلہ اور اجماعی عقیدہ ہے کیونکہ حضرت صدیق افضل الاولیاء ہیں۔ مگر بریلوی حضرت صدیق کے بجائے حضرت پیر صاحب کو افضل الاولیاء مانتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بریلویت پوری امت اور اجماع سے عملاً منکر و مخالف ہے۔ یعنے نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وصال گیارہویں کے اہتمام سے مناتے ہیں اور نہ ہی پھر حضرت صدیق کا۔ جس سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ بریلویت ان دونوں مقدس ہستیوں سے حضرت پیر صاحب کو ہی افضل مانتی ہوئی ان کا یوم وصال یا گیارہویں منا رہی ہے اور یہ کفر صریح ہے۔ کیونکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت پیر صاحب سے ہر حیثیت میں زیادہ احق ہیں۔ بنا بریں اگر اچھروی صاحب یہ ثابت کر دکھائیں کہ خیر القرون میں حضرت صدیق کا یوم وصال گیارہویں کی طرح اہتمام سے منایا جاتا تھا۔ یا کم از کم یہی دکھا دیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ بالخصوص انتہائی کوشش سے منایا کرتے تھے۔ تو ان کو منہ مانگا انعام ورنہ لعنت و پھٹکار کا ہار پہنے ہوئے شیطانی جلوس میں شامل تو ہو ہی رہے ہیں۔

یعنی افضل الاولیاء کا سرتاج

حضرت پیران پیر کا دو ٹوک فیصلہ | روافض کا رد کرتے ہوئے حضرت پیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں (۱) ولو جاز ان یتخذ یوم موتہ یوم مصیبۃ لکان یوم الاثنین اولیٰ بذالک اذ قبض اللہ تعالیٰ نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیہ وکذالک ابو بکر الصدیق قبض فیہ (غنیہ ص۵۸۶) اگر یوم شہادت امام حسین کو مصیبت کا دن منایا جائے۔ تو یوم الاثنین (سوموار کا دن) اس سے زیادہ احق ہے۔ کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم و ابو بکر کی وفات کا دن ہے

(۲)۔ آگے چل کر تعین و تقرر کا حق و معیار اعلان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ لو جاز ان یتخذ ھذا الیوم مصیبۃ لاتخذہ الصحابۃ والتابعون لانہم اقرب الیہ منا واخص بہ (ص۵۸۷) اگر شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے دن کو مصیبت کا دن منانا جائز ہوتا۔ تو صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم اس دن کو لازم و مقرر فرماتے۔ کیونکہ وہ زیادہ احق از روئے مرتبہ کے خاص تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ و ماحصل یہ کہ کسی کے یوم وصال کو غم یا ایصال ثواب کا دن مقرر کرنا جائز ہوتا۔ تو سب سے اول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یوم وصال منایا جاتا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس دن کو اہتمام سے مناتے پس جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور افضل الاولیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یوم نہیں منایا گیا۔ تو پھر دوسرا کون بزرگ ان سے بڑھ کر ہو سکتا ہے کہ اس کے یوم وصال کو اظہار غم یا ایصال ثواب کے طور پر منایا جائے اور اگر کوئی عہد خیر القرون کے بعد از خود ایسی رسم ایجاد کرتا ہے تو وہ بدعتی و مردود ہے۔

افتراء علی اللہ اچھروی صاحب مزید ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(۱) خدائی قانون سے بھی یوم وصال زیادہ متبرک ہوتا ہے۔ اس واسطے آپ کے اس گیارہویں دن مقررہ پر حضرت پیر صاحب کی طرف سے صدقہ خیرات کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی روح کو ثواب قرآنیہ پہنچایا جاتا ہے بقانون قرآن و حدیث گیارہویں کا تقرر اور یوم وصال کا متبرک ثابت ہو گیا"۔ اپنے ہذیان کو مزید مبرہن کرنے کی غرض سے آگے چل کر لکھا ہے۔ والفجر ولیال عشر والشفع والوتر قسم ہے فجر کی اور قسم ہے دس راتوں یعنی محرم کی یا عشرہ ذی الحج یا عشرہ اواخر رمضان کی اور قسم ہے جوڑے کی عشر اور شفع کو ترکیب کرنے سے اعداد ۱۲ بنتے ہیں۔ وہ بارہویں تاریخ وصال نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور قسم ہے اکیلی کی عشر کو جب وتر سے ترکیب دی جائے تو اعداد ۱۱ بنتے ہیں۔ اللہ تعالے نے گیارہویں کی بھی قسم کھائی ہے معلوم ہوا کہ گیارہویں تاریخ اللہ تعالے کو بھی پسند ہے اور آیت کا ظاہر سیاق و سباق اس بات پر دال ہے کہ بارھویں تاریخ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کی ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالے نے تمام انبیاء سے اپنے محبوب ترین محبوب کے یوم وصال کے دن کی قسم کھائی ہے تو بعد از قرون نبوت اولیاء کا درجہ ہے۔ جو اس گیارہویں کی قسم میں مستتر ہے۔ (طبع اول ص۔۔ طبع ثالث ص۲۲۴ مقیاس حنفیت)

منہ مانگا نقد انعام یا ان گنت لعنت اچھروی صاحب اگر اپنی ہذیان کو بلفظ خیر القرون کے کسی مسلمہ مفسر سے ثابت کر دکھائیں۔ تو منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ ورنہ لعنت کا طوق پہنے ہوئے شیطانی جلوس میں شرکت اور جہنم کا ٹکٹ ڈگری تو مل ہی گئی ہے۔

مجددین بریلویہ کا ترجمہ و تفسیر اچھروی صاحب کی ہذیان کی تردید و تغلیط کے لئے حضرت خانصاحب کا واضح ترجمہ اور بریلویہ کے سید المفسرین کی تفسیر بھی دیکھتے چلئے تاکہ آپ پر واضح ہو جائے۔ کہ مصنف مقیاس حنفیت کسی مذہب و ملت کا متبع و پابند نہیں۔ بلکہ خاص الخاص شیطانی نمائندہ و ایجنٹ ہے۔ خانصاحب کا ترجمہ سنئے۔ والفجر ولیال عشر والشفع والوتر پ۳۰ سورہ فجر اس صبح کی قسم ہے اور دس راتوں کی قسم ہے اور جفت اور طاق کی قسم۔ بریلویہ (۱) کے سید المفسرین تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ " حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مروی ہے۔ ان (دراتوں) سے مراد ذی الحج کی پہلی دس راتیں ہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ حج میں مشغول ہونے کا ہے۔ اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیر کی دس راتیں مراد ہیں۔ یا محرم کے پہلے عشرہ کی" (۲) پھر جفت وطاق کی تفسیر یوں ذکر کی ہے" جفت سے مراد خلق اور طاق سے مراد اللہ تعالے ہے۔"

اچھروی پول | بریلوی مفسروں نے واضح کر دیا۔ کہ ان آیات سے نہ تو بارہویں کی قسم مراد ہے اور نہ ہی گیارہویں کی۔ بلکہ والشفع سے مخلوق اور طاق سے ذات باری تعالے مراد ہے دس راتوں سے مراد عشرہ ذی الحج محرم اور رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں ہیں جس سے اچھروی صاحب کی ہذیان وہرزہ سرائی سب باطل وبیکار اور من قال فی القرآن برایہ الحدیث کا مصداق ہو کر اچھروی صاحب کے جہنم رسید ہونے کی حقیقت آشکارا ہوگئی۔ عیاذاً باللہ ثم عیاذاً باللہ

باطل شکن جواب | سطور ماسبق میں حضرت پیر صاحب کے قلم سے ذکر ہو چکا کہ اگر کسی کا یوم وصال منانے کی اجازت وضرورت ہوتی۔ تو شریعت اسلام میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کا یوم وصال منایا جاتا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان ایام کو پورے اہتمام سے مناتے کیونکہ وہ ہم سے ہر طرح زیادہ احق اور نزدیک تر ہیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے۔ کہ عہد خیر القرون میں کبھی اس امر کا وہم وگمان تو کیا خواب وخیال بھی نہیں گذرا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یوم وصال منایا جائے

کفر توڑ رد | یہ مصرح احادیث سے ثابت اور علماء وعوام اس سے واقف ہیں۔ کہ آل رسول ؑ کے لئے صدقہ جائز وحلال نہیں۔ اور یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ حضرت پیر صاحب خالص بنو فاطمہ یعنے حسنی الحسینی ہیں۔ لہذا ان کے لئے صدقہ جائز نہ ہوا۔ گویا کہ گیارہویں کی خیرات ان کے لئے کسی صورت بھی صحیح نہیں یہ ڈھونگ صرف حلوہ خوروں نے اپنے کھانے پینے کی غرض سے ہی گھڑ کر رکھا ہے۔ قاتلہم اللہ

حضرت پیر صاحب کا ناطق فیصلہ | مذکورہ سے قطع نظر خود پیر صاحب کا آخری وقطعی فیصلہ بھی ملاحظہ فرماتے چلیئے۔ مرید کی تربیت وتادیب کا ذکر فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ ولا ینبغی ان یرتفق من المرید بحال ولا بالانتفاع بماله ولا بخدمته آگے چل کر مکرر صراحت سے فرماتے ہیں۔ فلا یرتفق به ولا بماله (غنیہ ص۸۵) شیخ کو مرید کی خدمت اور مال سے ہرگز فائدہ حاصل نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر دو عبارتوں کا حاصل ترجمہ یہ ہے۔ کہ شیخ ومرشد کو مرید کے مال سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے بلکہ ان کا اصل وخلاصہ جس صراحت سے فرمایا ہے درج ذیل

دو ٹوک فیصلہ | تقوی وپرہیزگاری کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ فطعام الشیخ مباح للمرید وطعام المرید حرام فی حق الشیخ لصفاء حالته ونزاهة رتبته وعلو منزلته وقس به من دیه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزوجل (غنیہ صلا۱۳) پس مرید کے لئے تو شیخ و مرشد کے دستر خوان (گھر) سے کھانا پینا جائز و مباح ہے لیکن اس کے برعکس و برخلاف شیخ کو مرید کے گھر و املاک سے کھانا پینا حرام ہے اس لئے کہ شیخ کا مرتبہ بلحاظ صفائی و بلندی مرتبہ تقرب الی اللہ مرید سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ پس جبکہ کامل ولی اللہ کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ مرید کے مال سے فائدہ تو کیا دعوت طعام قبول کرنے کا بھی مجاز نہیں یعنی مرید کی دعوت بھی اس کے لئے ناجائز و حرام ہے۔ تو پھر شیخ جیلانی ایسے سلطان الاولیاء کے لئے عامۃ الناس کا صدقہ و خیرات کیسے اور کیوں کر جائز و مباح ہو سکتی ہے ؎

این خیال است و محال است و جنوں

مرید دھوکا اور انتہائی فریب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے اچھروی صاحب لکھتے ہیں "اس حدیث میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی آل کی طرف سے قربانی فرمائی۔ اور آپ کی آل ہیں پیران پیر بھی ہیں۔ لہذا پیران پیر کی طرف سے بھی آپ نے قربانی کر دی۔ دن بھی مقرر دسواں اور رات بھی گیارھویں۔ بڑا افسوس ہے کہ جس امر کو شریعت نے ہر پہلو سے جائز رکھا ہو۔ مثلاً تقرب سے نیکی کرنا یا کسی بزرگ کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا یا اس بزرگ کی روح کو بخشنا اور تم اس کو حرمت کے فتوے سے نامزد کرو۔ موجب کفر ہو یہ محض تمہارے اسلام کے عناد پر مبنی ہے۔" (طبع اول ص۲۷ طبع ثالث ص۲۴)

دیوانگی کی واضح علامت اچھروی صاحب خود ہی حدیث کا ترجمہ یوں کر رہے ہیں۔ کہ اے اللہ تو قبول کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کی طرف سے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے۔" مگر عقل و دانش اور علم و شعور سے اس درجہ محروم ہیں کہ اس روایت سے بحیثیت فرد آل حضرت پیر صاحب کی طرف سے صدقہ کا استدلال کر کے گیارھویں ثابت کرنے پر مصر ہیں۔ مگر پوری امت اور باقی تمام آل کو محروم کر رہے ہیں۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اگر اس قربانی سے پیر صاحب کی گیارھویں ثابت ہے۔ تو پھر پوری امت کی بھی گیارھویں ثابت ہو گئی۔ پیر صاحب کی خصوصیت ہی کیا ہے (۲) اگر بفرض محال اچھروی صاحب کا استدلال تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو وہ سال بعد ہے ہر ماہ کی گیارھویں پھر بھی باطل و بیکار ہو کر رہ گئی ؎

خدا الٹی سمجھ کسی کو نہ دے ؛ دے موت اور یہ بلا کسی کو نہ دے

گیارھویں کی تاریخی حیثیت اچھروی صاحب اور ان کے ہم مشرب "دن دسویں اور رات گیارھویں اور پیر صاحب کے گیارہ بیٹے اور آپ حضرت حسنؓ کی گیارھویں پشت وغیرہ کی گنتی و تعداد سے گیارھویں کا ثبوت پیش کرنے کے عادی ہیں۔ آیئے آپ کو گیارھویں کی اصل وجہ بانیوں اور گیارھویں کی تاریخی حیثیت حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام سیوطی ایسے مشاہیر اسلام کی قلم اور تاریخ الخلفاء السیوطی تاریخ کی درسی کتاب کے اصل عربی اور شائع شدہ ترجمہ کے الفاظ سے دکھاتے ہیں:۔

امام سیوطی اپنی سند سے راوی ہیں۔

لما فتحت مصر اتی عمرو بن العاص حین دخل یوم من اشہر العجم فقالوا یا ایہا الامیر ان لنیلنا ھذا سنۃ (ای عادۃ) لا یجری الا بہا قال وما ذاک قالوا اذا کان احدی عشرۃ لیلۃ تخلوا من ھذا الشہر عمدنا الی جاریۃ بکر بین ابویہا فارضینا ابویہا وجعلنا علیہا من الثیاب (والحلی) افضل ما یکون ثم القیناھا فی ھذا النیل فقال لھم عمرو ان ھذا لا یکون ابدا فی الاسلام وان الاسلام یھدم ما کان قبلہ فاقاموا والنیل لا یجری قلیلا ولا کثیرا حتی ھموا بالجلاء فلما رای ذالک عمرو کتب الی عمر ابن الخطاب بذالک فکتب لہ ان قد اصبت بالذی فعلت وان الاسلام یھدم ما کان قبلہ وبعث بطاقۃ فی داخل کتاب وکتب الی عمرو انی قد بعثت الیک بطاقۃ فی داخل کتابی فالقھا فی النیل فلما قدم کتاب عمر الی عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ ففتحھا فاذا فیہا من عبد اللہ عمر امیر المؤمنین الی النیل مصر اما بعد فان کنت تجری من قبلک فلا تجر وان کان اللہ یجریک فاسأل اللہ

ترجمہ امام سیوطیؒ نے بروایت قیس ابن حجاج لکھا ہے۔ کہ جب مصر حضرت عمرو بن العاص کے ہاتھ سے فتح ہوا۔ اور وہ داخل شہر ہوئے۔ تو وہاں کے لوگوں نے آپ سے آکر عرض کی کہ سیرابی کے لئے دریائے نیل کا ایک راہ روش مقرر ہے۔ جس کے بغیر وہ نہیں چلتا۔ عمرو نے پوچھا وہ کیا رسم ہے انہوں نے کہا کہ ہر چاند کی گیارہویں تاریخ کو ایک جوان باکرہ لڑکی کو دلہن بنا کر اور تا امکان اعلےٰ اعلےٰ قسم کی پوشاک اور زیورات پہنا کر بعد حصول رضا مندی اس کے والدین کے دریائے نیل میں غرق کر دیتے ہیں حضرت عمرو بن العاص نے کہا اسلام ایسے لغو باتوں کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ میں اس کی اجازت نہ دوں گا چنانچہ یہ فعل نہ کیا گیا اور اسی پڑتا رہا اور حقیقت میں دریا کو طغیانی نہ ہوئی۔ اور اس کا پانی ان کے حسب دلخواہ رستہ سے۔ بالکل نہ آیا گو انہوں نے پانی لانے کی کوشش بہت کی۔ اس پر عمرو بن العاص حاکم نے حضرت عمرؓ خلیفہ وقت کو جملہ گذشتہ معمولہ واقعات کی اطلاع دی اور خط کو ملفوف کر کے بھیج دیا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ تم نے بہت خوب کیا اور بہت ٹھیک جواب دیا کہ اسلام ایسی لغو باتوں کو مٹانے آیا ہے میں اس کے ساتھ ایک رقعہ ملفوف کرتا ہوں۔ اس کو دریائے نیل میں ڈال دو۔ جب عمرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الواحد القہار ان یجریک فالقی البطاقۃ فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا وقد اجراہ اللہ تعالیٰ ستۃ عشر ذراعا فی اللیلۃ واحدۃ وقطع اللہ تعالیٰ تلک السنۃ عن مصر الی الیوم (تاریخ الخلفاء للسیوطی مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۲۵ھ ص ۹۱)

العاص کے پاس حضرت عمر خلیفہ کا خط پہنچا تو انہوں نے رقعہ کھول کر دیکھا۔ تو اس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ منجانب بندہ خدا عمرؓ امیر المومنین بجانب دریائے نیل مصر جس کو معلوم ہو کہ اگر تو پہلے سے طغیانی پر آتا ہے تو اب تا وقتیکہ تجھے خدا حکم نہ دے طغیانی پر نہ آنا۔ میں خدا واحد قہار سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے طغیانی دے۔

غرض حضرت عمرو بن العاص نے یہ رقعہ نیل میں ایک روز قبل از یوم صلیب ڈال دیا دوسرے دن علی الصباح خداوند تعالیٰ نے دریائے نیل کو سولہ گز مقام مطلوبہ پر روانی عطا کی۔ اس روز سے مصر کا یہ دستور بھی منقطع ہو گیا (تاریخ الخلفاء مطبوعہ صدیقی لاہور ۱۹۲۳ء باب کرامات عمرؓ)

مجسم ثبوت اور زندہ شہادت: تاریخ کی مصرح و منہ بولتی شہادت سے ظاہر ہے۔ کہ اہل مصر دریائے نیل کی گیارہویں اپنے ملکی مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو نہایت شوق و اہتمام سے اور انتہائی تزک و احتشام و خوشی اور فخر سے دیا کرتے تھے۔ لیکن اسلام نے اسے جبراً اور حکماً منسوخ و بند کر دیا۔ مگر جس طرح دوسری نومسلم اقوام میں ملکی و قومی توہمات و رسومات وغیرہ کچھ نہ کچھ باقی رہے۔ ویسے ہی اہل مصر اور اس کے ملحقہ ممالک میں اصلی اہل اسلام سے ناواقف جہلا میں گیارہویں کا تصور و خیال بھی ذہن نشین و باقی رہا۔ پس جبکہ مشرکانہ تصورات کا غیال و ظہور شروع ہوا۔ تو مصری ذہنیت رکھنے والے لوگوں میں گیارہویں کا تخیل بھی ابھرا۔ چنانچہ جو لوگ حضرت پیر صاحب کو غوث الاعظم، مشکل کشا، حاجت روا و قادر اور مواشی کا دینے و حفاظت اور کھیتی باڑی میں برکت دینے والا مانتے ہیں انہوں نے حضرت پیر صاحب کے نام پر گیارہویں شروع کی اور عورت کی بجائے کھیر دودھ پھل فروٹ و شیرینی وغیرہ پر اکتفا کیا۔ یعنی مروجہ گیارہویں کا ڈھونگ کھڑا کر دیا۔ جیسے حلوہ خوروں نے اپنی شکم پروری کا بہترین بہانہ سمجھ کر ایصال ثواب کے نام سے اسے جائز و کار ثواب قرار دیا۔ گیارہویں کی نیاز میں دودھ اور چاولوں کو جو اہمیت حاصل ہے وہ مصری ذہن کی غمازی اور نشان دہی کا واضح اور کھلا ثبوت ہے۔ یعنے مصری جس طرح انسانی و حیوانی ضروریات کی کفالت کے لئے نیل کو قادر مانتے تھے۔ ویسے ہی حضرت پیر صاحب کو مواشی دہندہ اور انسانی ضروریات کا محافظ و داتا یعنے غوث الاعظم ماننے والے پیر صاحب کی گیارہویں دیتے ہیں چنانچہ بریلویت کا پیر صاحب کو غوث الاعظم و قادر ماننا محتاج تعارف نہیں۔

ازالہ شبہ: اگر یہ کہا جائے۔ کہ اہل مصر کی گیارہویں کنواری بالغہ لڑکی پر مبنی تھی۔ اور مروجہ گیارہویں میں اس کا نام و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشان تو کیا وہم وگمان بھی نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اہل مصر کی گیارہویں پوری قوم و ملک کی طرف سے تھی اس لئے نوجوان لڑکی کو گیارہویں کی نیاز میں دینا آسان تھا۔ مگر یہاں قوم و ملک تو کیا پوری بستی اور شہر کی طرف سے بھی اجتماعی طور پر نہیں بلکہ انفرادی طور پر دی جاتی ہے۔ اس لئے لڑکی کو بطور نیاز دینا امر ناممکن ہے۔

دوم۔ اہل مصر نوجوان لڑکی کو دریائے نیل میں بہا دیتے تھے۔ اور یہ امر کچھ زیادہ عار اور شرمندگی کا باعث در حقیقت نہیں۔ مگر اس کے برعکس مروجہ گیارہویں میں اگر عورت بطور نیاز دی جائے۔ تو پھر کون ایسا ذلیل و بے غیرت انسان ہے جو اپنے سامنے حلوہ خوروں کو اپنی بیٹی سے عیاشی کو برداشت کرے۔ لہٰذا ان وجوہ کی بنا پر عورت کو بطور نیاز دینا بند کر دیا گیا۔ ورنہ بریلوی عقیدہ کی رو سے عورتوں کو بطور نیاز فوت شدہ بزرگوں کی قبروں پر پیش کرنا یا چڑھاوا چڑھانا کار ثواب اور جائز و مباح ہے اگر آپ اس حقیقت سے آشنا ہونا چاہتے ہیں تو دل تھام کر سنئے۔

عورت کا بطور نیاز قبور اولیا پر چڑھاوا | حضرت خانصاحب یا بالفاظ دیگر قائد اعظم بریلویہ عورت کو نیاز و فاتحہ میں پیش کرنے کا طریق و واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اور پورے زور و دعوے سے فرماتے ہیں

"حضرت سیدی عبدالوہاب (شعرانی) اکابر اولیا کرام میں سے ہیں۔ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے آتے تھے۔ ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی۔ فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ النظرۃ الاولیٰ لک والثانیۃ علیک پہلی نظر تیرے لئے ہے۔ اور دوسری تجھ پر یعنے پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں۔ اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔ خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی۔ مگر وہ آپ کو پسند (بہت) آئی۔ جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا۔ (مزار سے آواز آئی) عبدالوہاب وہ کنیز تجھے پسند ہے عرض کی ہاں (اس پر قبر سے مزید آواز آئی) اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیے۔ (مزید براں) ارشاد فرمایا (قبر سے آواز آئی) اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی۔ اب آپ (شعرانی صاحب) سکوت میں ہیں۔ کہ کنیز اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں۔ معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کر دی (خادم کو ارشاد ہوا۔ (صاحب مزار نے کہہ دیا ہے۔ یہ نذرانہ شعرانی کو دے دیجئے) انہوں (خادم) نے آپ (شعرانی) کی نذر کر دی ارشاد فرمایا (قبر سے آواز آئی) عبدالوہاب اب دیر کاہے کی ہے۔ فلاں حجرے میں لے جاؤ۔ اور اپنی حاجت پوری کرو" (ملفوظات حصہ سوم ص۲۵ مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس علیگڑھ

روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا | حضرت خانصاحب کے قول ناطق سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ عورت بطور نیاز و فاتحہ یا بغرض ایصال ثواب بزرگان دی جا سکتی ہے۔ اس میں نہ ہی تو کوئی شرعی ممانعت ہے اور نہ ہی دنیا کی ملامت۔ کیونکہ بریلوی عقیدہ کی بنا پر بزرگوں کو خوش کرنا عین عبادت اور خوشنودی مولا کا موجب ہے۔ خصوصاً حضرت پیر صاحب کو خوش کرنا تو بریلوی بالکل رضا الٰہی کا موجب مانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانصاحب پورے دعوے سے لکھتے ہیں "حضور پُرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ حضور اقدس و انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں ..... "تعظیم غوثیت ہو بعینہٖ تعظیم سرکار رسالت ہے۔ اور تعظیم سرکار رسالت عین تعظیم حضرت رب العزت ہے جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم ثم علیہ وسلم (فتاوے افریقہ حضرت خان صاحب ص۱۰۱)

سگ دربار غوثیہ یا دربار قادری کا کتا بریلوی دوست عام طور پر انتہائی ناز و فخر سے لیے کر سگ دربار غوثیہ یعنے حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ کے دروازہ کا کتا لکھتے اور کہتے ہیں۔ لہذا امید ہے کہ گیارھویں کی اصل نیاز و رسم یعنے عورتوں کو بطور نیاز دینے پر مزید غور فرمائیں گے۔ اور حضرت خانصاحب کے قول و فتوی کے مطابق عورتوں کو بطور نیاز و فاتحہ مزارات پر چڑھاوا چڑھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کریں گے۔ کیونکہ صالحین و بزرگ قبروں میں زندہ اور صاحب شعور ہیں۔ چنانچہ اس زعم کا ثبوت بھی خانصاحب نے عورت کو بطور نیاز و فاتحہ مزار پر چڑھاوا چڑھانے سے پیشتر یوں اعلان کیا ہے "سید احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالے عنہ جن کی مجلس میلاد مصر میں ہوتی ہے ...... امام عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ الربانی التزام کے ساتھ ہر سال حاضر ہوتے ... ہمیشہ ایک دن پہلے ہی حاضر ہوتے تھے..... ایک دفعہ آخر دن پہنچے۔ جو اولیاء کرام مزار مبارک پر مراقب تھے۔ انہوں نے فرمایا کہاں تھے۔ دو روز سے حضرت مزار مبارک سے پردہ اٹھا اٹھا کر فرماتے رہے ہیں عبدالوہاب آیا۔ عبدالوہاب آیا۔ انہوں (عبدالوہاب) نے فرمایا۔ کیا حضور (بدوی صاحب) کو میرے آنے کی اطلاع ہوتی ہے۔ انہوں (اہل مراقبہ) نے فرمایا۔ اطلاع کیسی حضور تو فرماتے ہیں۔ کتنی ہی منزل پر کوئی شخص میرے مزار پر آنے کا ارادہ کرے۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا۔ اللہ تعالے مجھ پر سوال کرے گا۔ (تونے کیوں حفاظت نہیں کی) ملفوظات حصہ سوم ص۲۵) بقول خانصاحب جبکہ بزرگوں کا ہر حال محافظ و رکھوالا اور ساتھ رہنا ثابت ہے تو پھر عورتوں سے

بریلوی دوستو! گیارھویں کی صحیح حقیقت اور تاریخی حیثیت آپ کے سامنے ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے۔ کہ اسے اصلی و صحیح صورت میں ادا کرتے ہوئے کفار مصر کی صحیح ترجمانی کریں یا ادھوری بہر حال آپ کو غور کرنا چاہیے اہل اسلام سے گیارھویں کو کیا لگاؤ ہے۔

نیاز و فاتحہ یا ایصال ثواب

فرقہ اباحیہ کی پہچان اور واضح علامت

گیارھویں کی تاریخی حیثیت سے ظاہر و ثابت ہو چکا کہ بریلوی دوست اسلامی لباس میں در اصل ملت کے ترجمان و نمائندے ہیں۔ اگر مزید تصدیق و ثبوت مطلوب ہو تو بریلویہ کی انتہائی مستند چوٹی کی کتاب احکام شریعت

کفار مصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قائد ملت بریلویہ کا فتوےٰ ملاحظہ فرمایئے۔ جس سے حقیقت واقعہ اصل شکل وصورت میں کھل کر آپ کے سامنے آجائے گی۔ کہ بریلوی مذہب درحقیقت کفار مکہ ابولہب وغیرہ کا دین ومذہب ہے۔ جو اسلامی لبادہ اوڑھے ہوئے مسلمانوں میں رائج ہے۔ بیٹھئے حضرت خانصاحب کا عقیدت مند انتہائی خلوص اور دیانتداری سے سوال کرتا ہے

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف چاروں پشت پر فاتحہ ودرود پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب ہمارے نزدیک صحیح وراجح یہ ہے۔ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اباء وامہات حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ سے حضرت آدم علیہ السلام وحضرت حوا تک سب اہل توحید واسلام اور نجات یافتہ ہیں تو انہیں ایصال ثواب میں حرج نہیں۔" (احکام شریعت جلد ۲ صـ۸۸)

سوال وجواب کے الفاظ محتاج تشریح نہیں | عقیدت مند کا سوال مجسم ثبوت اور قائد ملت کا ناطق فتوی زندہ شہادت ہے کہ بریلوی دوست سرداران قریش مکہ کے مذہب وملت عقیدہ وعمل کو رضا الٰہی کا واحد ذریعہ اور نجات کا صحیح طریقہ وسبب مانتے اور ان کے مذہب وعقیدہ کو اسلامی لباس میں فروغ دینے کے خواہش مند ہیں۔ چنانچہ خانصاحب کے الفاظ ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ" سردار عبداللہ۔ عبدالمطلب ہاشم اور عبدمناف سب اہل توحید والنجات ہیں"!

نہ صرف یہی بلکہ اپنے اسی اٹل عقیدہ کی بناء پر مثل دیگر صلحاء امت حضرت شیخ عبدالقادر وغیرہم رحمہم اللہ کے ان کی نیاز وفاتحہ دینے کو کار ثواب اور موجب قرب الٰہی اعلان کر رہے ہیں جس سے روز روشن سے بھی نمایاں طور پر ظاہر ثابت ہے کہ بریلوی مذہب درحقیقت سردار عبدالمطلب اور ہاشم وعبدالمناف کا مذہب ہے فرق صرف یہی اور یہی ہے کہ وہ بزرگوں کے بتوں اور قبروں دونوں کی پرستش کے عادی ہونے کے ساتھ ہی خدا کو وحدہ لاشریک مانتے ہوئے اپنے کو ملت ابراہیم یا دین حنیف کا متبع وپیروکار جانتے ہوئے بیت اللہ شریف کا طواف اور حج کرتے اور قربانی دیا کرتے تھے۔ اور بریلوی دوست بجائے بتوں کے وہی عقیدہ صرف قبروں سے متعلق رکھتے ہوئے اپنے اولیاء وصلحاء کی پرستش اسلامی لباس میں کرتے ہیں۔

گویا کہ اہل جاہلیت یعنے سردار عبدالمطلب ہاشم وعبدمناف وغیرہ بزرگ اپنے بریلوی متبعین کو بزبان حال یوں خطاب کر رہے ہیں ؎

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی ٭ یہ خبر کسی دشمن نے اڑائی ہوگی!

اصل اسلامی مذہب وعقیدہ | حضرت خانصاحب یا بریلوی مذہب وعقیدہ سے آشنا ہونے کے بعد اب خالص اسلامی مذہب وعقیدہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ تاکہ اہل توحید اور بریلویہ کی باہمی عداوت اور جھگڑا واختلاف کی اصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت بالکل مجسم وزندہ صورت میں آپ کے سامنے آجاتے (۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے متعلق دربار الٰہی میں درخواست کی بلفظ اَسْتَاْذَنْتُ رَبِّی ان استغفر لہا فلم یؤذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی (۲) ومن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلے اللہ علیہ وسلم قبر امۃ فبکی وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یوذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی (صحیح مسلم جلد اول ص۳۱۴) مختصراً یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم نے اللہ تعالےٰ سے اپنی والدہ کے لئے دعاو بخشش مانگنے کے لئے اجازت طلب کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے بخشش کے لئے دعا مانگنے کی اجازت تو نہ دی پھر ہم نے قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے زیارت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ حضور والدہ کی قبر پر زیارت کے لئے تشریف فرما ہوئے خود بھی زار و قطار روتے اور اہل مجلس بھی روتے رہے

علامہ نووی اپنکی وابکی کی شرح لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ قال القاضی بکاہ صلے اللہ علیہ وسلم علے ما فاتہا من ادراک ایامہ والایمان بہ قاضی عیاض نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس بنا پر روتے کہ ان کو یہ انتہائی صدمہ ہوا۔ کہ والدہ نے میری نبوت کا زمانہ نہ پایا۔ اور ایمان سے محروم ہی فوت ہوگئیں۔

اور سنئے عن انس ان رجلا قال یارسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفی دعاہ فقال ان ابی وابائک فی النار (صحیح مسلم جلد ۱ ص۱۱۴ مطبوعہ نور محمدی) حضرت انس راوی ہیں۔ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ میرا (فوت شدہ) والد کہاں ہے (جنت یا دوزخ میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں ہے۔ پس جبکہ وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا۔ تو حضور نے اسے واپس بلایا۔ اور فرمایا۔ صرف تیرا ہی باپ دوزخ میں نہیں۔ بلکہ خود میرے والد بھی دوزخ ہی میں ہیں!!

حضرت امام نووی اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے (این ابی) پر رقمطراز ہیں۔ فیہ ان من مات علے الکفر فہو فی النار ولا تنفعہ قرابۃ المقربین یعنی جو شخص بھی کفر پر مرا وہ جہنمی ہے۔ اس کو انبیاء و صلحا کی قرابت و رشتہ داری آگ سے نجات نہیں دلا سکے گی۔ اور پھر آگے چل کر ان ابی وابائک کی شرح لکھتے ہوئے فرماتے ہیں ان من مات فی الفترۃ علے ما کانت علیہ العرب من عبادۃ الاوثان فہو من اہل النار (مسلم ص۱۱۴) جو لوگ ملت و طریق اور مذہب عرب جاہلیت یعنے بت پرستی کے دین پر فوت ہوچکے وہ سب کے سب دوزخی ہیں۔ اور یہ کھلی ہوئی تاریخی حقیقت ہے کہ سردار عبداللہ عبدالمطلب ہاشم عبد المناف وغیرہ بزرگ دین بت پرستی پر ہی مرے ہیں۔ بنابریں جو ان کے مذہب وعقیدہ کو خالص اسلامی عقیدہ اور موجب نجات مانتا ہے وہ حقیقتاً ان کے مذہب کا ہی مبلغ و ترجمان ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صادق المصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کا کھلا اعلان ملاحظہ فرمانے کے بعد اب حنفی مذہب کے بانی کا منہ بولتا مصرح اعلان بھی پڑھیئے۔ حضرت امام صاحب فرماتے ہیں۔ ووالدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماتا علے الکفر (فقہ اکبر مع شرح ملا علی قاری ص۱۳۰-۱۳۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماں اور باپ کفر پر ہی فوت ہوئے ہیں۔ یہ ہے حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مذہب وعقیدہ۔ اب سوچو کہ تم کون ہو۔

رکن مذہب حنفی حضرت قاری صاحب اس کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ھذا رد علے من قال انہما ماتا علے الایمان۔ اوماتا علے الکفر ثم احیاھم اللہ تعالےٰ فماتا فی مقام الایقان ۔ قاری صاحب فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام عالی مقام نے ان تمام لوگوں کی تردید و رد فرمایا ہے۔ جو غلو عقیدت کی بنا پر یہ کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ کے والدین اہل ایمان تھے۔ یا مرے تو کفر پر تھے۔ لیکن اللہ تعالے نے ان کو دوبارہ زندگی بخشی اور مقام ایقان وایمان پر ان کا خاتمہ ہوا۔

حضرت امام کا فتویٰ متعلقہ ابوطالب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین تو حضور کی نبوت کا زمانہ پانے سے پیشتر فوت ہونے کی وجہ سے کفر پر مرے۔ لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ ابوطالب باوجود زمانہ نبوت پانے اور حضور کو صدیق وامین اور آپؐ کے دین کو سچا اور حق سمجھتے ہوتے اور آپ سے انتہائی عقیدت ومحبت رکھنے اور سر دھڑ کی بازی لگا کر آپؐ کی حمایت واعانت کرنے کے باوجود بھی کفر پر ہی مرے۔ بلفظہٖ " وابوطالب عمه ای عم النبی صلے اللہ علیہ وسلم والد علیؓ مات کافراً ولم یؤمن به فقد ورد انه لما حضر ابوطالب الوفاة جاءہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوجد عندہ اباجهل واضرابه فقال صلے اللہ علیہ وسلم یا عم قل کلمة احاج لک بها عند اللہ فقال ابوجهل اترغب عن ملة عبد المطلب وتکرر هذا الکلام فی ذالک المقام حتی قال ابوطالب فی آخر المرام انا علے ملة ابی عبد المطلب وابیٰ ان یقول لا الٰه الا اللہ (شرح فقہ اکبر العلی قاری ص۱۳۲)

1267

حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا سردار ابوطالب جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ہیں کفر پر ہی فوت ہوئے یا مرے۔ حضرت ملا علی قاری سردار ابوطالب کی وفات کے متعلق حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سردار ابوطالب جب مرنے لگے۔ تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ اور ابوجہل وغیرہ سرداران قریش بھی وہاں موجود تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے میرے شفیق چچا اگر تو کلمہ توحید کا اقرار کرے۔ تو میں قیامت کے دن تیری شفاعت کے لئے اللہ تعالے سے ضرور جھگڑا کروں۔ یہ سن کر ابوجہل نے دوبارہ سہ بارہ کہا۔ اے ابوطالب کیا تو بھی عبد المطلب کے دین سے منہ پھیر کر ہی مرے گا۔ پس ابوطالب نے ابوجہل وغیرہ کو مطمئن کرنے کی غرض سے باآواز بلند اقرار کیا کہ عبد المطلب کے دین پر ہی اپنی جان خدا کے سپرد کر رہا ہوں۔ اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنے سے انکاری ہو کر کفر پر ہی مر گیا۔

کیا عبد المطلب جنتی ہے سردار ابوطالب چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر طرح معین ومددگار تھا۔ پس جبکہ

لہ حضرت ملا علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وقد افردت لهذہ المسئلة رسالة مستقلة ودفعت ما ذکرہ السیوطی فی رسائلہ الثلثة فی تقویة هذہ المقالة بالادلة الجامعة المجتمعة من الکتاب والسنة والقیاس والاجماع الامة ومن غریب ما وقع فی هذہ القضیة انکار بعض الجهلة من الحنفیة (شرح فقہ اکبر معلی قاری ص۱۳۱ مجتبائی پریس دھلی)

ہم نے اس مسئلہ پر مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اور سیوطی وغیرہ کے تمام ادعاء ودلائل کا کتاب وسنت اجماع امت اور قیاس کے واضح وروشن دلائل سے پرزور رد کیا ہے اور بعض جاہل احناف کے عجیب وباطل تواہمات کا بھی خوب رد کیا ہے غرضیکہ قاری صاحب فرماتے ہیں۔ بادلائل واضح ثابت کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت کفر پر ہی ہوا۔ اور وہ بزبان جہنمی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار ابوطالب مر گئے۔ تو آپ غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔ لہذا جب ابی لہب نے آپ کا غمگین و نڈھال ہونا محسوس کیا۔ تو حاضر خدمت ہو کر انتہائی جرأت سے عرض کیا۔ یا محمد امضی لما اردت وماکنت صانعا اذ کان ابوطالب حیا فاصنعه۔ اے میرے بھتیجے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ ابوطالب کی زندگی میں تو بے خوف و خطر اپنے دین کی اشاعت کیا کرتا تھا۔ ویسے ہی کھلم کھلا اب بھی کر میں ہر حیثیت سے ابوطالب کی طرح تیرا معاون و مددگار ہوں۔ لا واللات لا یوصل الیک حتی اموت لات کی قسم جب تک میں زندہ ہوں تیری طرف کوئی دشمن آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے گا پس جبکہ ابوجہل وغیرہ قریش نے یہ واقعہ سنا تو جوش و غصے سے لال پیلے ہو کر ابولہب کے پاس پہنچے۔ اور اس سے کہا کیا تو بھی صابی ہو گیا۔ اور عبد المطلب کا دین چھوڑ چکا ہے تو اس کے جواب میں ابولہب نے کہا۔ ما فارقت دین عبد المطلب ولکنی امنع ابن اخی ان یضام حتی یمضی لما یرید۔ میں نے عبد المطلب کا دین ہرگز و قطعاً نہیں چھوڑا۔ بلکہ میں نے تو اپنے بھتیجے کو حمایت و امانت کی ضمانت دی ہے۔ تاکہ وہ اپنے مذہب کو علی الاعلان پھیلانے میں کوتاہی نہ کرے۔

یہ سن کر گروہ قریش نے کہا۔ "لقد احسنت واجملت ووصلت الرحم" یہ تو آپ نے بہت خوب اور اچھا اور صلہ رحمی کا کام کیا ہے۔

ابھی اس واقعہ کو چندہی روز گذرے تھے۔ کہ قریش ایک فارمولا بنا کر ابولہب کے پاس پہنچے اور کہا کہ جس بھتیجے کی حمایت کے لئے تو سر دھڑ کی بازی لگا چکا ہے۔ ذرا اس سے یہ تو پوچھ کہ ہمارے سردار اور تیرے والد کے متعلق وہ کیا کہتا اور کیا عقیدہ رکھتا ہے؟

چنانچہ ان کے بہکانے میں آکر ابو لہب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا۔ "این مدخل عبد المطلب" عبد المطلب کا ٹھکانا کہاں ہے۔" قال مع قومه" وہ اپنی دوسری قوم و برادری کے ساتھ ہی ہیں

پس یہ جواب سن کر ابولہب گروہ قریش کے پاس گیا۔ اور آپ کا یہ قول ان کے روبرو عرض کر دیا ان سرکشوں نے کہا ابولہب تم بات نہیں سمجھے۔ تمہارے بھتیجے کا مقصود و منشا اس قول سے یہ ہے کہ سردار عبد المطلب دوزخ ہی میں ہیں۔

اس مردود پارٹی کی یہ بات سن کر ابولہب حواس باختہ ہو گیا۔ اور اُلٹے پاؤں اسی وقت دوبارہ حاضر خدمت ہو کر دریافت کرنے لگا۔

"یا محمد این مدخل عبد المطلب النار" اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا عبد المطلب جہنم میں ہے۔

اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ومن مات علی مامات عبد المطلب دخل النار" جو کوئی اس مذہب و عقیدہ پر مرا جس پر عبد المطلب کو موت آئی۔ وہ جہنمی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سن کر ابولہب آگ بگولا ہو کر بکواس کرنے لگا۔ واللہ لا برحت لک الا عدوا ابدا۔ خدا کی قسم مجھ سے تو قطعاً بھلائی کی امید نہ رکھ میں تیرا کھلم کھلا دشمن ہوں۔

غرضیکہ ابولہب کی انتہائی دشمنی کا اصل موجب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی فرمان و اعلان ہے۔ کہ عبد المطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قطعی دوزخی ہے۔ جو کوئی بھی عبد المطلب کے مذہب کو مذہب حق یا نجات دہندہ مذہب مانتا ہے۔ وہ بھی جہنمی ہے۔
(ملخصاً تاریخ ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ مصر)

اصل حقیقت آشکارا ہوگئی | مختصراً یہ کہ حضور سے ابولہب کی انتہائی دشمنی کا اصل موجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہی فرمان و اعلان ہے کہ آپ نے عبد المطلب کو اور ہر اس شخص کو کہ جو بھی عقیدہ و مذہب عبد المطلب کو برحق و موجب نجات سمجھتا ہوا مرگیا یا زندہ ہے۔ جہنمی قرار دیا۔

اہل توحید سے بریلویہ کی عداوت | عہد حاضرہ میں اہل توحید سے بریلویہ کی دشمنی و عداوت کی اصل وجہ نمایاں صورت سے کھل کر سامنے آگیا ظاہر ہوگئی۔ کہ اہل توحید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و اطاعت میں عبد المطلب اور ہر اس انسان کو جو عبد المطلب کے مذہب و عقیدہ کو برحق اور نجات کا ذریعہ یا تقرب الی اللہ کا موجب مانتا ہے کافر و جہنمی سمجھتے اور جانتے ہیں۔ برخلاف اس کے بریلوی عبد المطلب کو اہل حق و النجات مانتے ہوئے ان کی نیاز و فاتحہ مثل دوسرے صلحاء امت جائز اور کار ثواب اور موجب نجات مانتے ہیں۔ جیسا کہ خانصاحب کے فتوے سے ثابت ہے

یہی وجہ و سبب ہے کہ بریلوی ابوجہل و ابولہب کا پارٹ ادا کرتے ہوئے یا ان کے حقیقی جانشین و مقلدین کی حیثیت سے اہل توحید سے عداوت و دشمنی رکھتے ہیں۔ چونکہ ابو طالب ابوجہل وغیرہ عبد المطلب کے مذہب و عقیدہ کے مخالفین (مسلمانوں) کو صابی کے نام سے مطعون کیا کرتے تھے۔ اور یہ انہیں کا پارٹ ادا کرتے ہوئے اہل توحید کو وہابی کہہ کر ... معروف ہیں۔
... اہل توحید کو وہابیت سے مطعون کرنے والے دراصل کفار قریش کے مقلد یا اہابی ہیں

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی ظالم تجھے کفران نعمت کی سزا

مکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
07222

جھوٹ کا منہ کالا مغالطہ کی بقیہ امثلہ کو آئندہ پر ملتوی کرتے ہوئے ضرب المثل کا مجسم و زندہ نمونہ پیش کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے۔ اچھروی صاحب لکھتے ہیں: "۱۳۲۹ھ میں امیر سعود وہابیہ نے ..... روضہ اطہر بھی شہید کر دیا" (اقتباس حنفیت طبع اول ص ۲۵۵ طبع ثالث ص ۵۰۶) اس سے ظاہر ہے کہ روضہ اطہر کو وہابیوں نے شہید کر دیا۔ ذیل میں اس تاریخی جھوٹ کا منہ کالا خود بریلویہ کے شہرہ آفاق مفتی سے ملاحظہ فرمائیے۔

مفتی احمد یار صاحب بدایونی مدرس مدرسہ خدام رسول گجرات اپنی انتہائی محقق کتاب میں لکھتے ہیں:-
"رب العالمین نے اپنے نبی کی آخری آرامگاہ کو ان (وہابیوں) سے محفوظ رکھا۔" (جاء الحق و زہق الباطل مطبوعہ ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۵ء) بریلوی دوستو حقیقت آپ کے سامنے ہے جسے چاہو جھوٹا و منہ کالا کہو

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

07222

دار الاشاعت اثریہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں: (۱) مسجد قدس اہلحدیث رام گلی نمبر ۵ نزد چوک دالگراں لاہور
(۲) مولوی محمد رفیق صاحب خطیب مسجد اہلحدیث مدن پورہ شہر لائل پور۔
(مطبوعہ ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور)

www.KitaboSunnat.com